https://famousurdunovels.blogspot.com/
صنم
شیزہ
PRIME URDU NOVELS
PRIME URDU NOVELS
https://primenovels.blogspot.com/

صنم

شیزہ

(مکمل ناول)

PRIME URDU NOVELS

چاند کی مدہم روشنی کھڑکی سے کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔۔۔

وہ کھڑکی کے پاس کھڑا باہر نظر آتے عکس کو دیکھ رہا تھا جو ہلکی سی روشنی میں ایک الگ منظر پیش کر رہے تھے،،،،،،

آج اُسے جدا ہوئے دس سال ہو چکے تھے۔۔۔وہ ہر روز ایک ن‌ئی‌ی اذیت سے گزرتے تھے۔

کون سی ایسی جگہ نہ تھی جہاں انہوں نے اُسے تلاش نہ کیا ہو

اُن کی ایک غلطی کی سزا وہ اپنی جدائی کی صورت میں دے کر چلی گئی تھی۔۔۔۔

اب تو نیند بھی انکھوں سے دور تھی۔۔کون کہہ سکتا ہے ایک یہ شخص کبھی ایسے بھی کمزور پر جائے گا

تم بھی اُس جیسی نکلی اپنے حُسن کے جال میں پھنس کر ہم دونوں کو پاگل کرتی رہی۔۔۔۔

ابھی تو اس کے ساتھ ہو اور نہ جانے کون کون ہو گا!!!!!!!

یہ الفاظ کسی تیر کی طرح اُس کے دل کو چھلنی کر جاتے تھے۔۔۔

دس سال ہو گئے تھے اُس واقعے کو مگر درد تھا کہ ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

اب تو وہ زندگی سے بھی بیزار ہونے لگی تھی ، مگر شاید خدا کو ابھی اُس پر ترس نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح یہ رات بھی اُس نے خدا کے حضور سجدہ میں گزری جہاں اُسے سکون ملتا تھا۔۔۔۔

وہ اس وقت ڈائننگ ٹیبل پر سربراہی کرسی پر بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔

دائیں طرف اُس کا دس سالہ بیٹا افاق بیٹھا تھا،،،جبکہ کے بائیں طرف بی بی جان بیٹھی تھی۔۔۔

تمام ملازم سر جھکائے کھڑے اُس کے اگلے حکم کے منتظر تھے۔۔۔۔

سکندر ہمیں تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے____یہ بات اگر میری شادی کے متعلق ہے تو کوئی ضرورت نہیں

مگر کیوں ؟ بتانا پسند کرئے گے آپ

دیکھے ہم اکیلے اس گھر کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتے

اب ہم بوڑھے ہو گ ئ ے ہیں۔،،،، اور پھر پتہ نہیں کب یہ چلتی سانس بھی روک جاۓ۔۔۔۔

وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی

آپ کو کچھ نہیں ہو گا امی جان،،اور رہی شادی کی بات تو وہ میں کبھی نہیں کرو گا۔۔۔۔۔

کیوں کے مجھے عورت پر بھروسہ نہیں!!! میرے لیے میرا بیٹا ہی کافی ہے

سرد لہجے میں کہتا وہ اپنا کوٹ اٹھا کر چل گیا

روبن کہاں ہو تم ؟وہ ایک دم دھاڑا

ج۔۔جی سر

گاڑی کیوں نہیں تیار کروائی وہ درشتگی بولا۔۔۔۔

سس۔۔سوری سر وہ افاق بابا کے سکول کا بیگ تیار کرنے لگا تھا۔۔۔

میرے کام کے وقت صرف کام کیا کرو سمجھے۔۔۔

جاو اب میری شکل کیا دیکھ رہے ہو،،،، اور روبن بوتل کے جن کی طرح کہی غائب ہوا۔۔۔۔

حیا بیٹا کالج نہیں جانا ؟ وہ کمرے میں داخل ہوتی بولی۔۔۔۔

جی امی بس ہو گ ئ ی تیار ،آج تمہیں میری وجہ سے دیر ہو گ ئ ی۔۔۔۔

نہیں امی وہ مامی نے برتن دھونے کا کہاں تھا اس لیے۔۔۔۔

وہ عبایا پہنتی بولی..

اب کیسے جاو گی کالج عرفان بھائ ی تو علیزے کو لے کر چلے گ ئ ے ہے

وہ پریشان ہوئی ی!!! کوئی ی بات نہیں امی میں رکشہ سے چلی جاو گی

زینب کے شوہر کے انتقال کو گیارہ سال ہو گ ئی ے تھے...تب سے وہ اپنے بھائی ی کے گھر رہتی ہیں،بھائی ی کا تو ان کے ساتھ رویہ ٹھیک ہے۔۔

مگر اُن کی بھابھی ان کے ساتھ نوکروں سے بھی بدتر سلوک کرتی ہے

ٹھیک پھر اللہ کے امان میں، اچھا یہ لو کچھ پیسے وہاں سے کچھ کھا لینا وہ اُس کا ماتھا چومتی ہوئی ی بولی۔۔۔۔

ایک تو آج رکشہ بھی نہیں ملا

پتہ نہیں کب میری زندگی ٹھیک ہو گی خدا نے اور کتنے امتحان لکھیں ہے میرے نصیب میں۔۔۔۔

وہ خدا سے شکوہ کرتی جا رہی تھی جب وہ اچانک گاڑی کے سامنے آ گ ئی ی۔۔۔ڈرائیور نے بروقت بریک لگائی ورنہ بہت برا حادثہ ہونا تھا

کیا ہوا ہے ؟ سر کوئی ی لڑکی گاڑی کے سامنے آ گ ئی ی وہ ڈرتے بولا

وہ گاڑی سے باہر نکلا اور لمبے لمبے ڈگ بڑھتا اُس کے قریب پہنچا

جو انکھیں بند کیے کھڑی تھی

اندھی ہو تم یا انکھیں کسی کو دے آئی ی ہو

وہ اپنا سارا غصہ اُس پر نکلنے لگا

اگر اتنا ہی شوق ہے خودکشی کا تو زہر کھا کے مرو میری گاڑی کے نیچے نہیں

و۔وہ میں کچھ نہیں کیا بس اچانک پتہ نہیں کیوں لیکن حیا سے اُس کے سامنے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

پتہ ہے مجھے تم جیسی لڑکیوں کا امیر گاڑی کے آگے آتی ہے اور ایسڈنٹ ہونے کی صورت میں اُسے پیسے لیتی ہے

دیکھے میں ایسی نہیں ہوں وہ اپنی سبز انکھیں اٹھا کر بولی اس وقت وہ مکمل نقاب میں تھی

سکندر نے اُس کی انکھوں میں نمی دیکھی پتہ نہیں کیوں لیکن ایک پل کے لیے اُس کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔۔۔

نہیں یہ جال ہے وہ اپنے دل کو سنبھالتا بنا اس کی طرف دیکھ گاڑی میں جا بیٹھا

ڈرائیور گاڑی چلاو

اوکے سر وہ تابعدای سے بولا

وہ جا چکا تھا مگر وہ ابھی بھی وہاں ہی کھڑی تھی

پھر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی گھر کی طرف چل دی کالج جانے کا تو اب کوئی فائدہ نہیں تھا

چھ منزلہ عمارت اپنی پوری شان سے کھڑی تھی

ٹاپ فلور پر اُس کا شاندار آفس تھا جہاں وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا

آفس کا دروازہ کھلا اور ایک بائیس سالہ لڑکی اندر داخل ہوئی

ڈوپٹہ سے بے نیاز جینز اور ریڈ کلر کی شرٹ پہنے بال کھولے چھوڑے، پنک لپ سٹک ہونٹوں پر لگائے

وہ اُس کے سامنے بیٹھی تھی سکندر نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر نظروں کا زاویہ بدل لیا

کیوں آئی ی ہو؟

تم سے ملنے کا دل کر رہا تھا اور یقینی تمہارا بھی دل کر رہا ہو گا میرے ساتھ وقت گزرنے کا۔۔۔۔وہ ایک ادا سے بولی

میرے پاس دل نہیں ہے وہ سرد لہجے میں بولتا منہ موڑ گیا

اگر میرے ساتھ وقت گزرو گے تو دل بھی دھڑکنا شروع کر دے گا

وہ قریب ہو کر اُس کے گلے میں بازو ڈالتی بے باکی سے بولی

اس وقت وہ سکندر کو زہر سے بھی زیادہ بری لگ رہی تھی

مس تعبیر مجھے ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے پلیز آپ یہاں میرا انتظار کریں۔۔۔۔

مجھے سے بھی ضروری ہے

ہاں!!! وہ ایک لفظی جواب دیتا اپنا موبائل اٹھاتا باہر چلا گیا

تمہارا یہی انداز تو پسند ہے مجھے اور ایک دن میں تمہیں ضرور حاصل کرو گی

یہ وعدہ ہے میرا تم سے وہ بڑبڑائی ی اور اپنا بیگ اٹھا کر وہ بھی چلی گ‍ئی ی

وہ تھک سا گھر میں داخل ہوا ،تو لاونج میں بی بی جان کو بیٹھا پایا

آپ ابھی سوئی ی نہیں ؟

بس نیند نہیں آ رہی تھی

کوئی ی بات کرنی ہے وہ اُن کا چہرا دیکھتا بولا

جانتے ہو ہم نے کون سی بات کرنی ہے آپ سے

پلیز امی ختم کریں اس ٹوپک کو جب میں کہا دیا کہ نہیں کرنی شادی تو نہیں کرنی

وہ غصہ سے پھٹ پڑا

صبح بھی کہا تھا میرے لیے میرا بیٹا کافی ہے

وہ آپ کا بیٹا نہیں ہے سکندر

وہ میرا ہی بیٹا ہے امی سمجھی آپ

آپ کے کہنے سے حقیت بدل نہیں جائے گی

وہ آپ کو کسی کوڑے دان سے ملا تھا یہ مت بھولے آپ

امی بس میں نے کہا دیا تو وہ میرا ہی خون ہے

وہ غصہ سے جانے لگا جب بی بی جان بولی

آپ یہ شادی ضرور کریں گے نہیں تو میرا مرا ہوا منہ دیکھے آپ

امی جان وہ جلدی سے اُن کے قریب آیا

ہم آپ کو ایسے تڑپتا ہوا نہیں دیکھ سکتے سکندر

آپ کب تک اُس بے وفا عورت کے سوگ میں رہے گے

جانتے ہے آپ کے بابا نے برا کیا آپ کے ساتھ جو آپ کی شادی کروا دی جب آپ راضی نہیں تھے

سکندر نے کرب سے انکھیں بند کی

اب ہماری بات مان لے وہ بہت اچھی لڑکی ہے ،میری دوست کی بیٹی ہے"حیا"

جسے آپ کو ٹھیک لگے امی وہ تھکے سے انداز میں کہتا اوپر اپنے روم میں چلا گیا

حیا!!!! فائزہ بیگم چلا کر بولی

کیا ہوا ہے بھابھی ؟اب کیا کر دیا حیا نے

زیب حواس بختا ہوتی کیچن سے باہر آئی

یہ دیکھو میری نہیں قمیض جلا دی اُس نے

آج تو اس کو نہیں چھوڑو گی

بھابھی بچی ہے معاف کر دے

نہیں اگر میں ایسے ہی معاف کرتی رہی تو تم دونوں تو میرے سر پر چڑھ جاو گی۔۔۔

حیا!!!!!جی مامی کیا ہوا وہ سر پر ڈوپٹہ لیتی باہر آئی

کیا ہوا کی بچی یہ کیا کیا تم نے وہ اُسے بالوں سے پکڑتی اپنے سامنے کرتی بولی

مامی قسم سے یہ میں نے نہیں کیا، میں علیزے کو کہا کر گئی تھی

مجھے امی نے بلا لیا تھا وہ اپنی صفائی دیتی بولی

میری مصوم بچی پر الزام لگاتی ہو ، انہوں نے ایک تھپڑ اُس کے نازک گال پر مارا

جس سے وہ دور جا گری اور ہونٹ سے خون رسنے لگا۔۔

آج تم دونوں ماں بیٹی کا کھانا بند سمجھی۔۔۔

وہ قمیض اُس کے منہ پر مارتی چلی گئی

پیچھے وہ ماں کے سینے لگی رو دی

وہ اپنے کمرے میں آیا اور غصہ سے اپنا کوٹ بیڈ پر پھینک اور کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

جسے اپنے اندر بھرتے غصہ کو کنٹرول کر رہا ہو

کیوں امی آپ ایک لڑکی کی زندگی برباد کرنا چاہتی ہے

کتنے ارمان ہو گے اُس کے بھی اور اُسے ملا گا کیا صرف بکھرا ہوا شخص

آپ کا وہ شوخ سکندر مر چکا ہے اب بس جسم سے روح نکلنا باقی ہے

وہ نیچے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا چلا گیا

انکھیں بند کی تو کوئی عکس نظر آیا جس سے وہ بے انتہا نفرت کرتا تھا

"سکندر ویسے بھابھی بڑی خوبصورت ہے" کسی کے الفاظ اُس کے گرد گونجا

ہوٹل کا کمرا جس میں موجود اُس کی بیوی اور جان سے پیارا دوست

ماضی کی تلخیوں نے اُسے پھر گھیرے میں لے لیا تھا

شہد رنگ سے جسے لہو ٹپکنے لگا تھا

اُس کے اندر کی وحشت بھرنے لگی

تھی۔۔۔ایک اور رات اُس کی اذیت میں گزرنی تھی

ایک نئی صبح کا سورج طلوع ہوا جس سے ہر طرف روشنی پھیل گئی

وہ لان میں بیٹھی اڑتے پرندوں کو دیکھ رہی تھی

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

جب فائزہ بیگم نے پکارا

حیا!!!!!!

جی مامی وہ ایک دم سے ڈر کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔۔

آج تم کالج نہیں جاو گی میرا بھتیجا آ رہا ہے لندن سے ،اس لے کچھ کھانے کا انتظام کرنا ہے

مگر مامی میری کل بھی چھٹی ہو گئی تھی اُس کی زبان سے پھسلا

زبان چلتی ہو میرا آگے جتنا کہا ہے صرف اُتنا ہی کرو

نہیں تو تم دونوں کا خرچہ بند کر دو گی وہ دھمکی دیتی بولی

اور یہ شروع سے ہی ہوتا تھا جب بھی عرفان صاحب شہر سے باہر جاتے تھے

ان دونوں پر زندگی تنگ پڑ جاتی تھی

ٹھیک ہے مامی میں دیکھتی ہو کیچن وہ آنسو پیتی اندر چلی گئی

حیا اندر آئی تو زینب بیگم ڈسٹنگ کر رہی تھی۔۔۔۔

امی یہ کیا کر رہی ہے میں کر لو گی ،وہ اُن کے ہاتھ سے کپڑا لیتی بولی۔۔۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں چندا تم نے اور بھی تو کام کرنے ہے۔۔۔۔۔۔

نہیں میں سب کر لو گی آپ آئے میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔

وہ انہیں لے کر کیچن میں داخل ہوئی اور پھر فریج سے جوس نکلا اور گلاس میں ڈال کر انہیں دیا۔۔۔۔۔۔۔

یہ میں نہیں پی سکتی حیا تمہیں بھابھی کا پتہ ہے وہ پھر ناراض ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

چپ کر کے پی لے مامی کمرے میں تیار ہو رہی ہے ایک گھنٹے سے پہلے نہیں نکلے گی۔۔۔۔

مگر حیا!!!!!!

اگر مگر کچھ نہیں

آپ ختم کریں رات سے بھوکی ہے وہ انہیں کہتی کباب بنانے کے لیے سامان نکلنے لگی

اب آپ روم میں جا کر آرام کریں میں سب کچھ کر لو گی

نہیں میں ٹھیک ہوں اب لاونج کی دسٹنگ کر دیتی ہوں

وہ گھٹنے پر ہاتھ رکھتی اٹھی گ ئی ی آپ جائے ورنہ میں آپ سے ناراض ہو جاو گی

وہ خفگی سے بول

اچھا ٹھیک میں جا رہی ہوں کوئی کام ہو تو مجھے آواز دے دینا

وہ اُس کے ماتھے پر اپنا شفقت بڑا لمس چھوڑتی چلی گ ئی ی

وہ رات سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا تھا سگریٹ کی ڈبی وہ ختم کر چکا تھا

مگر سکون جسے اب بھی نہیں تھا وہ اٹھا اور بیڈ پر جا کر لیٹ گیا

اور کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی وادی میں کھو گیا

پھر اُس کی انکھیں بارہ بجے کھولی وہ اٹھا اور فریش ہونے واشروم میں چلا گیا

وہ باہر آیا بلیک کلر کی شرٹ اور پنٹ پہنے وہ بہت ہنڈسم لگ رہا تھا

شہد رنگ ابھی بھی گلابی تھی وہ ہاتھ سے بال سیٹ کیے نیچے آیا جس سے کچھ بال ماتھے پر بکھر گ ئی ے

لاونج میں ہی اُسے افاق بیٹھا نظر آیا

وہ اُس کے قریب پہنچا اور اُس کے ساتھ بیٹھ گیا

کیا ہوا ہے آپ آج سکول کیوں نہیں گ ئ ے ؟

پاپا دادو مجھے سے پیار نہیں کرتی وہ روتا ہوا اُس کے سینے سے لگ گیا

آپ کو ایسا کس نے کہا وہ بہت پیار کرتی ہے میرے شیر سے

نہیں پاپا انہوں نے کہا کہ میری وجہ سے آپ خوش نہیں رہے سکتے

وہ مجھے بوڈنگ بیھجنا چاہتی ہے ، مگر میں نہیں جاو گا آپ کو چھوڑ کر

اُس نے اپنی گرفت مضبوط کر لی

سکندر کی انکھوں میں ایک دم غصہ آیا

روبن!!!!! وہ انتی زور سے دھاڑا کے سینے سے لگا افاق ڈر کے اُس کے ساتھ چیپک گیا

"جی سر" امی کہاں ہے ؟

اپنے کمرے میں ہے سر!!!!

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اُن کے کمرے میں داخل ہوا

وہ بیڈ پر بیٹھی کوئ ی کتاب پڑھ رہی تھی۔۔۔۔

آپ نے افاق سے ایسی بات کیوں کہی امی

وہ اُن کے پاس کھڑا سوال کر رہا تھا

کون سی بات؟

آپ اب انجان نہ بنے امی آپ کو اُس مصوم بچے سے کیا دشمنی ہے

کیوں کے وہ دشمن ہے آپ کی خوشیوں کا اُس کی وجہ سے آپ دوسری شادی نہیں کر رہے

پتا نہیں اُس گندہ کو کیوں آپ نے اس گھر کی زینت بنایا ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنے الفاظ سے سکندر کے دل کو زخمی کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

امی پلیز بس کریں!!!!!!

نہیں تم بتاو کیا لگتا ہے وہ تمہارا جس کے لیے تم اپنی ماں کے سامنے کھڑے ہو گ ئ ے۔۔۔۔۔

آپ سچ برداشت نہیں کر سکے گی امی

اس لیے پلیز بس کریں ختم کریں یہ سب۔۔۔۔۔

نہیں آج تم بتا ہی دو!!!!!

تو سنایے امی یہ آپ کے مرحوم شوہر وجاہت علی کا خون ہے۔۔۔۔

یہ اُس کی اولاد جسے سے میرا باپ رات کو چھپ کر ملتا تھا۔۔۔۔۔۔

اور جب میرا باپ اسے نام نہیں دے پایا تو وہ عورت رات کے اندھیرے میں اس مصوم کو کچرے کے ڈھیر پر پھینک گ ئ ی۔۔۔۔۔۔۔

اگر میں اُن کے پیچھے نہ ہوتا یہ ایک سال کا بچہ کسی جانور کی خوراک بنا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔

یاد ہے وہ رات جس دن بابا سے میری تلخ کلامی ہوئ ی تھی۔۔۔۔۔

وہ اسی وجہ سے تھی امی،،،،،،

مل گیا آپ کو اپنے سوال کا جواب

وہ اُن کے فق چہرے پر ایک نظر ڈالتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پر ڈھا سی گ ئ ی

وہ دو بجے تک سب کاموں سے فررغ ہو گ ئ ی تھی

اب اُس کا فریش ہونا کا تھا وہ تمام چیزوں کو ایک نظر دیکھتی اپنے کمرے کی طرف چلی گ ئ ی

وہ فریش ہو کر اپنی کتابیں لیے لان میں آ گ ئ ی

تاکہ تھوڑا پڑھ سکے

ابھی اُس نے بک کھولی ،جب بیرونی دروازہ کھولا اور ایک کار اندر داخل ہوئ ی۔۔۔۔۔

کار کا دروازہ کھولا اور ایک 25 نوجوان باہر نکلا

اور اندر داخل ہو گیا

حیا نے اپنی کتابیں سمیٹی کیوں کے ابھی مامی کی آواز آ جانی تھی

ویسے پھوپھو یہ لڑکی کون ہے ؟ وہ حیا کی ضرف اشارہ کر بولا

عرفان کی بہن کی بیٹی ہے وہ نخوت سے بولی

بیوٹیفل اُس نے بے ساختہ کہاں

اگر کام ہو گیا ہے تو جاو یہاں سے وہ جل کر بولی

اچھا مامی وہ ویسے بھی حامد کی اجنبی نظروں سے گھبرا رہی تھی

اس فورا اپنے کمرے میں چلی گ ئ ی۔۔۔۔۔

حامد کی نظروں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا

پھر وہ اُسے کے جانے تک کمرے سے باہر نہ نکلی

وہ افاق کے پاس بیٹھا اُسے ٹھنڈی پاٹیاکر رہا تھا

کیونکہ اُسے رو رو کر بہت تیز بخار ہو گیا تھا...

نوکروں کی ڈوریں لگی تھی کیوں کے سکندر کے غصہ سے سب واقف تھے....

جو بھی مگر سکندر کو اُس سے بہت پیار تھا۔۔۔۔

وہ فجر کی اذان ہونے تک وہاں بیٹھا اُسے پٹایا کرتا ہے۔۔۔۔

پھر کہیں جاکر اُس کی طبیعت سمبھالی۔۔۔۔۔

پھر وہ وہی اُس کے پاس سر رکھ کر سو گیا

وہ جب سے اپنی پھوپھو کے گھر سے آیا تھا۔۔۔۔

بار بار حیا کا چہرا انکھوں کے سامنے آرہا تھا

اُس کی جھیل جیسی سبز انکھیں گلابی گال

اور اُن میں شاید ڈمپل پڑتا تھا وہ اُسے بے چین کر رہے تھے

وہ بس اُسے حاصل کرنا چاہتا تھا

اتنی خوبصورتی میں نے پہلی بار دیکھی ہے

تمہیں تو میں جلد اپنا بنا لو گا بے بی

وہ بڑبڑایا

آج اتوار کا دن تھا اس وجہ سے فائزہ بیگم علیزے کو لے کر کسی دوست کی طرف چلی گ ئی ی

اُس نے گھڑی میں وقت دیکھا تو بارہ بجنے والے تھے

وہ اٹھی اور کیچن کی طرف چلی گ ئی ی تاکہ دوپہر کے کھانے کے لیے کچھ بنا سکے

اُس نے ابھی کیچن کے اندر قدم ہی رکھا تھا جب دروازہ کھولا اور کوئی ی اندر داخل ہوا

آپ کب آئے ؟ وہ اپنا ڈوپٹہ ٹھیک کرتی بولی

مامی اور علیزے گھر پر نہیں ہے۔۔۔

اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔۔۔وہ دھیرے دھیرے اُس کے قریب آ رہا تھا

میں تو یہاں تم سے ملنے آیا!!!! تمہارے حسن نے کل کا مجھے بے چین کیا ہے

وہ خباست سے بولتا ،اُس کے بلکل سامنے کھڑا ہو گیا

آپ پلیز دور رہے کر بات کریں میں امی کو بلا کر لاتی ہوں

کون کمبخت تمہارے نزدیک آ کر دور جانا چاہے گا اور تمہاری امی کو میں نے باہر جاتے دیکھا ہے۔۔۔۔

تب تک ہم ساتھ وقت گزرتے ہے ،آو تمہیں پیار کرنا سکھتا ہوں۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ پکڑتا اپنے ساتھ لے کر جانے لگا

جب حیا کا ہاتھ اٹھا ،اور اُس کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا

تمہاری اتنی ہمت تم مجھے پر ہاتھ اٹھاو

اُس نے حیا کا بازو پیچھے کو موڑا

بہت ہمت ہے نہ آو دیکھتا ہوں تم مجھے کیسے روکتی ہوں

حامد رضا نام ہے میرا اور مجھے تم جیسی لڑکیوں کا سمبالنا اچھی طرح آتا ہے

اُس نے حیا کو اپنے کندھے پر ڈالا اور اندر کمرے کی طرف چل دیا

حیا مسلسل اُس کو مکے مار رہی تھی

وہ اُس کو کمرے میں لے کر داخل ہونے لگا

جب دروازہ کھولا اور زینب اندر آئی ی

اپنی بیٹی کو اس حالت میں دیکھ کر اُن کی انکھیں پھٹی پھٹی رہا گ ئی ی

ہاتھ میں موجود چیزیں نیچھے گر گ ئی ی

حامد اُسے نیچے اتر چکا تھا زینب بیگم آگے بڑھی اور ایک تھپڑ اُس کے منہ پر مارا پھر دوسرا

تم گھٹیا انسان آنے دو بھابھی بتاتی ہوں میں کہ تم ایک حیوان ہوں۔۔۔۔

تمیز سے بات کرو بڑھیا اور اگر عزت بچانا چاہتی ہوں تو اپنی زبان بند رکھنا

ورنہ!!!!

وہ انہیں ڈرتا اپنی شرٹ ٹھیک کرتا وہاں سے چلا گیا

اور زینب بیگم اپنی بیٹی کو چھپ کروانے لگی

جو ڈری سہمی اُن کے سینے سے لگی تھی

چھپ کر جاو چندا اور جا کر اپنا ضروری سامان پیک کرو

وہ کچھ سوچتی بولی

شام کے سائے پھیل رہے تھے۔اور وہ سڑک کے کنارے کھڑی کسی ٹیکسی کا انتظار کر رہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔

امی اب ہم کہاں جائے گے ،حیا نے کب سے اپنے دل میں پیدا ہونے والا سوال کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ کی زمین بہت بڑی ہے چندا کہی نہ کہی جگہ مل ہی جائے گی۔۔۔۔

ویسے اس وقت میں تمہیں اپنی دوست کی طرف لے کر جا رہی ہوں۔۔۔۔

آو ہم اُس سائیڈ پر چلتے ہے وہ بیگ پکڑتی ہوئی بولی۔۔۔۔

ابھی وہ سڑک کے درمیان ہی پہنچی تھی ،جب ایک تیز رفتہ ٹرک انہیں اپنی طرف آتا دیکھی دیا۔۔

انہوں نے حیا کو دھکا دیا جس سے وہ دور جا گری۔۔۔۔۔

یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ حیا کو کچھ پتا ہی نہیں چلا

اور ٹرک زینب بیگم کو ہوا میں اڑتا آگے نکل گیا۔۔۔۔

امی!!!!!! وہ چیخ کر بولی اور اُن کے خون سے لت پت جسم کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔۔

لوگ اُن کے گرد جمع ہونا شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

لگتا ہے مر گئی ،کسی کی آواز کانوں میں پڑی

نہیں خدا یہ ظلم مجھ پر نہیں کر سکتا وہ اُن کا سر اپنی گود میں رکھتی بولی

امی پلیز اٹھے میرا کیا ہو گا،مجھے کس کے سہارے چھوڑے جا رہی ہے

پلیز وہ اُن کا چہرا تھپتھپتی ہوئی بڑبڑائی

کوئی اُن کے قریب آ کر بیٹھا، اور زینب بیگم کی نبض چیک کی جو سلو چل رہی تھی

یہ زندہ ہے آپ میری مدد کریں انہیں ہسپتال لے کر جاتے ہے

حیا کو جیسے کسی نے زندگی کی نوید سنا دی

اُس نے چہرا اوپر اٹھایا!!!!!!

تو یہ وہی تھا

(وہ بی بی جان کے ساتھ اُن کی دوست کے گھر جا رہا تھا

جب اُس نے دیکھا کسی کا بہت برا ایسیڈنٹ ہوا ہے

وہ اور بی بی جان اُن کی مدد کو پہنچی ،کیوں کے باقی تو سب تماشہ دیکھ رہے تھے

اور جب انہوں نے اپنی پیاری دوست زینب کو اس حالت میں دیکھا تو اُن کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو)

سکندر جلدی چلو انہیں ہسپتال لے کر

اُس نے انہیں اختیار سے پیچھلی سیٹ پر لیٹایا اور ساتھ اُن کے حیا بیٹھ گ‍ئی۔۔۔۔

جو اب بھی خود کو نقاب میں چھپائے ہوے تھی۔۔۔۔

سکندر جلدی سے ڈرائیورنگ سیٹ پر بیٹھا ، اور ساتھ اُس کے بی بی جان بیٹھ گ‍ئی......

دس منٹ میں وہ ریش ڈرائیورنگ کرتا ہسپتال پہنچا.......

ڈاکٹر!!!! وہ چلایا

جی سر دو ڈاکٹر کمرے سے باہر آئے

ان کا ٹریمنٹ جلدی سے کرو وہ ہدایت دیتا بولا

مگر سر یہ پولیس کیس ہے اُن میں سے ایک بولا

میری بات سمجھ نہیں آئی ٹریمنٹ شروع کرو وہ دھاڑا.......

اوکے سر.....

وہ جلدی سے زینب بیگم کو آپریشن تھیٹر کی طرف لے گ‌ئ‌ے

کیونکہ وہ اُس کو پہچان گ‌ئ‌ے تھے معروف بزنس ٹائیکون سکندر علی.....

حیا بی بی جان کے ساتھ بینچ پر بیٹھی رو رہی تھی

سکندر نے اُس کی طرف دیکھا

پتہ نہیں کیوں لیکن حیا کی انکھوں میں موجود نمی نے اُسے تکلیف دی

اک لمحہ کے لیے اُسے لگا جسے وقت ٹھر گیا ہے ، مگر صرف ایک لمحہ کے لیے

وہ خود کو کمپوز کرتا باہر چلا گیا

بس میرا بچا چپ ہو جاو زینب ٹھیک ہو جائے گی

وہ اپنائیت سے اُسے گلے لگاتی بولی

دعا کرو تم خدا سے بہت جلد وہ صحت یاب ہو کر ہمارے ساتھ ہو گی

وہ اُسے سینے سے لگائے بیٹھی تھی

دو گھنٹے کے انتظار کے بعد آپریشن تھیٹر کا دراوزہ کھولا

اور ڈاکٹر باہر آئ‌یں۔۔۔کیسی ہے میری امی حیا نے بے تابی سے پوچھا

دیکھ مس خون بہت زیادہ بہہ چکا ہے اُن کے پاس وقت بہت کم ہے

کیا ہم اُن سے مل سکتے ہے؟ سکندر حیا کے چہرے کو دیکھتا بولا

جس کی انکھیں پھر سے برسنا شروع ہو چکی تھی

جی تھوڑی دیر میں انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا۔۔۔۔

وہ پروفیشنل انداز میں کہتے اپنے کیبن کی طرف چل دیے۔۔۔۔۔۔

وہ کب سے زینب بیگم کے پاس بیٹھی آنسو بہا رہی تھی

ح۔۔حیا!!!!!

جی امی بولے وہ اُن کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیتی بولی۔۔۔

بی بی جان بھی اُن کے پاس کھڑی تھی

عا۔۔عائشہ۔۔۔انہوں نے بی بی جان کی طرف دیکھ کر پکارا

بولا کیا ہوا ہے زینب ؟

میر۔۔۔میرے۔۔۔پا۔۔پاس۔۔۔و۔۔۔وقت۔۔۔۔بہت۔۔۔ک۔۔۔کم۔۔۔ہ۔۔ہیں۔۔۔میر۔۔میری۔۔۔ای۔۔۔ایک۔۔۔بات۔۔۔۔م۔۔۔مانو۔۔۔گی

وہ بہت مشکل سے بول پا رہی تھی

بولا میں سن رہی ہوں زینب،اور تمہیں کچھ نہیں ہو گا بہت جلد تم ٹھیک ہو جاو گی۔۔۔۔وہ آنسو پیتی بولی

م۔۔میری۔۔۔۔بی۔۔۔۔بیٹی۔۔۔۔ک۔۔۔کو۔۔۔۔ا۔۔اپنی۔۔۔م۔۔۔مامتا۔۔۔کی۔۔۔۔چھا۔۔۔چھاوں۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔۔لے۔۔۔۔ل۔۔لو

ایسا کیوں کہہ رہی ہو زینب، حیا میری بھی بیٹی ہے۔۔۔اور پلیز تم ایسی باتیں نہ کرو

نن۔۔۔نہیں۔۔۔۔م۔۔مجھے۔۔۔بہت۔۔۔۔ک۔۔۔کم۔۔۔۔و۔۔۔وقت۔۔۔۔م۔۔۔ملا۔۔۔۔ہے۔۔۔۔خدا۔۔۔۔۔س۔۔۔سے!!!!

امی!!! ان کی بات پر حیا کے آنسو میں روانی آئی ی

م۔۔۔میں۔۔۔۔سکندر۔۔۔ک۔۔۔۔کے۔۔۔ہا۔۔ہاتھ۔۔۔۔م۔۔۔میں۔۔۔۔اپن۔۔اپنی۔۔۔بی

۔۔۔بیٹی۔۔۔۔ک۔۔ہاتھ۔۔۔دی۔۔۔۔دیتی۔۔۔۔ہوں

وہ حیا کو ایک نظر دیکھتی بولی

ٹھیک زینب تمہاری یہی خواہش ہے،تو یہ ضرور پوری ہو گی

بی بی جان نے اُن کا ہاتھ پکڑا کر تسلی دی

جس سے اُن کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھری۔۔۔۔۔

میں ابھی سکندر کو کہتی ہوں وہ قاضی کو لے کر آئے۔۔۔

اور تمہیں کچھ نہیں ہو گا سمجھی،، وہ اپنی انکھیں صاف کرتی اٹھ کر باہر چلی گ‌ئی ی

وہ باہر آئی ی تو سکندر کسی سے فون پر بات کر رہا تھا

بی بی جان کو اپنے قریب آتے دیکھ اُس نے کال بند کی اور اُن کی طرف متوجہ ہوا

سکندر آپ ہماری بات مانے گے ؟

بولے امی کیا ہوا۔۔۔۔۔

آپ حیا سے نکاح کر لے

یہ آپ کیا کہا رہی ہے امی ؟

ٹھیک ہی تو کہا رہی ہوں،ہماری خواہش پوری کر دے سکندر

حیا بہت اچھی لڑکی ہے

مگر امی وہ ابھی اٹھارہ کی ہے اور میں 27 کا ہوں ، وہ کیسے اس رشتہ کے تقاضوں کو سمجھ پائے گی۔۔

آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا سکندر بھولے مت

ٹھیک ہے میں لے کر آتا ہو قاضی کو وہ بے بس ہوا

حیا احمد آپ کا نکاح سکندر علی ولد وجاہت علی سے سکہ رائج وقت پانچ لاکھ حق مہر دیا جاتا

ہے۔۔۔۔

کیا آپ کو قبول ہے؟

وہ سر جھکے بیٹھی آنسو انکھوں سے مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔

کب سوچا تھا کہ اُس کی شادی ایسے بھی ہو گی

مگر قسمت کا لکھ کون جان سکا ہے۔۔۔

قب۔۔۔قبول ہے

وہ کانپتی آواز میں بولی الفاظ جسے زبان کا ساتھ نہیں دے رہے تھے

زینب بیگم کے چہرے پر ایک سکون سا چھا گیا

مولوی صاحب نے دستخط کے لیے نکاح نامہ آگے بڑھایا

جس پر اُس نے کانپتے ہاتھوں سے سائن کیے

اور وہ حیا احمد سے حیا سکندر بن گئی

عائشہ۔۔۔۔۔

بولو زینب کیا ہوا؟

مج۔۔مجھے۔۔۔۔سکندر۔۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔با۔۔۔بات۔۔۔۔کر۔۔۔کرنی۔۔۔۔۔ہے

عائشہ بیگم باہر چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد سکندر اندر داخل ہوا

حیا اُن کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی تھی

سکن۔۔۔۔سکندر

جی آنٹی بولے!!!!!!

می۔۔۔۔میری۔۔۔۔بیٹی۔۔۔۔ک۔۔۔۔کا۔۔۔۔۔خیال۔۔۔۔رکھنا۔۔۔۔۔۔اسے

کبھی۔۔۔۔۔کوئی۔۔۔۔تکلیف۔۔۔۔۔مت دینا

وہ اُس کے ہاتھ میں حیا کا ہاتھ دیتی بولی

اور پھر انکھیں موند لی۔۔۔۔سانسوں نے ساتھ چھوڑ دیا

آنٹی کیا ہوا آپ کو وہ اُن کی نبض چیک کر بولا

جو نہیں چل رہی تھی

ڈاکٹر!!!!!!وہ باہر ڈاکٹر کو بلانے گیا

جبکہ حیا اب بھی بے یقینی سے کھڑی اُن کی بند انکھیں دیکھ رہی تھی

سوری!!! شی از نو موڑ

نرس نے اُن کے چہرے پر سفید کپڑا ڈال دیا

عائشہ بیگم بھی کھڑی رو رہی تھی ، کتنے سالوں بعد دونوں ملی تھی اور کتنے کم عرصے کے لیے

نہیں یہ نہیں ہو سکتا، امی اٹھے پلیز مجھے اکیلا مت چھوڑے

وہ اُن کے بے جان وجود کو جھنجوڑ کر بولی

حیا بیٹا سمبھالوں خود کو

عائشہ بیگم نے اُسے اپنے سینے سے لگایا

سکندر خاموش کھڑا اُسے آنسو بہاتا دیکھ رہا

مگر تکلیف اُس کے دل میں بھی ہو رہی تھی

نہیں آنٹی ڈاکٹر جھوٹ بول رہے ہے میری امی سو رہی ہے

وہ مجھے یوں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتی

حیا اُن کی گرفت سے نکلتی دوبار زینب کے پاس چلی گ ئی ی

سکندر تم ہی سمجھو اسے

اُس نے حیا کے کندھے پر ہاتھ رکھا

ششششش کوئی ی نہ بولے میری امی آرام کر رہی ہے وہ تھک گ ئی ی ہے نہ کام کر کے

سکندر نے ایک جھٹکے سے اُسے اپنے سامنے کھڑا کیا

وہ چلی گ ئی ی ہے ہمیں چھوڑ کر پاگل لڑکی یوں تم رو کر اُن کی روح کو تکلیف مت دو ......وہ غصہ سے بولا

دعا کرو اُن کے لیے

اس کا اتنا کہنا تھا حیا لہرا کر اُس کی باہوں میں گر گ ئی ی

زینب کو اس دنیا سے گ ئی ے ایک ہفتہ ہو چکا تھا

حیا بلکہ چپ ہو گ ئی ی تھی۔۔۔۔

رات میں اٹھ کر چیخنے لگتی پھر عائشہ بیگم اُسے اپنے سینے سے لگاتی

تو وہ کچھ پر سکون ہوتی

سکندر سے اُس کا دوبارہ سامنا نہیں ہوا تھا

وہ فجر کی نماز پڑھ کر باہر لان میں آگ ئی ی تھی

پتہ نہیں کیوں آج اُس گُھٹن سی ہو رہی تھی

ننگے پاوں گھاس پر چہل قدمی کر رہی تھی

اداسی کی تصویر بنے وہ اس مناظر کا حصہ لگ رہی تھی

دیکھنا میری بیٹی کو لینے ایک شہزادہ آئے گا اور پھر وہ اُسے گھوڑے پر بیٹھا کر اپنے گھر لے جائے گا۔۔۔۔۔جو تم سے بہت پیار کرے گا

زینب بیگم کی بات پھر سے اُس کے گرد گونجی انکھوں میں نمکین پانی پھر سے جمع ہونے لگا تھا

وہ جوگنگ کر کے آیا تھا جب اُس نے لان میں اداسی سے کھڑی حیا کو دیکھا

قدم خوبخود اُس کی جانب اٹھے

وہ دھیرے دھیرے چلتا اُس کے قریب پہنچا

کسی طبیعت ہے بے ساختہ سکندر کے منہ سے نکلا

حیا اُس کی آواز پر بدک کر پیچھے ہوئ ی

اور سیدھے اُسے کے چوڑے سینے سے ٹکرا گ ئی ی

آپ یہاں کیا کر رہے ہے وہ پیچھے ہوتی بولی

آپ کی معلومات میں اضافہ کے لیے بتا دو، کہ یہ میرا گھر ہے

اس کی بات پر وہ چپ ہو کر نظریں جھکا گ ئی ی

بتایا نہیں کیسی طبیعت ہے تمہاری

سکندر کو اُس کا یوں چپ ہونا اچھا نہیں لگا

ج۔۔جی ٹھیک ہے اب

چلو روم میں آو اپنی ذمہ داری سمجھو

وہ اُسے کہتا آگے بڑھ گیا

جبکہ وہ وہی کھڑی اپنی ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی

کیا اب تم اونچا بھی سنتی ہوں، وہ اُسے وہی کھڑا دیکھ مصنوعی غصہ سے بولا

م۔۔مگر میں روم میں کیا کرو گی؟

ہم دونوں فٹبال کھیلے گے!!!!وہ بےچارگی سے بولا

مطلب آپ مجھے کمرے میں فٹبال کھیلنے کے لیے لے کر جا رہے ہے

سکندر کا دل کیا اپنا سر کسی دیوار میں مار دے یا حیا کو دو لگا کر اس کا دماغ ٹھکانے لگا دے

مس حیا سکندر مہربانی کر کے آپ کمرے میں آ کر میرے آفس جانے کے لیے کپڑے نکال دے

گی۔۔وہ اُس کی سبز انکھوں میں دیکھتا بولا

ج۔۔جی میں آتی ہوں۔۔۔۔

وہ اُس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی ی

سکندر کا روم گھر کے تمام روم سے بڑا تھا

پورے کمرے میں لکڑی سے مہارت سے کام کیا گیا تھا

چھت پر خوبصورت فانوس لگا تھا جب کے دائیں طرف گول شیپ بیڈ تھا

بائیں طرف ٹو سیٹ صوفہ جبکہ ایک طرف ڈریسنگ روم اور اسٹڈی موجود تھے

کھڑکی سی آتی سورج کی روشنی پورے کمرے کو روشن کر رہی تھی

یہ واقع ہی ایک شہزادہ کا کمرا تھا

سکندر قد آوار آئینہ کے سامنے کھڑا اُسے دیکھا رہا تھا۔۔۔۔

اگر جائزا ہو گیا ہے تو میرے کپڑے نکال دو،میں فریش ہو کر آتا ہوں......

وہ پندرہ منٹ بعد فریش ہو کر نکلا تو حیا ابھی وڈراب میں سر گھسے کھڑی تھی۔۔۔۔

کپڑے کیوں نہیں نکلے میرے ابھی وہ سخت تیور لیے بولا

وہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی پلیز آپ خود دیکھ لے وہ بے چارگی سے بولی

جبکہ کہ اس کی بات نے سکندر کو کسی اور دنیا میں پہنچا دیا تھا

(منال میرے کپڑے نکال دو مجھے آفس کے لیے دیر ہو رہی ہے۔۔۔وہ مسکراتا ہوا بولا!!! وہ جو موبائل پر میسج کر رہی تھی ایک دم حیرانگی سے اُسے دیکھنے لگی جسے کوئی ی پہاڑ توڑنے کا کہا ہے۔۔۔۔ مسٹر سکندر میں آپ کی غلام یا نوکر نہیں ہوں، جو یہ فضول کام کرتی رہو سمجھے)

کسی کی آواز اُس کے گرد گھومی جس سے درد نے ایک دفعہ پھر اُسے گھیر لیا تھا۔۔۔۔

وہ حیا کے قریب ہوا اتنا کے اُس کی گرم سانس وہ اپنے منہ پر آسانی سے محسوس کر سکتی تھی

سنو بی بی یہ تمہارا فرض ہے۔۔اس لیے جلدی کرو مجھے آفس جانا ہے۔۔۔۔

چہرے پر پہلے جو نرمی تھی اب وہ سرد مہری میں بدل چکی تھی۔۔۔

حیا نے وائیٹ شرٹ ساتھ بلیک پینٹ نکل کر بیڈ پر رکھی اور ایک سائیڈ پر کھڑی ہو گئی

اب ایسے کیوں کھڑی ہو ،جاو ناشتہ تیار کرو

جی اچھا!!!!حیا نے جان چھوٹنے پر خدا کا شکر ادا کیا۔۔۔

اور اب اُس کا رخ بی بی جان کے روم کی طرف تھا۔۔۔۔۔

وہ بی بی جان کے روم میں داخل ہوئی تو اندر ایک بہت ہی خوبصورت بچہ بیڈ پر بیٹھا تھا

آپ کون ہے بیٹا ؟ وہ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ رہی تھی

تب ہی اسٹڈی سے بی بی جان باہر آئی

انہوں نے حیا کی بات سن لی تھی۔۔۔

یہ افاق ہے ہمارا بیٹا سکندر کا بھائی

وہ مسکرا کر اُسے دیکھتی بول

اُس دن کے بعد بی بی جان کا رویہ افاق سے بہتر ہو گیا تھا۔۔۔

کچھ بھی تھا اُس کی رگوں میں بھی ملک خاندان کا خون تھا

یہ کتنا کیوٹ ہے بی بی جان

کیا آپ مجھ سے دوستی کریں گے وہ اُس کے آگے اپنا ہاتھ کرتی بولی۔۔۔

جسے اُس نے بنا دیر کیا تھام لیا، افاق کو بھی حیا بہت پسند آئی تھی۔۔۔چھوٹی سی سبز انکھوں والی بلی

یہ بھابھی ہے آپ کی افاق،سکندر کی وائف

کسی ہے بھابھی آپ وہ مسکرا کر بولا

میں بلکہ ٹھیک ہوں چھوٹے دیور جی آپ سنائے

امی آج میں سکول نہیں جاو گا پلیز آج کا سارا وقت بھابھی کے ساتھ گزراو گا

مگر سکندر ڈانٹے گا آپ کو۔۔۔

نہیں وہ مجھے کچھ نہیں کہتے چلے بھابھی ہم باہر فٹ بال کھیلتے ہے

مگر مجھے نہیں آتا کھیلنا......

کوئی بات نہیں میں سکھا دو گا آپ بس آئے

وہ حیا کا ہاتھ پکڑتا ہوا اُسے باہر لان میں لے آیا

حیا بھی مسکراتی ہوئی اُس کا ساتھ دینے لگی

کہاں گئی وہ ؟بڑھیا کو بھی مارنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا

وہ کمرے میں ٹہلتا حیا کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اُس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی.....

اُس نے کال پک کی مگر دوسری طرف جو خبر ملی اُس کے غصہ کو ہوا دے گئی......

تم سب ہو کمینے کام چور ایک لڑکی کو تلاش نہیں کر سکے ....

بس پیسے سے اپنا منہ بھر لیتے ہوں وہ درشتگی سے بولتا فون بند کر گیا.....

کہاں چلی گئی تم حیا چھوڑ گا نہیں تمہیں.....

حامد رضا کو تھپڑ مار کر بہت بڑی غلطی کی ہے تم نے.....

غصہ سے اُس نے پاس پڑا گلدن سامنے دیوار پر مارا

وہ کمرے سے تیار کو کر نیچھے آیا مگر ناشتہ کا ٹیبل خالی تھا

وہ روبن کو آواز دینے لگا جب اُسے کسی کے ہسنے کی آواز آئی ی

وہ ٹرنس کی کفیت میں لان کی طرف گیا جہاں سے ہسنے کی آواز آ رہی تھی

یہ جھوٹ ہے تمہارا گول نہیں ہوا افاق

آپ چیٹنگ کر رہی ہے بھابھی میرا گول ہوا ہے وہ بضد ہوا

ٹھیک ہے پھر مجھے نہیں کھیلنا وہ منہ موڑے کھڑی ہو گ ئی ی

جب افاق نے پودوں کو پانی دیتے مالی سے پائپ پکڑا اور حیا کو پانی سے بھگو دیا

روکو تمہیں میں بتاتی ہوں وہ ہنستی ہوئی ی اُسے بھگونے کے لیے ڈوری

کتنے سالوں بعد اس گھر کے دردیوار کسی کی ہنسی سن رہے تھے

سکندر وہاں پہنچا تو دونوں کو ایک دوسرے کو بھگوتا پایا

وہ بے خودی کے عالم میں حیا کو دیکھ رہا تھا جس کی سبز انکھیں اس وقت مسکرا رہی تھی

دائی یں گال پر پڑنے والا ڈمپل سکندر کو اپنی طرف کینھچ رہا تھا

سکندر کی نظر جب ملازموں پر گ ئی ی جو ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

غصہ کی ایک شدید لہر اُس کے اندر اٹھی

کیونکہ بھیگنے کی وجہ سے حیا کا سراپا واضع تھا۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے ؟ وہ دھاڑا

سب ملازم ڈر کر اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گ ئی ے

Email : aatish2kx@gmail.com Whatsapp : 03335586927

جبکہ حیا اور افاق اپنی جگہ پر جمع گ ئ ی ے تھے

تم دونوں کو آواز نہیں آ رہی میری

ج۔۔۔جی چلو افاق وہ اُس کا ہاتھ پکڑتی اندر جانے لگی

تم روکو یہاں.....

افاق تم جاو روم میں

افاق نے ایک نظر سکندر کو دیکھا اور پھر وہ اندر چلا گیا

سکندر حیا کا ہاتھ پکڑاتا کینھچتا ہوا اوپر کمرے کی طرف چل دیا

اور وہ خدا سے اپنی سلامتی کی دعا مانگنے لگی

سکندر اُس لے کر کمرے میں آیا اور زور سے دروازہ بند کر اُس کی طرف پلٹا جو ڈری سہمی کھڑی تھی

سکندر کی سرخ انکھیں دیکھ حیا کو اپنی جان نکلتی محسوس ہو رہی تھی

تمہیں میں نے ناشتہ بنانے کا کہاں تھا نہ پھر تم باہر کیا کر رہی تھی.....

وہ اُس کے بازو کو اپنی گرفت میں لیتا بولا.....

بولو جواب دو..... وہ دھاڑا

میں بنانے لگی تھی .... وہ افاق!!!!!

وہ اپنی صفائ ی پیش کر رہی تھی مگر سکندر کی نظر اس کے سراپے سے ہوتی ہوئ ی

اُس کے ہونٹوں پر ٹھہر گ ئ ی

حیا نے پلکیں اٹھا کر اُسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا لی

دل بڑی زور سے دھڑکا

اس کی ادا پر سکندر کے ہونٹوں پر تبسم بکھرا

تم جانتی ہوں وہاں کتنے ملازموں نے تمہیں اس حالت میں دیکھا

اس کی بات حیا نے ایک نظر اپنے اوپر ڈالی

اور پھر انکھیں بڑی کیے وہ اُسے دیکھ رہی تھی

سکندر کا غصہ کرنا اُسے سمجھا آ گیا تھا

سس۔۔۔سوری

وہ شرمندہ ہوئی!!!!

سکندر بے خود ہوتا جھکا اور اس کی انکھیں چوم لی

پھر ایک نظر حیا پر ڈالے وہ کمرے سے چلا گیا

اور وہ ویسے ہی کھڑی اپنی بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالنے لگی

وہ آفس پہنچا تو وہاں پہلے سے ہی عمر بیٹھا ہوا تھا

عمر اور سکندر بچپن سے ہی اچھے دوست تھے اکھٹے ہی ایک سکول سے پڑھے پھر کالج اور یونی میں بھی ساتھ تھے

اور دونوں نے ساتھ ہی بزنس شروع کیا

توں کب آیا وہ اُس سے بغلگیر ہوا

عمر نے حیرت سے اُسے دیکھا جس کے چہرے پر آج ہنسی تھی

دل میں اُسے نے اس کی ایسے ہی مسکرانے کی دعا مانگی

بس یار وہاں تیری یاد آ رہی تھی تو آ گیا تجھے تو پتہ ہے میں اپنی محبوبہ سے زیادہ دیر دور نہیں رہ سکتا

وہ ایک انکھیں دباتا شرارت سے بولا

میٹنگ کیسی رہی ؟

ایک دم زبردست تجھے تو اپنے دوست کا پتہ ہی ہے

اچھا بس اب کام کریں اور آج گھر آنا امی تجھے یاد کر رہی ہے

اچھا جی میرے راجا بابو

وہ کام کر رہا تھا جب انکھوں کے سامنے پھر سے وہ سبز انکھیں آ گ ئی ی

اُس نے انکھیں موند لی اور مسکرا دیا

تھوڑی دیر بعد اُس کی آواز گونجی

یہ محبت کیا ہوتی ہے عمر؟ وہ بیٹھے کوئی ی فائی ل ڈسکس کر رہے تھے

جب وہ اچانک بولا.....

عمر نے حیرانی سے سر اٹھا کر سکندر کو دیکھا

جو کہی اور ہی کھویا تھا

وہ اٹھا اور کھڑکی کے پاس جا کر باہر دیکھنے لگا

کیا دیکھا رہا ہے باہر------

دیکھا رہا ہوں آج سورج کہاں سے نکلا ہے

مطلب!!!!!

مطلب یہ کہ سکندر علی جس کے پاس دل نہیں ہے لڑکیوں کو وہ پسند نہیں کرتا۔۔۔

وہ مجھے سے محبت کے بارے میں پوچھا رہا ہے۔۔۔۔۔

زیادہ فری نہ ہو جو پوچھا ہے وہ بتا۔۔۔۔

توں کیوں پوچھ رہا ہے وہ اُس کے چہرے پر کچھ کھوجتا ہوا بولا

ویسے ہی جرنل نالج کے لیے،اگر کبھی محبت کرنے کی ضرورت ہو تو مجھے پتہ ہو کہ وہ کیا ہے

تمہاری باتیں مجھے شک میں مبتلا کر رہی ہے۔۔۔۔۔

سچ بتا میرے بغیر محبت تو نہیں کر لی توں نے۔۔۔۔وہ مشکوک سا بولا

ابے ایک سوال پوچھا ہے تجھ سے اُس پر بھی توں نخرے دیکھا رہا ہے۔۔جا مجھے نہیں پوچھنا کچھ

اووو میرے راجا بابو ناراض ہو گ ئی ے

چل آ تجھے بتاتا ہوں

وہ اُسے لیے صوفے پر جا بیٹھا

تو محبت وہ ہوتی ہے جو اچھے خاصے انسان کا ستیاناس کر دیتی ہے

وہ شرارتی ہوا

توں مار کھا لے گا مجھے سے کمینے انسان

اچھا چل بتاتا ہوں.....

جب کسی کی انکھوں میں آنسو تکلیف دے ، اُسے دیکھنے کو دل بار بار کریں

اُس کی تکلیف اپنے دل پر ہوتی محسوس ہو

کوئی ی اور جب اُسے دیکھے تو دل کریں اُسے دنیا سے چھپا کر اپنے دل میں بسا لے

جب یہ علامات ہونے لگے تو سمجھ لینا کہ تم پیار جسے مرض میں مبتلا ہو چکے ہوں

اس کی بات پر وہ مسکرا کر اٹھا بیٹھا

سکندر مجھے دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے

اب کی بار اُس کا قہقہا گونجا اور پھر وہ ہنستا ہی چلا گیا....

اتنا کہ اُس کی انکھوں میں پانی آ گیا

بی بی جان آپ سے ایک اجازت لینی ہے ؟

وہ اُن کے پاس بیٹھی بولی جو کوئی ی کتاب پڑھ رہی تھی۔

بولا چندا کیا ہوا؟

وو۔۔وہ آج رات کا ڈنر میں بناوں

اس کی بات پر وہ مسکرائی ی مگر چندا ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہے تمہاری شادی کو

ویسے بھی اگلے ہفتہ ولیمہ کا فنکشن ہے اُس کے بعد کرنا کوئی ی کام ابھی آرام کرو

وہ اُس کے گال تھپتھپاتی بولی

مگر میں بور ہو رہی ہوں اُس نے منہ بسورا

اس کے انداز پر وہ مسکرائی ی

اچھا چلو کچھ میٹھا بنا لو اس کے علاوہ کچھ نہیں

اگر کسی اور کام کو ہاتھ لگایا تو مار پڑے گی

تھینک یو بی بی جان وہ اُن کے گلے لگی

اور اٹھا کر کیچن کی طرف چل دی

بی بی جان نماز پڑھ کر باہر لان میں آکر بیٹھی تھی

جب پیچھے سے عمر دبے قدموں سے چلتا آیا اور اُن کی انکھوں پر ہاتھ رکھ دیا

تم کب آئے عمر؟

یہ کیا بی بی جان آپ کو ہمیشہ کیسے پتہ لگ جاتا ہے

وہ منہ بسوارتا اُن کے سامنے نیچھے گھاس پر بیٹھ گیا

ارے اوپر بیٹھو اور ماں اپنے بیٹے کی خوشبو سے پہچان لیتی ہے

میں یہی ٹھیک ہوں وہ اُن کی گود میں سر رکھتا بولا

کیسی رہی میٹنگ ؟

اے ون بی بی جان ، بس وہ آپ کا جو بیٹا ہے اُس کی بڑی یاد آئی ی وہ شرارت سے بولا۔۔۔۔چلے اندر چلتے ہے باہر سردی ہو رہی ہے

وہ انہیں کھڑا کرتا اندر لے کر چلا گیا

افاق کہاں ہے ؟ وہ میٹھا بنا کر فارغ ہوئی ی تو اُسے افاق کا خیال آیا

میڈم!!!! افاق بابا اوپر ٹیرس پر ہے روبن نے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔

اتنی سردی میں وہ اوپر کیا کر رہا ہے

حیا سوچتی ہوئی ی سڑھیاں چڑھتی اوپر گ ئی ی

وہ اُسے ریلینگ کے پاس بیٹھا نظر آیا

افاق بیٹا یہاں کیا کر رہے ہوں وہ اپنی شال کندھوں پر درست کرتی اُس کے قریب آئی ی

کچھ نہیں بھابھی وہ ہاتھ میں پکڑی تصویر چھپاتا بھرائی ی آواز میں بولا

کیا ہوا ہے کسی نے کچھ کہا ہے تمہیں وہ اُس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیتی بولی

نہیں کسی نے کچھ بھی نہیں کہا بھابھی

وہ نظریں چرا گیا

ادھر دیکھو کیا چھپا رہے ہوں ،

کچھ بھی تو نہیں

اچھا یعنی تم مجھے اپنا دوست نہیں سمجھتے اس لیے مجھ سے کوئی ی بھی بات شئ ر نہیں کر رہے

وہ افسردہ ہوئی ی

ایسی بات نہیں آپ بہت اچھی ہے بھابھی

میں یہ دیکھ رہا تھا اُس نے ایک تصویر آگے کی

جس میں ایک بہت خوبصورت خاتون تھی اس کی انکھیں بلکہ افاق جسی تھی براؤن اور اُن میں ایک خاص چمک

یہ کون ہے ؟

میری ماما ہے وہ سر گھٹنوں پر رکھتا بولا

مگر تمہاری ماما تو...........

بھا بھی نیچے چلے بہت سردی ہو رہی ہے

وہ اٹھا اور سڑھیاں اترتا نیچے چل دیا

حیا نے بھی اُس سے دوبار پوچھنا مناسب نہ سمجھا

وہ سکندر کے کمرے میں آئی تاکہ فریش ہو سکے بی بی جان نے آج دوپہر کو ہی اُس کا سامان یہاں رکھوا دیا تھا

اُس نے اپنے لیے پیلے رنگ کا جوڑا نکلا جس پر سیفد کڑھائی ہوئی تھی

ساتھ سفید ہی رنگ کی پکیری تھی اور پیلے اور سفید رنگ کا دوپٹہ تھا

وہ پندرہ منٹ بعد فریش ہو کر نکلی اور اپنے لمبے بالوں کو سلجھنے لگی

انکھوں میں کاجل ڈالے وہ خود پر ایک نظر ڈالتی سر پر دوپٹہ لیتی نیچے آئی

وہ لاونج میں آئی تو بی بی جان کے پاس ایک بہت ہی خوش شکل لڑکا بیٹھا تھا

حیا نے وہاں جانا مناسب نہ سمجھا اس لیے الٹے قدم واپس جانے لگی

جب بی بی جان کی پکار نے اُسے روک لیا

حیا بیٹا یہاں آو

جی اچھا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اُن تک پہنچی

یہ کون ہے بی بی جان ؟ عمر حیا کو دیکھتا بولا

یہ حیا ہے سکندر کی بیوی

کیا!!!!!!!!

جتنے آرام سے انہیں نے بولا تھا وہ اُتنا ہی اُچھل کر کھڑا ہوا

اُس گدھے نے شادی بھی کر لی اور مجھے اب پتہ لگ رہا ہے

وہ غصہ سے بولا

سکندر کو گدھا کہنے پر حیا نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکی

آنے دے اس بدتمیز اتنی بڑی بے وفائی ی وہ بھی میرے ساتھ

وہ لاونج میں ٹہلتا اُس کو سبق سکھنے کے بارے میں سوچ رہا تھا

ویسے بھابھی آپ سوچ رہی ہو گی کے میں کون ہوں

وہ حیا کی طرف دیکھتا بولا ، جس پر اُس نے اثبات میں سر ہلایا.......

میں آپ کے بے وفا شوہر کا جگری دوست عمر ہوں

وہ ہر کام مجھ سے پوچھا کر کرتا ہے پتہ نہیں شادی کیوں نہیں پوچھ کر کی

اُس نے منہ بسورا

اسلام و علیکم وہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے

جب سکندر اندر آیا اور سب کو سلام کیا

عمر بی جان کی گود میں سر رکھ کر لیٹا تھا

آتے ہی میری ماں پر قبضہ کر لیا وہ اپنا کوٹ حیا کو پکڑتا بولا

بس یہ اس نے برا کیا جو سوتے ہوئے شیر کو جگا دیا

کمینے ،بے مروت،بے وفا توں نے شادی کر لی دلہن گھر لے آیا اور مجھے اب پتا لگ رہا ہے

بچپن کا دوست ہے توں میرا مجھے زکام بھی ہو تو میں تجھے کال کر کے بتا ہوں

اور توں نکاح کر آیا مجھے بتایا بھی نہیں

وہ لڑاکا عورتوں کی طرح سکندر کی طرف ہاتھ کر کے باتیں کر رہا تھا

حیا اور بی بی جان مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کیے کھڑی تھی

ابے میری بات تو سن!!!!

کچھ نہیں سنا مجھے

دوست دوست نہ رہا.....

پیار پیار نہ رہا۔۔۔

ابھی تو پیار بھی نہیں ہوا

وہ نہ نظر آنے والے آنسو صاف کرتا بولا

محبت کے وعدہ وہ ساری قسمیں جو توں نے کھائی ی تھی

کیا ہوا اُن کا ،

اس کے انداز پر سکندر کا قہقہا گونجا

حیا نے پہلی بار اُسے ہنستے دیکھا بلاشبہ وہ یوں ہنستا بہت پیارا لگتا تھا

ہنس لو راجا بابو۔۔۔۔۔۔

جا میری بھی دعا ہے تیرے بچے روز صبح آفس جانے سے پہلے تیرے کپڑے خراب کر دے

تیرے بال کینھچ کر وہ تجھے گنجا کر دے

عمر باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر آسمان کی طرف منہ کر بولا

اور تیری طرف چھوارے ادھار ہے سمجھے

چلے امی کھانا لگائیے بھوک لگی ہے مجھے ، وہ سکندر کو منہ چڑھتا بی بی جان کا ہاتھ پکڑ کر لے گیا

جبکہ کے سکندر کھڑا اس ایکٹنگ کی دکان کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

اور حیا اُسے مسکراتے ہوئے

سکندر کو کسی کی نظروں کی تپش کا احساس ہوا تو اُسے نے حیا کو دیکھا

جو بت بنی کھڑی اُسے دیکھ رہی تھی

وہ مسکراتا قریب ہوا اور اُس کے کان میں سرگوشی کی

مسز کیا مجھے ایک گلاس پانی مل سکتا ہے

اُس کے ہونٹ حیا کے کان پر ٹچ ہو رہے تھے

ج۔۔جی میں ڈالتی ہوں

وہ بوکھل کر الٹا بول گ ئی ی

اور پھر جب غلطی کا احساس ہوا تو شرمندہ ہو کر سر جھکا لیا

سوری آپ فریش ہو میں لے کر آتی ہوں

وہ پانی کا گلاس روم میں لے کر آئی ی تو سکندر بنا شرٹ کے کھڑا اپنے بال سلجھا بنا رہا تھا

وہ جلدی سے چہرا موڑ کر کھڑی ہو گ ئی ی

سکندر نے بغور اسے دیکھا پیلا رنگ میں اُس چہرا دمک رہا تھا

لمبے بال پشت پر پھیلے تھے...سکندر نے پہلی بار کسی کے اتنے لمبے بال دیکھے تھے

وہ اُس کا دل بے ایمان کر رہی تھی

پ...پانی
ہمممم رکھ دو

اور وڈراب سے میری کوئی ی ٹی شرٹ نکال دو اُس نے حکم دیا

وہ جو یہاں سے جانے کا بہانہ سوچ رہی پانی کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور شرٹ نکالنے لگی

کیا ہوا نہیں ملی شرٹ وہ اُس کے پیچھے کھڑا بولا

حیا کی پشت سکندر کے ساتھ لگ رہی تھی

ایک کرنٹ سا اُس کے جسم میں ڈورا

ن۔۔۔نہیں ملی زبان جسے اُس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی

ایک بیوی کو اپنے شوہر کی تمام ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے

آگے سے دھیان رکھنا اُس نے بلیو کلر کی شرٹ نکالی اور پیچھے ہوا

حیا کا روکا سانس بحال ہوا

کھانا خوشگوار ماحول میں کھایا گیا

سکندر نے عمر سے بات کرنے کی کوشش کی جس پر اُس نے صاف انکار کر دیا

وہ اس وقت روٹھی محبوب کی طرح بیٹھا تھا

حیا بیٹا جاو میٹھا لے کر آو جو تم نے خاص کر سکندر کے لیے بنایا ہے

اہمم اہمم عمر نے معنی خیزی سے سکندر کو دیکھا

بی بی جان سکندر کو دیکھتی بولی

جبکہ حیا حیرت سے اُنہیں دیکھ رہی تھی کیونکہ اُس نے یہ کب کہا تھا اُن سے

وہ ٹرلی میں گاجر کا حلوا لے کر آئی ی

اُس نے بی بی جان کو ڈال کر دیا

پہلے سکندر کو دو انہیں نے پلیٹ سکندر کے آگے رکھی

اُس نے ایک نظر حیا کو دیکھا جو نروس سی کھڑی اپنی انگلیوں پر ظلم کر رہی تھی

کیسا لگا سکندر نے چمچ منہ میں ڈالا جب عمر بولا

بس ٹھیک ہے،،، اس کے ایسا کہنے پر حیا کا منہ اترا

کتنی محنت سے اُس نے حلوا بنایا تھا

پھر اُس نے بے دلی سے سب کو سرو کیا

اور اوپر روم میں آگ ئی ی

اچھا تو ہے کھڑوس انسان بھابھی کو ہرٹ کر دیا تم نے

کچھ نہیں ہوتا توں کھانا کھا اور نکل یہاں سے سکندر مصنوعی غصہ سے بولا

دیکھ سکندر مجھے پہلے ہی بہت غصہ ہے میرے غصہ کو ہوا مت دے

مجھے تو رہے رہے کر چھواروں کا دکھ کھائے جا رہا ہے

سکندر کا فلک شگاف قہقہ گونجا

تجھے میں کل چھوارے لا دو گا کھا لینا کمینے انسان

تو ہو گا کمینا میں تو ہیڈسم اور ڈیشنگ ہوں

وہ ایک ادا سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھراتا بولا

اور آج میں یہی رہو گا اپنی بی بی جان کے پاس وہ اُن کے کندھے پر ہاتھ رکھتا شوخ ہوا

چلے بی بی جان میں آپ کو امریکہ کی حسینوں کے قصہ سناتا ہوں......

کیسے وہ آپ کے اس ڈیشنگ بیٹے پر مر مٹی تھی

وہ انہیں کمرے میں لے گیا اور سکندر حیا کے بارے میں سوچتا سڑھیاں چڑھتا اپنے روم کی طرف چل دیا

وہ روم میں داخل ہوا تو حیا صوفے پر سو رہی تھی

چہرے پر آنسوؤں کے نشان موجود تھے

سکندر نے اُسے باہوں میں اٹھایا

حیا تھوڑا سا کسمسائی ی اور پھر سو گ ئی ی

وہ اُسے بیڈ پر لے آیا اور پھر آرام سے لیٹا کر اُس پر بلینکٹ دیا

اور خود اُس کے پاس بیٹھا اُسے تکنے لگا

لمبے بال تکیہ پر بکھرے تھے

دوپٹہ نہ ہونے کی وجہ سے اُس کی خوبصورت گردن سکندر کو بے خود کر رہی تھی

پھر وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر جھکا اور گردن پر ایک مہر ثبت کی

حلوا بہت مزے کا تھا کان میں سرگوشی کی جیسے وہ سن رہی ہوں

اور پھر اُس کے ساتھ لیٹ گیا اور حیا کو دیکھتے کی نیند کی وادی میں کھو گیا

وہ آفس میں بیٹھا کوئی ی فائی ل دیکھ رہا تھا

جب روم کا دروازہ کھولا اور تعبیر میک اپ سے سجا چہرا لے کر اندر داخل ہوئی ی

سکندر نے اُسے دیکھا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا

تعبیر اپنا اگنور کیا برداشت کرتی اُس کے قریب آ کر گال پر کس کرنے لگی

جب سکندر نے اُسے روک لیا

کیوں آئی ی ہوں؟

سرد لہجے میں سوال کرتا وہ دوبارہ اپنا کام کرنے لگا

تم سے ملنے آئی ی ہو سکندر تمہیں پتہ کتنا یاد کرتی ہوں میں تمہیں اور ایک تم ہو جو بات بھی ٹھیک سے نہیں کرتے

وہ لاڈ سے بولتی سکندر کے کندھے پر سر رکھ گ ئی ی

اس کی یہ حرکت اُسے سخت ناگوار گزری

مس تعبیر حیات اگر تمہارے کے والد میرے بزنس پاٹنر نہ ہوتے۔۔۔۔

تو اس وقت تمہیں اس آفس سے دھکے دے کر نکلتا۔۔۔۔۔

وہ سخت آواز میں بولا اور اُسے ایک جھٹکے میں اپنے سامنے کیا۔۔۔۔

شدید نفرت ہے مجھے اُن لڑکیوں سے جو خود کو پلیٹ میں سجا کر کسی کے سامنے پیش کرتی ہے

کیا فرق ہے تم میں اور کسی طوائف میں

تم حد سے بڑھ رہے ہو سکندر علی

حد سے تو تم بڑھ رہی ہو مجھے اپنی حدود پتہ ہے مس تعبیر

اس لیے آپ جا سکتی ہے اب وہ سگریٹ لبوں میں دباتا بولا

تعبیر سرخ انکھیں لیے واپس جانے لگی جب عمر روم میں داخل ہوا

اووو مس تعبیر یہ آپ کا انویٹیشن مجھے وقت ہی نہیں ملا آپ کو کارڈ دینے کا

پرسوں سکندر کا ولیمہ ہے آپ ضرور آئی یے گا

وہ شرارت سے بولا

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو سکندر وہ کارڈ میز پر پھنکتی چیخی

آہستہ یہ میرا آفس ہے اور میں ایسا کیوں نہیں کر سکتا

تم سے نہ تو میں نے کوئی وعدہ کیا نہ ہی ساتھ جینے مرنے کی قسمیں کھائی

اس لیے اوریکٹ کرنے کی ضرورت نہیں

اپنے ان جذبات کو کنٹرول رکھو سمجھی وہ وارن کرتا عمر کی طرف متوجہ ہوا

جاو عمر مس تعبیر کو پارکنگ تک چھوڑ کے آو

جو حکم سر وہ سر خم کرتا شوخ ہوا

چلے مس تعبیر

تعبیر نے غصہ سے اُس کی طرف دیکھا اور تن فن کرتی روم سے باہر چلی گئی

تم نے مجھے ٹھکرا کر اچھا نہیں کیا سکندر

تعبیر حیات نام ہے میرا اور جو چیز مجھے پسند آ جائے .....

اُسے میں کسی کا ہونے نہیں دیتی

وہ اس وقت اپنے روم میں بیٹھی سگریٹ پی رہی تھی

رف سے حلیہ میں وہ ایک جنونی انسان لگ رہی تھی

تمہیں تو میں ہر حال میں حاصل کر کے رہوں گی

اب تم میری ضد بن چکے ہو سکندر علی وہ بڑبڑاتی غنودگی میں چلی گئی

وہ اس وقت اپنے ہاتھوں اور پیروں پر مہندی لگا کر بیٹھی تھی

نہ نہ کرنے کے باوجود بی بی جان نے اس کی ایک نہ سنی اور اُسے مہندی لگوا دی

افاق اس کے پاس بیٹھا اپنے سکول کے قصے سنا رہا تھا

جس سے اُس کی کھنکھناتی ہنسی کمرے میں گونج رہی تھی

سکندر ابھی آفس سے آیا تھا جب دروازے کے پار حیا کی ہنسی نے اُس کی ساری تھکاوٹ دور کر دی

ان دو ہفتوں میں سکندر کو حیا کی عادت ہو گئی تھی

اُس کے دل پر وہ مکمل اختیار کر چکی تھی بس زبان سے اقرار باقی تھا

مگر وہ کبھی حیا پر یہ ظاہر نہیں ہونا دینا چاہتا تھا.

اُسے ابھی بھی عورت ذات پر بھروسا نہیں تھا

سنجیدہ صورت لیے وہ کمرے میں داخل ہوا

ایک نظر ان دونوں پر ڈالتا وہ چینج کرنے کے لیے ڈریسنگ روم میں چل گیا

اوکے بھابھی گڈ نائیٹ باقی کی باتیں کل کریں گے ٹھیک ہے

وہ حیا کی گال پر کس کرتا چلا گیا

سکندر فریش ہو کر باہر آیا تو اپنی مہندی سوکنے کی کوشش کر رہی تھی

لمبے بالوں کا جوڑا کھل کر پیشت پر بکھرا تھا

ہوا سے کچھ لیٹیں چہرے پر جھول رہی تھی

جن کو وہ بار بار سائیڈ پر کرتی جھجھلاہٹ کا شکار تھی

وہ ٹرنس کی کفیت میں چلتا اُس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا

حیا نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر اپنا کام کرنے لگی

کس نے کہا تھا یہ لگانے کو وہ سرد لہجے میں بولتا

اُس کے بال سمیٹنے لگا

حیا اُس کے لمس پر سانس روکے بیٹھی تھی

اُس نے بالوں کو کیچر میں قید کیا اور پھر اُس کا چہرا دیکھا

جو شرم اور گھبراہٹ سے سرخ ہو رہا تھا

اس کا شرمایا روپ دیکھ کر اُسے شررات سوجھی

وہ اپنی انگلی سے اس کے چہرے کے نقش چھونے لگا

حیا کے جسم میں خون کی گردش تیز ہوئی ی

سکن.....سکندر پلیز

ایک دفعہ پھر لینا میرا نام وہ اختیار سے اپنی گرفت میں لیتا بولا

سکند.... سکندر

پھر......

سکندر!!!!!!

پھر

حیا نے پلکیں اٹھا کر اُسے دیکھا جو اس کے ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا

سکند...... اس سے پہلے وہ پورا نام لیتی وہ جھکا اور حیا کے ہونٹوں پر اپنے تشنہ لب رکھ دیا

سکندر کی اس جسارت پر وہ پوری انکھیں کھولے اُسے دیکھ رہی تھی

وہ اپنی تمام شدتیں اُس پر منتقل کر رہا تھا

اور حیا کو ایسا لگ کہ جسے اُس کی سانس بند ہو جائے گی

تھوڑی دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو وہ بھیگے لبوں سے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی

یہ مت سمجھنا کہ مجھے تم سے پیارا ہو گیا ہے جو دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں نے یہ کیا

اس عمل سے تمہیں بس یہ بتایا ہے کہ تم صرف میری ہو تم پر حق صرف سکندر علی کا ہے جسے میں کبھی بھی لے سکتا ہوں

وہ لمحوں میں اُسے آسمان سے فرش پر پھینک کر بیڈ پر لیٹ گیا

اور حیا کی انکھیں ایک دفعہ پھر آنسوؤں سے لبریز ہو گ ئ ی

اُس نے چہرا موڑ کر اُس پتھر کے صنم کو دیکھا جو آرام سے سو چکا تھا

آج ملک ولا میں رونق لگی تھی بی بی جان اس ولیمہ میں کسی بھی قسم کی کمی نہیں رہنے دینا چاہتی تھی

اُس کی انکھیں تقریبا گیارہ بجے کھولی

اپنی دوسری طرف دیکھا تو وہاں حیا نہیں تھی

رات اُس نے کچھ زیادہ ہی برا بے ہیو کر دیا تھا

اُس کا ارادہ حیا کو ہرٹ کرنے کا نہیں تھا مگر وہ اُس نازک لڑکی کو ایک بار پھر تکلیف دے چکا تھا۔

لیکن وہ خود کو حیا کے سامنے کمزور ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ وہ بھی منال کی طرح اس کے دل سے کھیل جائے

وہ اٹھا اور فریش ہونے واشروم میں چلا گیا

وہ فریش ہو کر نیچے آیا جہاں ہر کوئی ی کام میں مصروف تھا

اُس کی تلاش میں یہاں وہاں نگاہیں ڈوری مگر وہ نظر نہ آئی ی

حیا بھی کہاں ہے؟

اُس نے پاس گزرتی ملازمہ سے پوچھا

وہ جی وہ افاق بابا اور ڈرائیور کے ساتھ پالر گ ئی ی ہے

ہمممم ٹھیک ہے جاو تم کام کرو

نیوز پیپر پکڑاتا لاونج میں بیٹھ گیا

سکندر آپ کا ڈریس میں آپ کے روم میں رکھوا دیا ہے

بی بی جان اُس کے پاس بیٹھی پیار سے بولی

7بجے کے قریب مہمان آنا شروع ہو جائے گے

آپ باقی کے انتظام دیکھ لے

جی ٹھیک ہے امی وہ بجھے دل سے اٹھا اور باہر چلا گیا

یہ کیا کر دیا آپ نے بھابھی کے بال کیوں باندھ دیا

کھولے جلدی سے وہ بیوٹیشن کو گھورتا بولا

حیا بہت پچھتا رہی تھی اُسے ساتھ لا کر جو ہر دو منٹ بعد نئی فرمائش کر دیتا تھا

افاق میری جان اُن کو اپنا کام کرنے دو

نہیں بھابھی ایسے آپ بلکل اچھی نہیں لگی رہی

یہ بہت اولڈ فیشن ہے

پلیز آپ ان کے بال کھولے اور یہ لپسٹک بھی لائٹ کریں

ایسے لگ رہا ہے جسے کسی کا خون پیا ہو

آدھے گھنٹے بعد وہ تیار ہو کر اُس کے سامنے کھڑی تھی

بھابھی ڈوپٹہ سر پر کیوں لیا آپ پلیز ان کا ڈوپٹہ سر پر نہ دے

ایک دفعہ اُس نے پھر ٹوکا

مجھے سے مار کھا لو گے افاق چلو اب دونوں بھائی ایک جسے ہے

وہ اُسے گھورتی بولی

وہ افاق کے ساتھ گاڑی میں آ بیٹھ گئی پیچھے گارڈ کی گاڑی تھی

یو لگنگ بیوٹیفل بھابھی میں آپ کے ساتھ بہت سی پک بناو گا

اور پھر اپنے سب فرینڈ کو دیکھاؤ گا کہ میری بھابھی کتنی پیاری ہے بلکہ ایک پرنسز کی طرح......

وہ چہکتا ہوا بولا

حیا بھی اس کی باتوں سے مسکرا رہی تھی

بلکہ بیوی لگ رہا ہے توں اس وقت

عمر جو اُس کی ٹائی ی باندھ رہا ہے اُسے گھور کر دیکھا

پھر دھیان رکھ کچھ ایسے ویسا نہ ہو جائے وہ انکھ دبا کر بولا۔

کیوں کہ میرا دل کر رہا ہے

ہم تم ایک کمرے میں بند ہو اور چابی کھو جائے

تیرا کچھ کرنا پڑے گا بہت کمینا ہوتا جا رہا ہے توں سکندر کوٹ ڈالتا بولا

اچھا انکل آ رہے ہے نہ آج؟

اگر اپنی مصروفیات سے وقت ملے گا تو آ جائے گے

اور توں پلیز اُن کی باتیں کر کے میرا موڈ خراب مت کرنا

افففف راجا بابو قیامت لگ رہے ہو

دل پر چھریاں چل رہی ہے

چھچھوڑا!!!!!!

چل اب دیر ہو رہی ہے ساری لڑکیاں آ گ ئی ی ہوں گی عمر خود کو شیشے میں دیکھتا بولا

آ رہا ہوں کمینے انسان تو گاڑی میں بیٹھ

جلدی آئی یے گا ہم آپ کا انتظار کرئے گے عالم پناہ وہ ہنستا کمرے سے باہر چلا گیا

سکندر بھی شیشے میں خود کو دیکھتا اپنا موبائل اٹھاتا باہر آ گیا

تم یہاں کیا کر رہے ہو حامد تعبیر ڈرنک کا گلاس ہاتھ میں پکڑتی اُس کے قریب آئی ی

یار بس وہ پاپا کے فرریند کا ولیمہ تھا تو وہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے آئے۔

تم بتاو کیسی جا رہی ہے لائی ف نعمان کی سناو

یار اُسے تو میں کب کا چھوڑ چکی ہوں

ہمم گڈ اور پھر کون ہے وہ جسے آج کل آپ میسر ہے

وہ شوخ ہوا

تعبیر بھی اس کی بات پر ہنس دی

کوئی ی بہت خاص جو صرف تعبیر حیات کا ہے اور کسی کا نہیں

حیا مسڈر کلر کی میکسی پہنے ایک پری لگ رہی تھی

لمبے بال ایک سائی یڈ پر تھے جن کے نیچے ہلکے سے کلرل ڈالے گ ئی ے تھے

سکندر بلیک ٹو پیس میں ہنڈسم لگ رہا تھا جس کی شرٹ حیا کی میکسی سے میچ تھی

ایک لائی ٹ انہیں فوکس کر رہی تھی وہ سکندر کا ہاتھ پکڑے اُس کے چلتی اسیٹج تک آئی ی

اووو تو تم یہاں چھپی ہوں اور میں تمہیں پورے شہر میں تلاش کر رہا تھا

نظریں اُس پر گاڑے وہ آگے کا لائی ل عمل سوچ رہا تھا

حیا کو کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی ی

تو اُس نے سر اٹھا کر اُس سمت دیکھا جہاں وہ کھڑا ہاتھ میں ڈرنک کا گلاس لیے انہیں دیکھ رہا تھا

اُس نے سکندر کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کر لی

اُس نے بھی خاموشی سے اُس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ لیا

جس سے وہ پر سکون ہو گ ئی ی

کہ وہ اکیلی نہیں ہے اُس کا محافظ اُس کے ساتھ ہے

ملواؤ گے نہیں اپنی بیوی سے سکندر وہ اور حامد ایک ساتھ اسٹیج پر پہنچے

حیا ان سے ملو یہ ہے مس تعبیر میرے بزنس پارٹنر کی بیٹی

اور یہ حامد رضا میرے پاپا کے فرینڈ کا بیٹا

حیا ڈری سہمی اُس کے ساتھ کھڑی تھی

آپ سے مل کر بہت اچھا لگا مسز سکندر وہ گہری نظروں سے اُسے دیکھتا ہوا بولا

ویسے بیوی بہت خوبصورت ہے تمہاری اوکے اب ہم چلتے ہے باقی باتیں بعد میں ہو گی

وہ ایک نفرت بڑی نگاہ حیا پر ڈالتی اسٹیج سے نیچے اتری گ ئی ی

تم سکندر کو پسند کرتی ہو تعبیر وہ اسوقت ایک کلب میں بیٹھا ڈرنک کر رہے تھے

وہ میرا جنون ہے اور اُسے میں حاصل کر کے ضرور رہو گی

وہ نشہ سے مدہوش ہو کر بولی

میں تمہاری کچھ مدد کر سکتا ہوں

کیسی مدد؟

آو گھر چلے پھر بتاتا ہوں میں تمہیں

وہ اُسے پکڑتا بولا

ولیمہ کا فنکشن خیر و عافیت اپنے اختتام کو ہوا

وہ تھکے ہارے تقریبا بارہ گھر پہنچے

بی بی جان نے اُسے سکندر کے کمرے میں بٹھایا

جسے عمر نے خوبصورتی سے سجایا تھا

وہ کمر کے پیچھے تکیہ رکھ کر بیٹھ گ‍ئی

لیکن سکندر تھا کہ آنا کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

اُس نے گھڑی کی طرف دیکھا جو دو کا ہندسہ عبور کر چکی تھی

وہ بھی صبح کی تھکی تھی انکھیں بند کرتے ہی نیند اُس پر غالب آ گ‍ئی

وہ تقریبا چار بجے کمرے میں داخل ہوا وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر سو رہی تھی

ڈوپٹہ ایک طرف کو ڈھل چکا تھا۔۔۔سکندر نے ایک نظر اُس کے سراپے پر ڈالی اور فریش ہونے واشروم میں چلا گیا

آدھا گھنٹا وہ شاور کے نیچے کھڑا رہا شاید دماغ کو کچھ سکون ملے

لیکن سکون اُس کے نصیب میں کہاں

وہ بیڈ پر حیا کے قریب بیٹھ گیا اور ایک ایک کر کے اُس کی جیولری اترنے لگا

پنوں سے ڈوپٹہ آزاد کر کے سائیڈ پر رکھا اور پھر آرام سے اُس کا سر تکیہ پر رکھتا خود اُس کے ساتھ لیٹ گیا

وہ حیا کو پیار دینا چاہتا تھا مگر وہ جب بھی اُس کی طرف قدم بڑھاتا تھا منال کا عکس اُس کا مزاق اڑنے کے لیے آ جاتا تھا

جس نے اپنے دوست اور بیوی پر اتنا یقین کیا کہ اُن کے درمیان تعلق کی اُسے خبر بھی نہ ہوئی ی یہی باتیں جب اُس کے ذہین میں آتی ہے وہ حیا کو ہرٹ کر دیتا تھا

وہ اُس کے ایک ایک نقش کو دل میں اترتا انکھیں موند گیا

دونوں ایک رشتہ میں بندھ چکے تھے مگر اجنبیوں کی طرح ایک دوسرے سے بات کرتے تھے

دو ہفتوں بعد......

سن ئی یے!!!!!

وہ آفس کے لیے اُس کے کپڑے نکل رہی تھی

وہ بیڈ پر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا

ہمم بولو....

وہ آپ سے ایک آجازت لینی تھی وہ ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتی بولی

کس لیے.....

وہ کالج سے کافی چھٹیاں ہو گ ئی ی ہے میرا یہ آئی ی کام میں آخری سال ہے.

کیا میں کالج جانا اسٹارٹ کر دو وہ روانی سے بولتی اُس کا چہرا دیکھنے لگی

جہاں اس وقت کوئی ی تاثر نہیں تھا

مجھے کیا مسلہ ہو گا ویسے بھی ایک عورت کو پڑھ لکھ ہونا چاہیے

لیکن اگر تم اپنی ذمہ داریوں سے بھاگ رہی تو جان لو حیا مجھے میری ہر چیز ٹائم پر چاہیے

میرے آفس جانے کے بعد جتنا پڑھنا ہے پڑھ لینا مگر چھ بجے کے بعد تم مجھے روم میں نظر آو میرا انتظار کرتی ہوئی ی

ٹھیک ہے!!!! جب جانا ہو گا مجھے بتا دینا میں چھوڑ آو گا

وہ فریش ہونے کی غرض سے واشروم میں چلا گیا

تم اب آ رہی ہوں مسکان کب سے میں تمہارا ویٹ کر رہی ہوں

وہ مصنوعی غصہ سے بولتی رخ موڑ کر کھڑی ہو گ ئی ی

افففف سوری مکھنا بس راستہ میں ٹریفک تھا

وہ حیا کا منہ اپنی طرف کرتی محبت سے بولی

میں بھلا اپنی جان کو انتظار کروا سکتی ہوں

اچھا اب مکھن نہ لگاو تم

اتنی جلدی مجھے کیوں بلایا ؟

تمہیں ایک خوشخبری دینی وہ چہقتی بولی

او ایم جی!!! یعنی میں ماسی ماں بنے والی ہوں

بہت بہت مبارک ہو حیا اُس نے ور خنگی میں حیا کے دونوں گال چوم لیے

جو سرخ چہرا لیے اُسے گھور رہی تھی

دیکھو اگر لڑکی ہوئی ی تو اُس کا نام میں رکھو گی اور اگر لڑکا ہوا تو پھر بھی نام میں ہی رکھو گی

تم ایسا کرو جلدی سے تیار ہو جاو ہم بے بی کی شاپنگ کرتے ہے

کیوں کے آج اُن کی ماسی ماں بہت خوش ہے

اووو لڑکی بریک لگاو ایسا کچھ نہیں ہے

حیا نے پاس پڑا کُشن اُسے مارا

شروع ہو جایا کرو بس تم

اچھا پھوٹو کیا ہے وہ منہ بنا کر بولی

سکندر نے مجھے کالج جانے کی آجازت دے دی ہے

اب کل سے میں تمہارے ساتھ کالج جاو گی

حیا اُس کے گلے میں بازوں ڈالتی بولی

یار یہ تو بڑی اچھی خبر ہے

کب تک روکو گی ؟

یہی کوئی ی ایک گھنٹہ ماما پاپا نے آج کسی پارٹی پر جانا ہے اس لیے گھر جلدی چلی جاو گی

پھر وہ ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگی اور وہاں آفس میں بیٹھے سکندر کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آئی ی

حیا کو ہنستا ہوا دیکھ کر اُسے اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا

اُس کے سامنے تو وہ سریس ہو کر رہتی تھی مگر سکندر کے آفس جانے کے بعد وہ افاق اور بی بی جان سے ہنستی مسکراتی باتیں کرتی تھی

کبھی افاق کے ساتھ کھیلنا اور کبھی اپنی دوست سے فون پر باتیں کرتی تھی

اور سکندر اُسے لیپ ٹوپ پر مسکراتا دیکھ کر اپنا دن گزرتا تھا

....

عمر کوئی فائل لینے ملک وِلا آیا تھا اُس نے گاڑی پورچ میں کھڑی کی اور اندر چلا گیا

جب اُس کی نظر سڑھیاں اترتی ہوئی ایک لڑکی پر پڑی

سیٹپ کیٹنگ میں کاٹے براؤن بال کالی شفاف انکھیں اور سانوالا رنگ لیکن ایک کِشش جو دیکھنے والے پر ایک اثر چھوڑتی تھی

اور مسکراتے شرارتی ہونٹ بلیک اور پنک کلر کی شلوار قمیض پہنے اور پنک ڈوپٹہ شانوں پر پھیلے وہ حسین لڑکی عمر کے قریب آ رہی تھی

وہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھی کہ اچانک اُس کا سر کسی پتھر جیسے وجود سے ٹھکرایا

اندھے ہو کیا ؟ مسکان جو حیا سے ملنے آئی تھی.....

عمر کے ساتھ ٹکرانے سے برہمی سے بولی......

ابھی تو نظر آنا شروع ہوا ہے، پہلے اندھا ہی تھا۔۔وہ اُسے دیکھتا بولا

تھوڑے پاگل بھی لگتے ہوں علاج کی سخت ضرورت ہے تمہیں

وہ بے زاری سے بولی اور ایک سائیڈ سے جانے لگی

جب عمر پھر سے راستہ میں حائل ہوا

کون ہوں تم؟

میں ایک انسان ہوں

نام کیا ہے تمہارا؟

کیوں آپ نے نام کا اچار ڈالنا ہے

بتاو تو!!!!

"پھیکا پلوان "وہ ہنسی ضبط کرتی بولی

جبکہ عمر حیرانگی سے اُسے دیکھا رہا تھا.....

کافی مردانہ نام ہے آپ کا

بس مجھے پیدا ہوتے ہی شوق تھا ایسے ناموں کا

کافی عجیب شوق ہے آپ کے

ہاں جی کبھی غرور نہیں کیا اُس نے فرضی کالر جڑا

رہتی کہاں ہے آپ؟

جہنم میں!!!!! وہاں کا اڈریس مل سکتا ہے وہ حد درجہ مصوم بنا

نہیں اُس کے لیے آپ کا مرنا لازمی ہے اُس نے منہ بسورا

عمر نے اپنا قہقہ بڑی مشکل سے دبایا

عمر کیا ہے آپ کی؟

میری عمر

جی!!!!!!

یہی کوئی ی تین سو سال

آپ مجھے کافی خوفناک لڑکی لگتی ہے

جی اور کوئی ی مجھے اگر دیکھے لے تو میں اُس کی زندگی مشکل کر دیتی ہوں

وہ اُسے ڈرتی بولی

انٹرویو ہو گیا ہوں تو میں جا سکتی ہوں......

میرا ڈرائیور ویٹ کر رہا ہو گا

وہ اپنی کالی شفاف انکھوں پر گلاسس لگاتی بولی

وہ گاڑی میں آ بیٹھی اور پھر قہقہ لگتی ہنستی چلی گ ئی ی

کیونکہ عمر کی شکل دیکھتے اُس نے بڑی مشکل سے ہنسی روکی تھی

اور آگے بیٹھا ڈرائیور پریشانی سے اُسے دیکھنے لگا کہ بی بی جی کو کون سا دورا پڑا ہے

وہ بی بی جان کو سلام کر کے حیا کے کمرے کی طرف چل دیا

اُس نے دروازے پر دستک دی

تھوڑی دیر بعد حیا سر پر ڈوپٹہ اوڑھے باہر آئی ی

اسلام و علیکم بھابھی کیسی ہے آپ

وعلیکم اسلام!!!!

میں باکل ٹھیک .کوئی ی کام تھا آپ کو مجھے سے

جی بھابھی یہ راجا بابو نے آپ کے لیے موبائل بھیجا ہے

اور اندر اسٹڈی میں ایک بلیک کلر کی فائل ہو گی پلیز وہ لا دے

اچھا میں لے کر آتی ہو

تھوڑی دیر بعد حیا ہاتھ میں فائل پکڑے باہر آئی ی

شکریہ بھابھی

کوئی ی بات نہیں وہ مسکرا کر بولی

بھابھی ایک اور بات پوچھوں؟

جی پوچھے

وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک لڑکی گ ئی ی تھی کون تھی وہ

وہ مسکان کی بات کر رہے ہے آپ میری دوست ہے بہت اچھی

"مسکان" عمر نے زیرلب نام لیا

اوکے بھابھی اب میں چلتا ہوں پھر ملاقات ہو گی

وہ دھیمی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر لیے سڑھیاں اترتا باہر چلا گیا

یہاں کیوں بلایا ہے حامد مجھے وہ اپنا بیگ سائیڈ پر رکھتی بولی

اس وقت وہ دونوں ایک کلب میں موجود تھے جہاں بہت سے امیروں کے بگاڑے بچے اپنی زندگی خراب کرتے تھے

تعبیر وائٹ شرٹ اور ساتھ جینز پہنے بے زار سی بیٹھی تھی

تمہارے مسلہ کا حل بتانے کے لیے وہ اُس کے آگے وائن کا گلاس رکھتا بولا

کیسا حل؟

ایک پلین نے آگے تم راضی ہو تو

بولو کیا پلین

اس کے بدلہ مجھے کیا ملے گا؟

کیا چاہیے تمہیں......

تمہارے ساتھ کچھ حسین پل وہ گہری نظروں سے دیکھتا بولا

ٹھیک ہے منظور ہے مجھے بتاو

پھر جسے جسے وہ بتاتا جا رہا تھا تعبیر کے چہرے پر پراسرار مسکراہٹ پھیلتی جا رہی تھی

ٹھیک ہے میں کل ہی جاتی ہوں اُس سے ملنے

وہ وائن کا آخری گھونٹ پیتی بولی

وہ تقریبا نو بجے گھر آیا پورے گھر میں سناٹا چھایا تھا

گرے کلر کی شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے شرٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے

وہ کافی تھکا ہوا لگ رہا تھا

وہ سڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں داخل ہوا

خالی کمرا اُس کا منہ چڑھ رہا تھا اُس نے واشروم اور پھر اسٹڈی میں دیکھا مگر وہاں بھی کچھ نہیں تھا

نظریں بے تابی سے اُس کی منتظر تھی وہ ٹیرس پر دیکھنے گیا

جب وہ اُسے جھولے پر بیٹھی چاند کو دیکھتی نظر آئی

حیا!!!!! اُس نے دھیرے سے پکارا

جی آپ کب آئے؟

ابھی آیا ہوں تم پلیز ایک کپ چائے اور ساتھ مڈیسن لے آو بہت درد ہو رہی ہے سر میں

وہ اپنی پیشانی مسلتا بولا

آپ فریش ہو میں لے کر آتی ہوں

ہممممم!!!!

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوئی وہ انکھوں پر ہاتھ رکھے بیڈ پر لیٹا تھا

چائے!!!

وہ اٹھا اور میڈیسن لی پھر چائے کے دو گھونٹ پی کر لیٹ گیا

حیا نے کپ سائیڈ پر رکھا اور اُس کے قریب بیٹھ گئی

اگر زیادہ درد ہو رہا ہے تو دبا دوں

سکندر نے اثبات میں سر ہلایا اور اُس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

اس کی حرکت پر وہ دھڑکنوں کو سنمبالتی اس کا سر دبانے لگی

وہ کچھ پر سکون ہوا پھر اُس کا دوسرا ہاتھ پکڑ کے لبوں سے لگاتا انکھیں موند گیا

جبکہ حیا کی جان وہ مشکل میں ڈال چکا تھا

کچھ ہی دیر میں حیا کو اُس کی معدم سانسوں کی آواز آئی

جس کا مطلب وہ اب سو چکا تھا

حیا نے اُس کے ماتھے پر بکھر بال سائیڈ پر کیا

"کھڑوس" زیرلب بڑبڑاتی وہ اُس کے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرتی وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر اُسے دیکھنے لگی

اور باہر چاند نے مسکرا کر اُنہیں دیکھا مگر قسمت کی انکھوں میں آنسو تھے

اُس کی انکھیں دوبارہ فجر کی اذان سے کُھلی

سکندر ابھی بھی اُس کی گود میں سر رکھے سو رہا تھا

حیا نے آرام سے اُس کا سر تکیہ پر رکھا تا کہ نیند خراب نا ہو

اور خود نماز پڑھنے چلی گ ئی ی

نماز پڑھ کر وہ آئی ی اور دوبارہ سے اُس کے قریب بیٹھا کر دیکھنے لگی

جو سوتے ہوئے ایک مصوم سا بچہ لگ رہا تھا ورنہ تو ہر وقت چہرے پر غصہ ہی ہوتا ہے

برائے مہربانی اپنی نظروں کا زوایہ بدلو میں ڈسٹرب ہو رہا ہوں

وہ بند انکھوں سے بولا شاید اُس کی نظروں کی تپش تھی

جب کے حیا خجل سی ہو کر اپنی کالج کی تیاری دیکھنے لگی کیونکہ نیند تو اب آنی نہیں تھی

اُس کی انکھیں چہرے پر پڑنے والی سورج کی روشنی سے کھلی

انکھیں کھول کے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں سات بج چکے تھے

وہ بیڈ سے اٹھا اور یہاں وہاں نگاہ ڈوری مگر وہ شاید روم میں نہیں تھی

مگر اس کے کپڑے وہ نکال کر رکھ گ ئی ی تھی

وہ سر جھکتا فریش ہونے چل گیا

پندرہ منٹ بعد وہ واشروم سے نکل مگر وہ اب بھی کمرے میں موجود نہیں تھی

سکندر نے اپنی پہنی ہوئی شرٹ کی طرف دیکھا اور ایک جھٹکے سے دو بٹن کھینچ کر اتر دیے

حیا!!! کہاں برداشت تھا اُس کا یوں اگنور کرنا

جی آپ نے بلایا؟ وہ کالج کے کپڑوں میں کمرے میں داخل ہوئی

جس میں اس کی سفید رنگت کھل رہی تھی لمبے بالوں کی ہائی پونی بنائے وہ چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی

یہاں آو اور یہ میری شرٹ کے بٹن لگاو

مگر بٹن تو ٹھیک تھے صبح وہ مصومیت سے بولی

یعنی تم کہہ رہی ہو کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں وہ ایک ابرو اچکا کر بولا

نہی.... نہیں میں نے ایسا کب کہا آپ پلیز شرٹ اتر کر دے میں لگ دیتی ہوں

ایسے ہی لگاو... سکندر کو وہ کالج یونیفارم میں بہت پیاری لگ رہی تھی

مرتی کیا نا کرتی وہ سائیڈ دراز سے سوئی دھاگا لے کر اُس کے قریب آئی

اور پھر کانپتے ہاتھوں سے اُس کی شرٹ کے بٹن لگانے لگی

جبکہ سکندر اُس کے چہرے کا ایک ایک نقش حفظ کرنے لگا

ہو گیا وہ سوئی دھاگا بوکس میں رکھتی بولی

اتنی جلدی

چلے ناشتہ کر لے پھر دیر ہو جائے گی

وہ بولتی کمرے سے چلی گ‌ئ‌ی کیونکہ سکندر اُس گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

چلیے وہ اپنا بیگ اٹھاتی بولی

سکندر نے ایک نظر اُس کے سراپے کی طرف دیکھا

وہ قدم قدم چلتا اُس کے قریب آیا بی بی جان اور افاق بھی اُس کو یوں اٹھاتا ہوئے دیکھنے لگے

"یہ مت بھولو حیا تم سکندر علی کی امانت ہو" اپنے اس حُسن کو مجھ تک محدود رکھو

وہ اس کے سر پر ڈوپٹہ دیتا گھبیر لہجے میں بولا

تمہیں اس لیے کالج جانے کی اجازت نہیں دی میں نے سمجھی کہ تم اپنے حُسن کی نمائ‌ش کرتی رہو

اب جلدی آو تمہارا انتظار کر رہا ہوں میں وہ اُس کے ماتھے پر بوسا دیتا چلا گیا

پیچھے وہ کھڑی اس دھوپ چاؤں جسے اپنے سر کے تاج کے بارے میں سوچتی رہی

وہ بی بی جان سلام اور افاق کو پیار کرتی باہر آئ‌ی

جہاں وہ بیک سیٹ پر بیٹھا کوئ‌ی فائ‌ل دیکھ رہا تھا

حیا نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اُس کے ساتھ بیٹھ گ‌ئ‌ی

چلو!!!! وہ حکم دیتا دوبارہ سے اپنا کام کرنے لگا اور حیا اُس کی اس قدر سرد مہری پر آنسو پیتی باہر دیکھنے لگی

وہ جاگنگ کرنے آیا تھا جب اُسے سکندر کا میسج آیا

جو اُس سے خان انڈسٹریل کے بارے میں پوچھا رہا تھا

جب اچانک کوئی ی بہت زرو سے اُس سے ٹکرایا

جس سے بچارے کا موبائل زمین بوس ہو گیا

پلیز مجھے بچاو میرے پیچھے وہ لگے ہے وہ اُس کی پشت پر چھپتی بولی

مس پھیکا پلوان صاحبہ آپ نے کیا ہمیشہ مجھ سے ٹکرانے کا ٹھیکہ لیے ہے

وہ جھکا اور موبائل اٹھایا جس کی سکرین ٹوٹ چکی تھی

اب آپ یوں فارغ ہو کر ہر جگہ گُھے گے تو اس میں میرا کیا قصور

ہائے میرا پیارا موبائل دو دن مجھے بخار رہنا ہے اب

اتنی مشکل سے سکندر سے چھینا تھا وہ اُسے کسی بچے کی طرح سینے سے لگتا بولا

یہ کچھ زیادہ نہیں ہو رہا وہ بے زاری سے اُس کی ایکٹنگ دیکھتی بولی

ایسی کون سی آفات پڑی ہے آپ کے پیچھے اُسے اپنے موبائل کا دکھ کم نہیں ہو رہا تھا

وہ میرے پیچھے کتا لگا ہے

کیا!!!!!! پھر بھاگو جلدی وہ اُس کا ہاتھ پکڑتا پارک سے باہر بھاگا.

مگر کیوں پڑا ہے کتا؟

وہ میں نے اُسے چِڑا تھا

تمہیں کوئی ی انسان نہیں ملا جو تم کتوں کو چِڑے رہی ہو

وہ گاڑی کے قریب پہنچ کر اپنی سانس بحال کرنے لگا

وہ مجھے بڑا کیوٹ لگ رہا تھا میں نے تو بس پیار کیا

انسان تو کبھی کیوٹ نہیں لگے وہ منہ میں بڑبڑایا

جسے مسکان نے سن لیا اور مسکراتی ہوئی ی گاڑی میں جا بیٹھی

اڈریس بتاؤ گھر کا وہ کار ڈرائیور کرتا بولا

مسکان نے اڈریس بتایا اور باہر دیکھنے لگی جبکہ عمر اُسے دیکھنے لگا

اوکے اللہ حافظ

اللہ حافظ مسکان عُرف پھیکا پلوان صاحبہ

وہ اُس کے چہرے پر ایک مسکراتی نگاہ ڈالتا گاڑی ریورس لے گیا

جب کے وہ کتنی دیر اُس کی ہنستی انکھوں میں کھوئی ی رہی

وہ آفس میں بیٹھے تھے عمر مسلسل کسی بات پر مسکرائی ی جا رہا تھا

جبکہ سکندر کل سے اُس کی حرکتیں نوٹ کر رہا تھا

مجھے تجھ پر گہرا شک ہو رہا ہے وہ پین کو انگلی میں گھومتا بولا

یہ جو توں کل سے کھویا کھویا ہے کیا چکر چل رہا ہے جلدی بتا

ابے کچھ نہیں کمینے انسان بس کام کی وجہ سے وہ صوفے پر بیٹھا بولا

ہمم اچھا یعنی توں خان انڈسٹریل کے شمش خان کو خیالوں میں اپنی محبوبہ تصور کر کے مسکرا رہا ہے

توبہ توبہ کیا باتیں کر رہا ہے توں اُس نے کُشن سکندر کو مارا جس کو اُس نے بڑی مہارت سے کیچ کیا

خود ہی توں نے کہا ہے ابھی اُس نے مسکراہٹ دبائی ی

عمر نے لمبے چوڑے شمش خان کو اپنی محبوبہ کے روپ میں دیکھ کر جھرجھری لی

یار کچھ نہیں ویسے ہی بس

شکل تو کچھ اور بتا رہی ہے تیری

اچھا کیا بتا رہی ہے میری شکل تجھے

تجھے کسی سے زبردست والا پیار ہو گیا ہے اور آج تیری اُس سے ملاقات ہوئی ی

چل جلدی بتا نام کیا ہے اُس کا

سکندر نے پانی پینے کے لیے گلاس ہونٹوں سے لگایا

پھیکا پلوان!!!!! وہ آرام سے مسکراتے بولا

جبکہ کے سکندر کو پھندا لگا

آرام یار کیا ہو گیا ہے

یہ توں کس قسم کی لڑکی سے پیار کر لیا کیمنے

ہاہاہاہا اُس کا نام مسکان ہے حیا بھابھی کی دوست

اچھا وہ لڑکی اچھی ہے بلکہ تیرے جیسی ہے اچھی رہے گی دونوں کی جوڑی

پھر بھابھی سے بات کر نا میرے بارے میں

اچھا کرو گا اب زرا اپنی خیالی دنیا سے باہر نکل کر کوئی ی کام کر لو گے تم

وہ سنجیدہ ہوا.....

اچھا جی ولن وہ منہ میں بڑبڑایا

وہ کالج سے ڈرائیور کے ساتھ گھر آئی ی جب اُسے لاونج میں ہی بی بی جان نظر آئی ی

جو کوئی ی بک پڑھ رہی تھی

اسلام و علیکم بی بی جان وہ اُن کے گلے لگتی بولی

وعلیکم اسلام آ گ ئی ی میری بیٹی کیسا رہا آج کا دن

بور کیونکہ کے مسکان نہیں آئی ی تھی

چلو کوئی ی بات نہیں تم جاو فریش ہو جاو

اور افاق کو بھی دیکھ لینا میں ملازمہ سے کہہ کر کھانا لگتی ہوں

اوکے وہ اپنا بیگ اٹھاتی اوپر چلی گ ئی ی روم میں آ کر اُس نے واڈروب سے کپڑے نکلے اور واشروم میں گُھس گ ئی ی

دس منٹ بعد وہ فریش سی پنک کلر کے سوٹ پہن کر باہر آئی ی

بالوں کو سلجھ کر اُس نے سلیقہ سے ڈوپٹہ لیا

اب اُس کا رخ افاق کے کمرے کی طرف تھا

وہ افاق کے کمرے میں داخل ہوئی ی جہاں دن کے وقت بھی اندھیرا تھا

اُس نے دبیز پردوں کو سائیڈ پر کیا جس سے پورا کمرا روشن ہوا

وہ اُس بیڈ کے پاس نیچھے بیٹھا نظر آیا

افاق کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھے ہو

کچھ نہیں آپ کب آئی ی وہ خود کو نارمل کرتا مسکرا کر بولا

میں ابھی آئی ی ہوں اور آج تمہیں میری قسم ہے بتاو کیا پروبلم ہے

افاق نے تڑپ کر اُسے دیکھا

اور گلے لگتا رونے لگا

بھابھی میری ماما طوائ‌ف تھی وہ مجھے مارنے کے لیے سڑک پر کوڑے میں پھینک آئ‌ی

میرا باپ مجھے اپنا نام نہیں دینا چاہتا تھا کتنا بد نصیب ہوں میں

وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دیا اُس دن سکندر اور بی بی جان کی باتیں سن کر اُس کے دل میں جو غبار بڑھا تھا

وہ حیا کے گلے لگ کر نکل رہا تھا

ششش بس چپ یہ لو پانی پیو اُس نے پانی کا گلاس اُسے پکڑیا

وہ آج اپنی عمر سے بڑی باتیں کر رہا تھا

یتیمی چھوٹی عمر میں ہی بچوں کو بڑا کر کے اُن سے مصومیت چھین لیتی ہے

چلو اپنا منہ دھو کر آو پھر نیچے چلتے ہے

تھوڑی دیر بعد وہ اپنا منہ دھو کر آیا

تمہیں پتہ ہے افاق میرے پاپا بھی مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گ‌ئ‌ے تھے

پھر ہم اپنی مامی کے رحم و کرم پر آگ‌ئ‌ے

وہ اُس کے بال بناتی بولی

وہ مجھے روز مارتی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر

میں بھی کبھی مایوس ہو جاتی تھی لیکن میری ماما مجھے سے کہا کرتی تھی

کہ اللہ سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے اگر وہ ہم سے ایک خاص چیز چھین لیتا ہے تو اُس کے بدلہ میں دو خاص چیزیں عطا کرتا ہے

وہ ہمارا کبھی برا سوچ ہی نہیں سکتا کیوں کہ وہ ہمیں ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے

اس لیے میری جان کبھی بھی خود کو بدنصیب نہ کہوں کیوں کے ہمارا نصیب ہمارے اللہ نے لکھا ہوتا ہے

چلو اب آو نیچے کھانا کھائے

وہ مسکراتا ہوا اُس کے ساتھ نیچے آیا اور پھر دونوں نے ساتھ کھانا کھایا

شام کا وقت تھا آسمان پر کالے بادلوں کا ڈھیرا تھا

وہ وڈاروب سے اپنی کوئی ی چیز تلاش کر رہی تھی

جب اُس کی نظر ایک لُاکر پر پڑی جو کھولا ہوا تھا

تجس کے ہاتھوں مجبور ہو کر اُس نے موجود چیزیں دیکھنا شروع کر دی

بہت سے گفٹ اور دوسری بہت سی چیزیں

یہ کس کی چیزیں ہے وہ مسکراتی ہوئی ی انہیں باہر نکلنے لگی

وہ ان میں اتنا کھوئی ی تھی کے سکندر کے آنے کا بھی پتہ نہیں چلا اُسے

جو سرخ انگارہ انکھوں سے تمام چیزوں کو دیکھ رہا تھا

(یہ کیا تم تھرڈ کلاس عشقوں کی طرح فضول چیزیں لے آتے ہوں)

اُسے لگا چاروں طرف منال کی آوازیں گونج رہی ہے جو اُس کے گفٹس کا مزاق اڑا رہی ہے

باہر بارش اپنا زور پکڑنے لگی تھی

وہ ایک جست سے حیا کے قریب پہنچا

کس کی اجازت سے تم نے یہ چیزیں نکلی ؟وہ اُس کے بال پکڑتا غرایا

حیا اُس کی حد سے زیادہ سرخ انکھیں دیکھ کر ڈر گ ئی ی

کیوں تم میری پرسنل چیزیں چیک کر رہی تھی.... بالوں پر گرفت مضبوط ہوئی ی

سک...سکندر مجھے درد ہو رہا ہے پلیز چھوڑے

ان سب چیزوں کو دیکھ کر مجھے بھی تو درد ہوا ہے اُس کا کیا

می...میں سب رکھ دیتی ہوں پلیز مجھے معاف کر دے

تم کیوں مجھے سکون سے نہیں رہنے دیتی مسلہ کیا ہے تمہارا

جب سے زندگی میں آئی ی ہوں جینا مشکل کیا ہے

اتنی آسانی سے میں تمہیں معاف نہیں کرو گا تمہاری غلطی کی سزا تمہیں ضرور ملے گی

اُس نے ایک جھٹکے سے حیا کے بال چھوڑے جس سے وہ بیڈ پر اوند منہ جا گری

اُس نے حیا کا ہاتھ پکڑا اور گھسیٹتے ہوے وہ باہر ٹیرس پر آیا جہاں بارش ہو رہی تھی

تمہاری یہی سزا ہے کہ تم ساری رات یہی رہو گی

پلیز سکندر ایم سوری پرومس آئی ندہ سے نہیں کرو گی مجھے بہت ڈر لگتا ہے اندھیرے سے پلیز آپ کو اللہ کا واسطہ

وہ اُس کے پیروں میں گر گ ئی ی

یہ تمہیں پہلے سوچنا چاہیے تھا وہ اُس سے اپنے پیر چھڑواتا اندر آ گیا

ڈرائی سنگ ٹیبل پر اُس نے بہت سے ڈیکوریشن پس دیکھے

جینے دیکھ کر غصہ کا ایک اُبل اُس کے اندر اٹھا

جاو!!!!! نفرت ہے مجھے تم سے شدید نفرت زندگی سے چلی گ ئی ی ہو تو میرے دل دماغ سب سے چلی جاو .....

وہ شدید کرب سے گزر رہا تھا

اُس نے ایک جھٹکے سے ساری چیزیں ہاتھ مار کر گرا دی

اُس کا اپنا ہاتھ بھی شدید زخمی ہو گیا تھا مگر یہاں پروا کیسے تھی

وہ وہی زمین پر بیٹھا چلا گیا انکھوں سے آنسو بہنے کو بی تاب تھے

پتہ نہیں اُسے زیادہ دکھ حیا کو سزا دینا کا ہو رہا تھا یا منال کی چیزیں دیکھنے کا

پلیز سکندر کھولے ایم سوری وہ مسلسل گلاس ڈور بجا رہی تھی

مگر اندر بیٹھا شخص پتھر کا دل رکھتا تھا

مجھے ڈر لگتا ہے پلیززززز

جبکہ کہ وہ اندر اپنا ٹوٹا بکھرا وجود لے کر بیٹھا تھا

بجلی کے کڑکنے سے وہ کوئی ی جگہ تلاش کرنے لگی جہاں وہ خود کو چھپا لے

پلیز اللہ جی مدد اُس کے منہ سے الفاظ نکلے اور پھر وہ بے ہوش ہو کر گر گ ئی ی

باہر بارش اپنے زور پر جاری تھی وہ زمین پر بیٹھا اپنے وجود کو سمیٹنے کی کوشش کر رہا تھا

جب اُس حیا کا خیال آیا کیونکہ باہر سے اب اُس کی آواز آنا بند ہو چکی تھی

وہ تیزی سے ٹیرس کی طرف لپکا گلاس ڈور سائیڈ کر کے وہ اُس تک پہنچا جو زمین پر گری تھی

بارش اتنی زیادہ تھی کے وہ کچھ ہی لمحوں میں مکمل بھیگ چکا تھا

افففف یہ مجھے سے کیا ہو گیا میں کیوں ایک مصوم کو سزا دے دیتا ہوں

وہ خود کو ملامت کرتا اُسے گود میں اٹھا کر بیڈروم میں آیا

بارش میں رہنے سے حیا کے ہونٹ نیلے جبکہ کے چہرا بلکل سفید ہو چکا تھا

جسے اُس میں خون موجود نہیں

سکندر نے اُسے بیڈ پر لیٹایا اور پھر اس کے کپڑے لینے وڈاروب کی طرف گیا

اب میں کیسے چینج کرو اُس نے سوچا؟ بیوی ہے تمہاری حق ہے اُس پر تمہارا

اُس کے دل سے آواز آئی ی

لائیٹ بند کر کے اُس نے حیا کے کپڑے چینج کیے

پھر ہیٹر اون کر کے اُس کے اوپر بلینکٹ دیا

اُس کے پاس بیٹھ کر ہاتھوں اور پیروں کی مالش کرنے لگا

حیا انکھیں کھولو تھوڑی دیر بعد اُس کا چہرا تھپتھایا

مگر اُس میں کوئی ی حرکت نہیں ہوئی ی

سکندر نے اپنا والا بھی بلینکٹ اُس پر دے دیا

تقریبا دو گھنٹے بعد اُس نے مندی مندی انکھیں کھولی

تو خود کو اپنے بیڈروم میں پایا

شکر ہے تمہیں ہوش تو آیا وہ اُس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا

جب حیا نے اپنا چہرا دوسری طرف موڑ لیا

میں آرام کرنا چاہتی ہوں وہ معدم آواز میں بولی اور انکھیں موند لی

سکندر اس کے منہ موڑنے پر اٹھ کر اسٹڈی میں چلا گیا

صبح اُس کی انکھیں کھٹ پھٹ کی آواز سے کھلی

اُس نے گھڑی کی طرف دیکھ جو دس بجا رہی تھی

ایک جھٹکے سے وہ اٹھ کر بیٹھ گ‍ئی افف میں اتنا سو گ‍ئی

کالج بھی جانا تھا مجھے وہ بڑبڑاتی اپنے بالوں کو کیچر میں قید کیا

لیٹی رہو!!!!

وہ حکم دیتا پھر سے اپنی ٹائی کی ناٹ ٹھیک کرنا لگا

حیا اُس کی بات کی پرواہ کیے بغیر اٹھا کر واشروم میں چلی گ‍ئی

دس منٹ بعد وہ نکلی اور اُسے اگنور کرتی شیشے کے آگے کھڑی اپنے بال بنانے لگی

سکندر نے ایک جھٹکے سے اُس کا رخ اپنی طرف موڑا

یہ جو تم نخرے دیکھا کر میری توجہ حاصل کرنا چاہتی ہو

وہ تو تمہیں کبھی نہیں ملے گی

میں تمہارا کوئی عاشق یا دیوانہ نہیں جو تمہاری ناراضگی سے میری جان پر بن آئے گی

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا

کیونکہ سکندر علی کے پاس دل نہیں پتھر ہے اور پتھر میں کبھی محبت کا پھول نہیں کھل سکتا سمجھی۔

اگر محبت نہیں تھی تو مر جانے دیا ہوتا مجھے رات کو کیوں اندر لائے۔

باقی باتیں میں آفس سے آ کر کرو گا

اپنی شکل ٹھیک کرو آج میں نے پروجیٹ ملنے کی خوشی میں ایک پارٹی رکھی ہے

اور مجھے مسز سکندر ہنستی مسکراتی دیکھنی چاہیے

وہ اُس کا گال سہلاتا بولا

حیا نے ایک شکوہ سی نظر اُس پر ڈالی اور اپنا ہاتھ چھڑاتی اُس سے دور ہوئی ی

ایسی نظروں سے دیکھ کر مجھے شرمندہ کرنے کی ضرورت نہیں

کل جو سزا میں نے تمہیں دی وہ تمہاری ہی غلطی تھی

کیا میں پوچھنے کا حق رکھتی ہوں کہ وہ کس کی چیزیں تھی؟

وہ دھیمی آواز میں بولی

نہیں میں یہ حق میں کسی کو نہیں دیا

ٹھیک ہے نہیں پوچھتی مگر ماضی کو بھولا دینا چاہیے سکندر

کیونکہ یہ ایسا زہریلا سانپ جو وقفہ وقفہ سے انسان کو اندر ہی اندر ڈستا رہتا ہے

آپ خود بھی تکلیف میں رہتے ہے اور مجھے بھی پل پل تکلیف دیتے ہے

اگر آپ مجھ سے شئیر کریں گے تو آپ کی گھٹن اور وحشت کم ہو گی

میرا خیال ہے مجھے آفس سے دیر ہو رہی ہے تمہارا ڈریس میں ڈرائیور کے ہاتھ بھیجوا دو گا

ایک نظر اُسے دیکھتا اپنا والٹ اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا

یا خدا مجھے ہمت اور صبر دے وہ آنسو پیتی بڑبڑائی ی

وہ اپنے گلاسس لگتی باہر نکلی جب اُسے عمر کھڑا نظر آیا

رائل بیلو شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے دائیں بازو پر کوٹ کو سلیقہ سے رکھے وہ اُس کے انتظار میں کھڑا تھا

میں نے آپ کو گھر کا راستہ اس لیے نہیں دیکھایا کہ آپ گھنٹوں میرے انتظار میں یہاں کھڑے رہے

عمر کے ہونٹوں پر تبسم بکھرا

وہ میں نے سوچا پھر آپ کو کوئی کیوٹ سا کتا نظر آ جائے آپ اُسے چھڑے گی

وہ آپ کے پیچھے پڑے گا پھر مجھے سے ٹکرا کر مدد مانگے گی

اس لیے میں پہلے ہی حاضر ہو گیا وہ شوخ ہوا

مسکان اس کے انداز پر ہنس دی

ہنستی ہوئی بہت خوبصورت لگتی ہے آپ ایسے ہی سدا مسکراتی رہے

وہ گہری نظر سے اُسے دیکھتا بولا

جبکہ وہ کنفوز ہو کر نظریں جھکا گئی

چلے آپ کو دیر ہو رہی ہو گی کالج سے

ہممم چلے .....

ویسے آئی کام کر رہی ہے بلینس شیٹ بنانی آتی ہے یا نقل مار کر پاس ہوتی ہے

وہ روڈ پر نظریں جماتا کار ڈرائیو کر رہا تھا

آپ نے مجھے اپنے جسے سمجھا ہے میں اور حیا ٹوپ کرتے ہے

اور بلینس شیٹ تو اتنی اچھی آتی ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے

وہ تو میری بھابھی ہے ہی لائق مگر آپ ٹوپ کریں یہ بات کچھ ہضم نہیں ہو رہی

وہ اُسے چھڑاتا بولا

مسٹر عمر آپ کا ارداہ میرے ہاتھوں سے قتل ہونے کا لگ رہا ہے

ہم تو پہلی ملاقات میں ہی گھائل ہو گئے تھے بڑا میٹھا زخم دیا ہے آپ نے

دل ہلکا ہلکا درد رہتا ہے آج کل

لگتا ہے شاعری شوق سے پڑھتے ہے آپ

پہلے نہیں مگر اب پڑھتا ہوں

اوکے باقی باتیں پھر ہو گی میرا کالج آگیا وہ اپنا بیگ اٹھاتی بولی

آج ایک پارٹی رکھی ہے سکندر کو پروجیٹ ملنے کی خوشی میں

تو کیا آپ اس ناچیز کے ساتھ پارٹی میں جانا پسند کرئے گی وہ محبت سے بولا

آپ کا انتظار رہے گا اتنا کہتی وہ گاڑی سے نکلی اور اندر چلی گئی

افففف شام کب ہو گی!!!! گاڑی ریورس کرتا وہ اپنے آفس کی طرف چل دیا

آج پارٹی میں ہم اپنا کام سر انجام دے گے

بس تم نے کسی طرح اُسے کمرے میں لانا ہے

باقی کا کام مجھے پر چھوڑ دو

وہ سگریٹ اپنے ہونٹوں میں دباتا خباست سے بولا

یعنی آج پارٹی میں بہت مزا آنے والا ہے

یہ تو ہے بے بی بس میرا انعام زبردست سا تیار رکھنا

یہ میرا پرومس ہے ایسا ان‌عام تم نے کبھی نہیں دیکھا ہو گا

کہو تو ایک جھلک دیکھا دو

کہتے ساتھ وہ اُس کے قریب ہوئی‌ی ایک نازک سا لمحہ دونوں کے درمیان آ گیا تھا

باقی کام ہونے کے بعد وہ اُس کے گال چھوتی روم سے نکلتی چلی گ‌ئی‌ی

پانچ بجے کے قریب بیوٹیشن اُسے تیار کرنے آ گ‌ئی‌ی تھی

گرے کلر ساڑی جس پر بہت خوبصورتی سے کام ہوا تھا وہ سادگی میں بھی بڑی خوبصورت لگ رہی تھی

واؤ میم یو لُکنگ سو بوٹیوفل وہ تعریف کیے بنا نہ رہے سکی

تھنک یو....

اُس نے حیا کا ہلکا سا پارٹی میک اپ کیا اور بالوں کو پیچھے کھلا چھوڑ دیا

پلیز آپ انہیں بندھا دے

بٹ میم سر نے کہا تھا کہ آپ کے بال بندھنے نہیں ہے

اوکے ٹھیک ہے اُس نے ایک نظر خود کو آئ‌ینہ میں دیکھا

بی بی جان افاق کے ساتھ اپنے کسی رشتہ دار گھر گ‌ئی‌ی تھی

سب لائ‌ٹس چیک کر کے وہ مین ڈور بند کر کے گاڑی میں بیٹھ گ‌ئی‌ی

جسے سکندر نے اُس کے لیے بھیجا تھا

تقریبا آدھے گھنٹے بعد گاڑی کے خوبصورت ہوٹل کے سامنے روکی

سکندر اُسے باہر ہی کھڑا نظر آیا اُس نے گاڑی کا دروازہ کھولا

اور ہاتھ پکڑ کے حیا کو باہر نکلا بہت سے میڈیا والے اُن کی تصویریں لے رہے تھے

وہ خاموشی سے سکندر کے ساتھ قدم سے قدم ملاتی چل رہی تھی

جسے ہی انہیں نے ہال میں قدم رکھا سب طرف سکوت چا گیا

دونوں ساتھ کھڑے بہت پیارے لگ رہے تھے

تعبیر نے ایک نفرت بڑی نگاہ حیا کے وجود پر ڈالی

لیڈیز اینڈ جنٹل مین میٹ مائی وائف حیا سکندر علی

جس سے قدم میری زندگی میں پڑتے ہی مجھے اتنا بڑا پروجیٹ ملا

پورا حال تالیوں سے گونج اٹھا۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو سب سے زیادہ تمہاری جھیل سے سبز انکھیں

وہ سرگوشی کرتا پیچھے ہوا

وہ کب سے باہر کھڑا اُس کا انتظار کر رہا تھا مگر وہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

اُسے انتظار سے کوفت ہونے لگی تھی کہتے ہے نا انتظار موت سے بھی زیادہ برا ہوتا ہے

بس یہی حال ہمارے عمر کا بھی تھا

تھوڑی دیر بعد وہ آتی دیکھائی دی وائٹ شوٹ فراک اور ساتھ میچنگ چوری پاجامہ

انکھوں پر لائنر اور ہلکی سی پنک لپسٹک لگائے۔

وہ عمر کے ہوش اڑا رہی تھی

ایم سو سوری مجھے زرا دیر ہو گ ئی ی وہ اپنا ڈوپٹہ سنبھالتی گاڑی میں جا بیٹھی

جبکہ کے عمر اب بھی پتھر بنا کھڑا تھا

مسکان نے ایک نظر اُسے دیکھا پھر گاڑی سے باہر نکل کر اُس کا بازو ہلایا

جس سے اُسے ہوش آیا

چلے مسٹر دیر ہو رہی ہے

ہا..ہاں چلو ویسے آج بہت پیاری لگ رہی ہے

اچھا تھنک یو مگر آپ بکل ایک جوکر لگ رہے ہے وہ شررات سے بولی

عمر ہنس دیا اور وہ باقی راستہ کبھی لڑتے اور کبھی باتیں کرنے لگتے

حیا مسکان کے ساتھ کھڑی تھی جب اُسے شدت سے پیاس کا احساس ہوا

اُس نے یہاں وہاں نگاہ ڈورای مگر سکندر اُسے کہی نظر نہ آیا

مسکان میں دو منٹ میں آتی ہوں اوکے

ٹھیک ہے مکھنا جلدی آنا

وہ دوبارہ سے میسج پر عمر سے بات کرنے لگی

ویٹر ادھر او وہ جوس کا گلاس جو حیا کے لیے لے کر جا رہا تھا

تعبیر نے اُسے اپنے پاس بلایا

یہ لو پیسے اور کسی کو کچھ مت بتانا وہ بھی پانچ ہزار کا نوٹ دے کر خاموش ہو گیا

تعبیر نے الکوحل اُس کے جوس میں ملا دیا

جاو اور اُس میڈم کو دے کر آو

حیا نے دو گھونٹ لیے تو اُسے ٹیسٹ کچھ اجیبی سا لگا

مگر وہ کچھ نہ بولی اور جوس ختم کر کے گلاس ویٹر کو دیا

اچانک اُسے انکھوں کے سامنے اندھیرا آنے لگا

جب تعبیر اُس کے پاس پہنچی اور اُس سہارا دیا

لگتا ہے تمہاری طیبعت خراب ہے میں تمہیں روم میں لے جاتی ہوں

مگر میں نہیں جاو گی وہ مدہوشی میں بولی

دیکھو مجھے سکندر نے کہا ہے چلو اب وہ دونوں قد خاموش کونے میں کھڑی تھیں

وہ اُسے روم میں لے آئی جہاں پہلے سے حامد موجود تھا

یہ لو میں تو اپنا کام کر دیا اب تمہاری باری وہ ایک انکھیں دباتی بولی

اور روم سے چلی گ ئ ی اب اُس کا کام سکندر تک یہ خبر پہچانا تھا

افففففف بے بی بڑا انتظار کروایا ہے تم نے وہ اُس کے سراپے پر خباست بڑی نگاہ ڈالتا بولا

سکند.... سکندر میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں

مگر آپ بہت برے ہے وہ نشے میں بول رہی تھی

سکندر جب حیا کو لینے آیا اُسے کسی سے ملوانا تھا مگر وہ وہاں نہیں تھی

اُس نے مسکان سے پوچھا تو اُس نے کہا وہ پانی پینے گ ئ ی ہے

وہ اُسے ڈھونڈتا کمروں کی طرف آیا جہاں اُسے حیا کی آواز آئی ی

سکندر کے قدم وہی جم گ ئ ے کیوں کے اُس کے ساتھ کوئ ی اور بھی تھا

وہ تیزی سے کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا

دل میں وہ منظر نہ دوہرانے کی دعا کر رہا تھا

حیا حامد کے گلے میں بازو ڈالے اُس کے بلکل قریب کھڑی تھی

سکندر نے جھٹکے سے اُسے دور کیا اور ایک تھپڑ اُس کے نازک رخسار پر مارا جس سے اُس کا نشہ پل میں ختم ہوا

تیری ہمت کیسے ہوئ ی میری بیوی کو ہاتھ لگانے کی کمینے انسان وہ لاتوں اور گھونسوں سے اُس کی تواضوں کر رہا تھا

حیا منہ پر ہاتھ رکھے سکندر کا جنونی روپ دیکھ رہی تھی

تیری بیوی نے خود مجھے بلایا تھا مجھے پسند کرتے ہے ہم ایک دوسرے کو

سکندر کا ہاتھ ہوا میں ہی روک گیا وہ بے یقینی سے حیا کو دیکھنے لگا

سکندر پلیز میری بات سنے یہ جھوٹ بول رہا ہے

میرا اس سے کوئ ی تعلق نہیں

وہ اُس کا چہرا اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر بولی

جبکہ سکندر تو جسے برف کا ہو چکا تھا

حیا کا کسی اور کی باہوں میں ہونا کہا برداشت کر سکتا تھا

اُس نے ایک جھٹکے سے اُسے خود سے دور کیا

جس سے وہ صوفے پر جا گری.. حامد چہرے پر شیطنی مسکراہٹ لیے کھڑا تھا

تم بھی اُس جیسی نکلی اپنے حُسن کے جال میں پھنس کر ہم دونوں کو پاگل کرتی رہی

ابھی تو اس کے ساتھ ہو اور پتہ نہیں کون کون ہو گا

اپنے الفاظ سے وہ اُس کے دل کو چھلنی کر چکا تھا

کیوں کیوں کیا تم نے ایسا کیا کمی تھی مجھے میں

کب سے چل رہا ہے یہ کیوں دھوکہ دے رہی تھی مجھے

وہ اُسے جھنجھوڑتا دیوار کے ساتھ لگا گیا

اپنے شوہر کے ہوتے ہوئے کسی غیر مرد سے رشتہ بناتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آئی ی بولو

کیوں کیوں اُس نے زور سے دیوار پر مُکا مارا

جس سے اُس کے اپنے ہاتھ سے بھی خون نکلنے لگا

سکند....سکندر آپ کو چوٹ لگ گ ئی ی وہ اُس کا ہاتھ پکڑنے لگی

ہاتھ مت لگانا مجھے اپنا غلیظ وجود دور کرو مجھے سے

وہ جنونی ہو رہا تھا اُس کا دنیا تہس نہس کرنے کا دل کر رہا تھا

جب کے وہ خود کو پل پل موت کے قریب دیکھ رہی تھی

عورت سب کچھ برداشت کر سکتی لیکن اپنے پاک دامن پر تہمت برداشت نہیں کر سکتی

بس سکندر صاحب بہت کر لی آپ نے میری تذلیل.

میں آپ کو وضاحت نہیں دو گی مگر جب آپ کو سچا پتہ لگے گا بہت پچھتاۓ گے آپ

وہ اپنی ساڑی کو سنبھالتی کمرے سے نکلتی چلی گ ئی ی

مسکان اور عمر اُسے آوزیں دیتے رہے مگر وہ کسی کی بھی سنے بغیر ہوٹل سے نکل گ ئی ی

تھنک یو یار تم نے میرا کام اتنی آسانی کر دیا وہ اُس کے گلے لگتی اُس کے گال کو چھوا

میرے اور سکندر کے بیچ کے کانٹے کو تم نے باہر نکل دیا وہ چہک کر بولی

ویسے بڑا آسان تھا اُسے دھوکا دینا

"مگر یار کیمنے نے مارا بہت زیادہ ہے مجھے" ابھی بھی منہ درد کر رہا ہے

وہ اپنے پھٹے ہوئے ہونٹ پر انگلی پھیرتا بولا

میرے ساتھ جب وقت گزروں گے تو سارے درد بھول جاو گے

بس میں ہی تمہیں یاد رہو گی جان اور میری قربت وہ مخمور لہجے میں بولی

اور دھیرے دھیرے وہ ایک دوسرے کے قریب ہونے لگے

جبکہ باہر کھڑے سکندر کا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا مشکل ہو گیا

وہ جو حامد سے دوبارہ پوچھنے والا تھا کہ وہ کیسے جانتا ہے حیا کو

اس انکشاف نے اُس کی دنیا ہلا دی

جب آپ کو سچ کا پتہ لگے گا تو بہت پچھتائے گے

حیا کی آواز اُس کے گرد گونجی

وہ مرے مرے قدموں سے واپس چلا گیا

کیونکہ اندر جا کر وہ اب مذید تماشا نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ سڑک کے کنارے چلتی جا رہی تھی کتنی بے دردی سے اُس پتھر کے صنم نے مصوم دل توڑا

امی آپ ہی مجھے چھوڑ کر نہ جاتی کون ہے میرا اب اس دنیا میں وہ سوچو میں گری تھی جب وہ کسی سے ٹکرائی ی

بہن آپ ٹھیک ہے؟ ایک بائیس سال کی خاتون جس کے ساتھ ایک دس گیارہ سال کی بچی تھی

شاید کہی سے خریداری کر کے آ رہی تھی اُس نے پوچھا

حیا کچھ نہ بولی بس خاموشی سے اُس کا چہرا تکنے لگی

آپ اتنی رات کو اس سنسان سڑک پر کیا کر رہی ہے

می...میں کیا کر رہی ہو یہاں وہ غائب دماغی سے بولی

مجھے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی

یہاں سے کچھ فاصلہ پر ہی میرا گھر ہے آپ چلے میرے ساتھ

میرا شوہر ایک پولیس والا ہے ایک حادثہ میں اُن کی دونوں ٹانگیں ضائع ہو گئی اس وجہ سے وہ اب چل نہیں سکتے

میں ایک گورنمنٹ سکول میں ٹیچر ہوں

اُس نے اپنا تعارف کرایا

آپ اس حال میں یہاں کیسے آئی ی وہ اُس کے بکھرے بال اور مٹے ہوئے میک اپ کو دیتی بولی

شوہر نے گھر سے نکل دیا اس دنیا میں میرا کوئی نہیں وہ پھر سے رو دی

آپ روئے نہیں آج سے میں آپ کی دوست آپ میرے گھر آرام سے رہا سکتی ہے

اور آپ کا شوہر ایک دن آپ کو تلاش کرتا ضرور آئے گا

وہ اُسے اپنے گھر لے آئی ی آپ بیٹھے میں اپنے شوہر کو لے کر آتی ہوں

حیا کو وہ باہر چھوٹے سے لاونج میں بیٹھا کر خود وہ اندر چلی گ ئی ی

حیا نے گھر کو ایک نظر دیکھا دو منزل کا مکان جسے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا

تھوڑی دیر بعد وہ ایک خوش شکل آدمی کو ویل چی ئی ر پر لے کر باہر آئی ی

اسلام و علیکم اُس نے سلام کیا

وعلیکم اسلام بہن آپ گُل کی دوست ہے وہ خوش دلی سے بولے

حیا نے ایک نظر گُل کو دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلایا

سن کر بہت برا لگا کہ آپ کا اب اس دنیا میں کوئی ی نہیں

آپ مجھے اپنا بھائی ی سمجھے یہاں آپ کو کسی چیز کی کمی نہیں ہو گی

یہ میرا ایک بہن سے وعدہ ہے

آپ آرام سے رہے یہاں تھوڑے دنوں میں ہم لاہور جا رہے ہے آپ بھی ہمارے ساتھ چلیے گا

حیا کے ہونٹوں پر ایک زخمی سی مسکراہٹ آئی ی

جی ضرور وہ معدم سا بولی

آپ وہ سامنے والے کمرے میں چلی جائے میں کوئی ی کپڑے لے کر آتی ہوں

معشل بیٹا جاو آنی کو لے کر روم میں

آئے آنی میں آپ کو اپنی کلر بُک دیکھاتی ہوں

حیا کو وہ نیلی انکھوں والی بچی بہت پیاری لگی

واؤ آنی اب آپ میرے ساتھ سوئے گی ہم ڈھیر ساری باتیں کریں گے آپ مجھے روز سٹوری سنانا

ٹھیک ہے

وہ خوشی سے چہک رہی تھی

حیا اس کی معصومیت پر مسکرا دی

تھوڑی دیر بعد روم میں گُل کھانے کی ٹرے لے کر آئی ی

حیا کھانا کھا لو

مگر مجھے بھوک نہیں ہے آپ لوگ کھا لے

میری خاطر تھوڑا سا کھالو ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گی

وہ پیار سے اُس کا گال چھو کر بولی

حیا نے عقیدت سے اُسے دیکھا اپنوں سے تو غیر اچھے تھے جنہوں نے اُسے سہارا دیا تھا

جی آپی میں کھا لیتی ہوں وہ دھیما سا بولی

وہ مسکراتی ہوئی ی اُسے دیکھتی باہر چلی گ ئی ی

وہ لاونج میں پریشانی سے یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا

اُس نے ہر جگہ اُسے تلاش کر لیے مگر وہ نا ملی

کہاں ہوں تم حیا واپس آجاو تم سے اپنی ہر غلطی کی معافی مانگ لو گا

اُس کے دل نے کہا

تم کیوں پریشان ہو رہے ہو خود ہی آ جائے گی دماغ نے کہا

تقریبا دس بجے افاق اور بی بی جان گھر آئے

سکندر انہیں لاونج میں ہی بیٹھا سگریٹ پیتا نظر آیا

اُس کی انکھیں خطرناک حد تک سرخ ہوئی ی تھی

کیسی رہی پارٹی سکندر حیا کہاں ہے

انہوں نے پاس بیٹھے سوال کیا

حیا نہیں ہے امی

کیا مطلب ہے کہاں ہے میری گڑیا کمرے میں جاتے افاق کے قدم روکے

اُن کے پوچھنے پر سکندر نے ساری بات بتا دی

کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے اور پھر بی بی جان کا ہاتھ اٹھا اور سکندر کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا

شرم آ رہی ہے ہمیں آپ کو اپنا بیٹا کہتے آپ اتنے ظالم ہو سکتے ہے ہمیں اندازہ نہیں تھا

کیا قصور تھا اُس مصوم بچی کا جس آپ نے اتنی بڑی سزا دی اُسے

کم سے کم اُس کی ماں کو دیا وعدہ ہی نبھا لیتے

پتہ نہیں کہاں ہو گی ہماری بیٹی وہ آنسوں بہاتی بولی

جبکہ افاق ویسے ہی سُن کھڑا تھا

جب تک آپ ہماری گڑیا کو نہیں لائے گے اپنی شکل مت دیکھایے گا مجھے

وہ اپنی بھیگی انکھیں صاف کرتی اپنے کمرے میں چلی گ ئی ے

جبکہ وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا

آپ بہت برے ہے بھائی ی بکل پاپا کی طرح

وہ کہتا بھاگتا ہوا باہر لان میں چلا گیا

مسکان سنبھالے خود کو اس طرح رو رو کے آپ اپنی طیبعت خراب کر لے گی

وہ فون کان سے لگائے جھجھلاتا بولا آدھا گھنٹہ پہلے اُس کی کال آئی ی تھی

وہ کچھ بولے بغیر بس روئے جا رہی تھی

پلیز آپ چھپ ہو جائے بھابھی مل جائے گی میں پوری کوشش کر رہا ہوں

انہیں تلاش کرنے کی

آپ بس دعا کریں

پلیز عمر جلدی ڈھونڈے میری کھنا کو نہیں تو میں مر جاو گی اُس کے بغیر

پتہ نہیں کس حال میں ہو گی

اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو اور میں ضرور انہیں ڈھونڈا لو گا وہ پر عزم ہوا

اب آپ ریسٹ کرے رات بہت ہو گ ئی ی ہے

محبت سے بولتا فون بند کر گیا

وہ مدہوشی کی حالت میں کار ڈرائیو کر رہا تھا

تعبیر اُس کے ساتھ بیٹھی کبھی اپنی انکھیں کھولتی تو کبھی بند کرتی

اس وقت دونوں فل نشہ میں تھے جب اچانک گاڑی کا بلینس بگڑا

اور وہ سامنے آتے ٹرک میں جا لگی

آپ بہت پچھتائے گے میں کبھی معاف نہیں کرو گی

پلیز سکندر دروازہ کھولے

آوازیں گڈمڈ ہو رہی تھی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا

اُس کا پورا وجود پسینے سے بھیگا ہوا تھا

وہ اٹھا اور سائیڈ ڈور کھولتا باہر ٹیرس پر چلا گیا

وہ ریلنگ پر ہاتھ رکھے باہر کا منظر دیکھنے لگا.... کمرے میں اُسے شدید گُھٹن ہو رہی تھی اس لیے وہ باہر آ گیا...رات کی سیاہی سب کو اپنی باہوں میں لیے سکون کی نیند سو رہی تھی.... آسمان پر چمکتے تارے اور ان میں موجود چاند اُسے اپنی جانب متوجہ کر رہا تھا...

وہ سبز گہری جھیل سی انکھیں سکندر کو ہر طرف دیکھائی دے رہی تھی.... کہاں کہاں نہیں اس نے اُسے تلاش کیا مگر اُسے شاید زمین کھا گ‌ئی ی...

وہ سگریٹ پیتا سوچ رہا تھا کہ اور اُسے کہاں ڈھونڈو

سکندر آپ بہت پچھتائے گے" یہ الفاظ تیر کی مانند اُس کا دل زخمی کر رہے تھے----

کیوں نہیں کیا میں یقین تم پر کیسے میں کسی کی باتوں میں آ سکتا ہوں؟وہ خود سے سوال کرنے لگا---

کیوں کے تم ماضی میں کھو اتنے پاگل ہو جاتے تھے جس سے تم اُس مصوم لڑکی کو ہر بار تکلیف دے دیتے تھے

اندر سے کہیں آواز......

آسمان پر ہلکی روشنی پھیلنا شروع ہو چکی تھی مگر نیند انکھوں سے کوسوں دور تھی...

کیا ہوا اُداس لگ رہی ہو؟ گُل چائے کا کپ لے کر اُس کے پاس آئی وہ نماز سٹائل سے ڈوپٹہ لپیٹے وہ چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی

نہیں اُداس نہیں بس اپنی قسمت کے بارے میں سوچ رہی ہوں.....

کیا سوچ رہی ہو؟ گُل نے اُس کے سامنے بیٹھتے سوال کیا

مجھے لگتا ہے خدا مجھے سے محبت نہیں کرتا وہ مایوسی سے دور آسمان پر اڑتے پرندوں کو دیکھتی بولی

اور ایسا کیوں لگتا تمہیں پیاری،

کیوں کے ساری زندگی اُس نے مجھے محرومیاں دی ہے

ہمممم بولے آپی

ایک بات کہوں حیا!!!!

اللہ کے پیار کا ہم اندازا نہیں لگا سکتے حیا وہ تو اپنے گنہار بندہ سے بھی محبت کرتا ہے اُسے بھی موقع دیتا ہے ٹھیک ہونے کا تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ وہ تم سے محبت نہیں کرتا....رہی محرومیوں کی بات تو کبھی وہ ہم دے کر ازماتا اور کبھی ہم سے لے کر وہ دیکھتا ہے کہ اُس کا بندہ صبر کرتا یا شکوہ......

تو میری جان کبھی خدا سے شکوہ نہیں کرنا چاہیے بس اُس کی دی آزمائش پر صبر کرنا چاہیے.....

چلو اٹھو ناشتہ کرو پھر نکلنا ہے لاہور کہ لیے میں معشل کو دے کر آتی ہو....

مسکان یہ آپ نے ایک دن میں اپنا کیا حال بنا لیا ہے؟ وہ اس وقت مسکان کے گھر کے لاونج میں بیٹھا تھا رات کو اُس کا رونا سن کر کسی بھی طرح چین نہیں آ رہا تھا اس لیے وہ صبح ہی اُسے دیکھنے کے لیے آ گیا......

مسکان کی سوجی انکھیں اور مرجھایا چہرا دیکھ کر اُس کا دل کٹ رہا تھا......

عمر پلیز مجھے حیا سے ملنا ہے پتہ نہیں وہ کہاں ہو گی اُس کا تو اس شہر میں کوئی نہیں....وہ سوں سوں کرتی بولی

میں نے اُس کے ماموں گھر بھی کال کی تھی وہ وہاں بھی نہیں گ ئی ی..... وہ ایک دفعہ پھر رونے لگی......

مسکان آپ ایسے رو کر انکل آنٹی کو پریشان کر رہی ہے پلیز سنبھلے خود کو یار وہ بے بس ہوا.....

میں اپنی پوری کوشش کر رہا ہو مگر آپ کے یہ آنسو مجھے پریشان کر رہے ہے......

میں اب نہیں رو گی بس آپ حیا کو جلدی سے ڈھونڈ کر لا دے....

ٹھیک ہے اب چلو ناشتہ کرو وہ اُسے اٹھانے لگا جب اُس کے موبائل کی ٹون بجی....

ہیلو جی کون؟

دوسری طرف سے جو خبر اُسے سنائی ی گ ئی ی عمر کو سن کر بہت افسوس ہوا

اللہ اُس کی مغفرت کریں وہ فون بند کرتا مسکان کی طرف متوجہ ہوا جو ہونق بنے اُسے دیکھ رہی تھی

کیا ہوا عمر؟

کچھ نہیں وہ تعبیر تھی نہ جس سے تم پارٹی میں ملی تھی اُس کی ڈتھ ہو گ ئی ی ہے جبکہ حامد اب کبھی چل نہیں سکے گا اُس کی ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ لگی ہے....

اچھا ہوا ان دونوں کے ساتھ جو اپنے انجام کو پہنچ گ ئی ے..... اچھا یہ فضول باتیں چھوڑو چلو اٹھو اور چلو ناشتہ کرتے ہے انکل آنٹی ویٹ کر رہے ہو گے.....

وہ اُسے ساتھ لیے ڈائی نگ ٹیبل پر آیا

روبن ماما نے ناشتہ کیا وہ مرجھایا چہرا لے کر نیچے آیا جس چہرے پر پہلے سختی ہوتی تھی اب وہ افسوس اور ندامت نظر آتی تھی.....

نہیں وہ کہہ رہی ہے ابھی بھوک نہیں.. اچھا تم ناشتہ تیار کر کے مجھے دو میں لے کر جاتا ہوں....

وہ جو انکھیں موند کر لیٹی تھی دروازے پر ہونے والی دستک نے انہیں متوجہ کیا....

روبن تمہیں سمجھ نہیں آ رہا کہ ابھی ہمیں بھوک نہیں وہ غصہ سے بولی

سکندر آہستہ سے دروازہ دھکیلتا اندر آیا....

کیوں آئے ہو اب یہاں کچھ رہا گیا ہے کرنے کو

مما پلیز معاف کر دے اور ناشتہ کر لے ورنہ آپ کی طبعت خراب ہو جائے گی

اگر آپ کو اتنا ہی ہمارا خیال ہوتا تو ہماری بیٹی کو دور نہ کرتے نہ ہی اُس پر شک کرتے......

ناشتہ یہاں رکھے اور جائے ہمیں آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنی وہ غصہ سے بولتی چہرا موڑ گ ئی ی.....

سکندر تھوڑی دیر انہیں دیکھتا رہا پھر مرے مرے قدموں سے واپس چلا گیا.....

وہ باہر لاونج میں بیٹھا تھا جب افاق قدم قدم چلتا اُس کے پاس آیا...

بھائی ی آپ سے بات کرنی ہے!!!!!!

بولو کیا بات ہے جان وہ اُس کے گال چھونے لگا جب افاق دو قدم پیچھے ہوا......

بھائی ی میں ہوسٹل جانا چاہتا ہوں....

مگر کیوں تم اپنی اسٹڈی یہاں بھی کرسکتے ہو

سوری مگر اب میرا دل نہیں لگے گا یہاں میرے سارے دوست جا رہے ہے

اگر آپ اڈمیشن کروا سکتے ہے نہیں تو میں عمر بھائی کو کہہ دو گا....

آپ میرے ہیرو تھے بھائی مگر آپ بھی ملک وجاہت جیسے نکلے وہ کہتا روکا نہیں اور اپنے کمرے میں چلا گیا.....

پیچھے وہ کتنی دیر ساکت بیٹھا رہا..... اُس نے اپنے ہاتھوں سے تمام رشتوں کو خود ہی آگ لگا دی تھی....

تھک گیا ہوں عمر چوبیس گھنٹے ہو گ ئ ے ہے اُسے غائ ب ہوا کہاں ڈھونڈو میں اتنی بڑی سزا تو نہ دے وہ مجھے

وہ پریشانی سے سر سیٹ پر ٹکا گیا

یہ تھکن تم نے خود اپنی قسمت میں شامل کی ہے اگر تم حیا بھابھی کا یقین کر لیتے تو آج یوں دربدر بھٹکتے نا

وہ اس وقت ٹریفک سگنل پر روکے تھے.....

تھوڑی دیر پہلے انہیں ہسپتال سے کال آئی تھی کسی لڑکی کی لاش آئی تھی اُس کی نشاندہی کرنے کے لیے.....

وہ کھڑکی سی باہر دیکھنے لگا

اُسے دو گاڑیاں آگے ایک لڑکی نظر آئی جو بلکل حیا لگتی تھی....سکندر اُسے غور سے دیکھنا لگا

حیا کو اپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپیش محسوس ہوئی تو اُس نے یہاں وہاں دیکھا اور پھر نظر سکندر پر جا روک گ ئی جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا....

حیا نے جلدی سے نظریں پھیر لی

عمر وہ لڑکی حیا ہے!!! وہ جلدی سے بڑبڑاتا گاڑی سے باہر نکلا

عمر بھی نکل کر یہاں دیکھنے لگا

عمر وہ یہاں تھی.... وہ لڑکی جو گاڑی میں جا رہی ہے وہ حیا ہی تھی..توں چھوڑ مجھے میں لے کر آتا ہوں اُسے ابھی

تم پاگل ہو گ ئی ے ہو سکندر!!! چلو اب یہاں سے" سڑک پر تماشہ لگانے کی کوئی ی ضرورت نہیں.....

میں جھوٹ نہیں بول رہا یار وہ انکھیں وہ حیا ہی تھی....وہ عمر کی گرفت سے ایک جھٹکے سے نکلا اور تیز تیز قدموں سے اُس ٹکیسی تک پہنچنے لگا......

تب ہی ٹریفک سگنل کی بتی سبز ہوئی ی اور وہ ٹیکسی آگے چل دی.....

روکو پلیز گاڑی روکو!!!! وہ اُس ٹکیسی کے پیچھے بھاگنے لگا لوگ اُسے کوئی ی پاگل سمجھ رہے تھے..... جو چلتی گاڑیوں کی پرواہ کیے بغیر بھاگتا جا رہا تھا

گاڑی نظروں سے اوجھل ہو گ ئی ی اور وہ بت بنا وہی کھڑا رہا......اُسے لگا جسے جان آہستہ آہستہ جسم سے نکل رہی ہے.....

سکندر گھر چلو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی عمر پھولی ہوئی ی سانس سے بولو....

سکندر نے سکت نظروں سے اُسے دیکھا اور پھر وہ اُسے کے گلے لگ کر رونا لگا وہ اونچا لمبا مرد جو کبھی اپنے باپ کے مرنے پر نہیں رویا تھا

ہاں وہ سکندر علی جس کے پاس دل نہیں وہ ایک عورت کے لیے رو رہا تھا

وہ چلی گ ئی ی مجھے چھوڑ کر یار وہ چلی سکندر سنبھال خود کو ......

دس سال بعد........

ان دس سالوں میں بہت کچھ بدل چکا تھا.... بی بی جان حیا کا انتظار کرتی کرتی اس دنیا سے رخصت ہو چکی تھی.....ملک ولا میں اب صرف سناٹوں کا راج تھا....

جس کی دردیواروں نے کچھ دنوں کے لیے ہنسا سکیھا تھا اب وہ ایک وحشت زدہ خاموشی تھی....

افاق بی بی جان کی موت کے بعد ملک ولا آ چکا تھا... وقت نے اُس کی ہنسی چھین لی تھی...

اب وہ سنجیدہ نظر آنے والا اکیس سال کا مرد تھا جس کا جنون اپنے بھائی ی سے زیادہ نام بنانا تھا....

سکندر نے خود کو ایک میشن بنا لیا تھا نیند تو جسے اُس نے خود پر حرام کر لی تھی.... ان دس سالوں میں وہ اور بھی ہیڈسم ہو گیا تھا مگر چہرے پر ایک ملال رہتا تھا....

جب زیادہ دل اُداس ہوتا تو وہ یتیم بچوں سے ملنے چلا جاتا......کانوں میں اب بھی حیا کی آواز گونجتی تھی جو اُسے کہیں چین نہیں لینے دیتی تھی

حیا کو ڈھونڈے کی کوشش اُس نے اب بھی بند نہیں کی تھی...

عمر اور مسکان ایک رشتہ میں بندھ چکے تھے مگر رخصتی حیا کے ملنے کے بعد ہونی تھی

انہیں جسے یقین تھا کہ وہ ایک دن واپس ضرور آئے گی....

.

وقت بڑا ظلم ہوتا اس کا کام ہوتا گزرنا تو وہ جیسے تیسے گزر جاتا ہے....

مگر کچھ زخم بڑے گہرے ہوتے ہے جو ساری عمر نہیں بھرتے ان میں سے خون رستا رہتا ہے....

وہ سبز انکھوں والی لڑکی جس کی انکھوں میں ایک خاص چمک تھی اب وہ مانند پر چکی تھی.....

وہ زندہ تھی تو بس معشل کے لیے جس کی زمہ داری گُل اُس کے نازک کندھوں پر ڈال کر اس دنیا سے چلی گ‌ئ‌ی تھی...

تین سال پہلے معشل کے والدین ایک کار حادثہ کا شکار ہو کر اس دنیا سے چلے گ‌ئے

بوا بھائ‌ی نے ناشتہ کیا ؟ نہیں چھوٹے صاحب وہ تو صبح ہی جلدی دفتر چلے گ‌ئ‌ے تھے

ہمممم ٹھیک ہے آپ ناشتہ پیک کروا کر ڈرائیور کے ہاتھ بھیجوا دے

وہ آملیٹ کا ٹکرا منہ میں ڈالتا بولا

جی اچھا صاحب.....

ایک دوسرے سے وہ دونوں بات تو نہیں کرتے تھے مگر احساس کا رشتہ اب بھی قائ‌م تھا

آنی!!! کہاں ہے آپ

یہاں ہوں میں مشی بولو وہ پودوں کو پانی دیتی بولی

آنی آپ سے ایک اجازت چاہیے وہ اُس کے گلے میں بازو ڈال کر لاڈ سے بولی

بولو کیا کام ہے جو ہمیں مکھن لگایا جا رہا ہے

وہ شوپنگ کرنے جانا ہے اپنی دوستوں کے ساتھ

مشی ابھی ایک مہنیہ ہوا ہے ہمیں یہاں اسلام باد آئے ہوئے اور تم نے دوست بھی بنا لیے

آنی پلیز جانے دے نہ کل سے یونی سٹاٹ ہو رہی ہے میں اپنے کچھ ن ئی ے کپڑے لینے ہے....

جاو گی کیسے ؟

رکشے سے چلی جاو گی اب منا بھی جائے آنی

اوکے ٹھیک ہے مگر جلدی آنا ورنہ بہت مار پڑے گی

اوکے مائ ی بیوٹیفل آنی ویسے آپ اب بھی میری بڑی بہن لگتی ہے یار اُس نے پیار سے حیا کا گال چوما....

باقی مکھن بعد میں لگا دینا مشی میڈم جائے تیار ہو دیر ہو رہی ہے....

اوکے میڈم مشی نے سر کو خم کیا....اور اندر بھاگ گ ئی ی

اس کے انداز پر حیا مسکرا دی

ان کا گزر بسر اچھے سے ہو رہا تھا حیا اپنی اسٹڈی مکمل کر کے گُل کی سیٹ پر ٹیچر لگی تھی

اب اُس نے اپنا تبدلہ اسلام باد میں کروا لیا وہ لوگ اب بھی گُل کے گھر رہتے تھے جو اُس نے بیچا نہیں تھا.... حیا کو اپنی امی کی یاد آ رہی تھی .... یہاں قدم رکھتے ہی اُن تکلیف دہ یادوں نے اُسے گھیر لیا جن سے وہ اب بھی بھاگ رہی تھی اور ایک عرصہ اُن سے دور رہی .... وہ اُس شخص کو سوچنا نہیں چاہتی تھی مگر اُس کی یاد کے بغیر وہ زندہ بھی نہیں رہ سکتی تھی

یہاں آتے ہی وہ اپنی امی کی قبر پر گ ئی ی

مگر وہاں دیکھ کر حیران ہوئ ی کے کسی نے تازہ گلاب ڈالے ہے پہلے تو وہ سمجھی غلطی سے کسی نے کیے مگر اکثر جب بھی وہ جاتی تھی وہاں تازہ گلاب ہی ہوتے تھے....

اُسے نے لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کوئی ی آدمی روز آتا ہے صبح اور گلاب ڈال کر فاتحہ پڑھ کر چلا جاتا ہے

ہائے میں چھتری لے آتی وہ آسمان پر چھائے بادل دیکھتی بڑبڑائی ی

پلیز اللہ جی ابھی بارش نہ شروع کرنا جب میں گھر میں داخل ہو جاؤ تو پھر

اُس نے جلدی جلدی شوپنگ کی مگر جیسے ہی اُسے گول گپے نظر آئے اُسے سب بھول گیا کہ بارش ہونے والی ہے جلدی گھر جانا ہے

وہ جلدی سے ریڑھی کے قریب پہنچی

بھائی ی ایک چٹپٹی سی پلیٹ بنائے گا

ابھی وہ کھا ہی رہی تھی جب ایک دم تیزی سے بارش شروع ہو گ ئی ی.....

افففف!!!! یہ بارش کو بھی ابھی شروع ہونا تھا میری محبت میرے گول گپے ہائے وہ افسوس سے بولی اور چیزیں سنبھالتی کوئی ی جگہ تلاش کرنے لگی۔۔۔

چاروں طرف دیکھنے کے باوجود اُسے کوئی ی بھی جگہ نظر نہ آئی ی

سوائے ایک کار کے۔۔۔

وہ جلدی سے گاڑی کے پاس پہنچی اور دروازہ کھول کر بیٹھ گ ئی ی

شکر ہے زیادہ نہیں بھیگی میں وہ عبایا کے ڈوپٹہ کو ٹھیک کرتی بڑبڑائی ی۔۔۔

کچھ دیر بعد ڈروازے کھولا اور کوئی ی اندر آ بیٹا

او ہیلو مسٹر کون ہو تم اور ایسے کیسے بیٹھ گ ئی ے کار میں۔۔۔

افاق نے بیک مرر سے پیچھے دیکھا تو حیران رہا گیا۔۔۔۔

کون ہو تم اور یہاں کیوں بیٹھی ہو؟وہ غصہ سے بولا

جس سے مشعل تھوڑی ڈر گ ئی ی مگر پھر سنبھال کر بولی

کون ہوں کیا مطلب مالک ہوں میں اس کار کی

اس کی بات سے افاق کا دماغ گُما۔۔۔

کیا کہا ؟ یہی کہ میں مالک ہوں اس کار کی اور ضرور پاپا نے تمہیں آج ہی جاب پر رکھ ہے

اس لیے تمہیں میرا نہیں پتہ وہ بھرپور ادکاری کرتی بولی

افاق تو اس لڑکی کو دیکھتا ہی رہا گیا جو کتنی آسانی سے جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔اس تو ایوارڈ ملنا

چاہیے اُس نے دل میں سوچا

اچھا تو تم مالک ہو اس کار کی؟ "جی بلکہ" مشی سینے پر ہاتھ باندھتی ایک ادا سے بولی

تو بتاو پھر ماڈل کیا ہے اس کار کا

وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا

پہلے تو وہ کنفوز ہوئی ی مگر مشی میڈم نے کہاں ہارنا سیکھا تھا حساب تو پورا کرنا تھا

و۔۔وہ ہم امیر لوگ کہاں یاد رکھتے ہے ماڈل یہ تو تم جسے فضول لوگوں کا کام ہے

کہاں پھنس گ ئی ی تو مشی وہ منہ میں بڑبڑائی ی .....

کچھ کہا کیا تم نے؟

نہیں میں کیا کہنا ہے.....

لیکن میں اب بہت کچھ کہوں گا ..... مطلب کیا کہوں گے وہ مصومیت سے بولی

اگر تم گاڑی سے نا اتری تو تمہیں سیدھا پولیس اسٹیشن لے جاو گا وہاں آرام سے بات کرئے گے کہ کون مالک ہے اس کا

وہ جتنا آرام سے بولا مشی اُتنی حیرانگی سے انکھیں بڑی کرتی دیکھنے لگی

افاق نے بغور اُسے دیکھا نیلی انکھیں جو بڑی کیا وہ اور بھی پیاری لگ رہی تھی سرخ سیفد رنگت چھوٹی سی ناک اور گلابی ہونٹ دیکھنے میں وہ ایک حیسن لڑکی تھی

کیا ایسے کیا دیکھ رہی ہو چلو جلدی اترو نیچے وہ ہاتھ میں پکڑے شیک کا ایک سپ لیتا بولا

اتنی بارش میں آپ مجھے نیچے اتر دے گے بھائی ی افاق کا شیک فوارے کی صورت میں باہر نکلا

دیکھو لڑکی میں تم سے تمیز سے بات کر رہا ہوں میں کسی کا بھائی ی نہیں اب تم نیچے اتر رہی ہو کہ میں جاو پولیس اسٹیشن .....

جا رہی ہوں جس گاڑی پر اکڑ رہے ہو اللہ کرئے بارش کا پانی اس میں بھر جائے

رات کو اس کے پُرزے کھل کر گر جائے تمہارے چلنے کے قابل نہ رہے کوئی ی چور آئے وہ وہ اسے اٹھا کر کہیں بیچ آئے وہ لڑاکا عورتوں کی طرح بددعا دیتی گاڑی سے باہر نکلی اور زور سے دروازہ بند کرتی آگے چلی گ ئی ی

بارش کی رفتار اب کچھ کم ہو چکی تھی..... جبکہ افاق حیرانگی سے اس پٹاکا لڑکی کو دیکھنے لگا

استغفر اللہ افاق نے ایک دم جھر جھری لی اور کار سٹاٹ کر کے اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا

یہ تمہارا آنے کا وقت ہے مشی جانتی ہو میں کتنی پریشان تھی.... گھر میں داخل ہوتے وہ مشی پر چڑھ ڈوری....

سوری آنی وہ بارش تیز تھی اس لیے لیٹ ہو گئی پلیز معاف کر دے اُس نے اپنے کان پکڑے

حیا دیکھ کر ہنس دی .... چلو کپڑے چینج کرو میں کھانا لگتی ہوں

وہ اُس کے گال تھپتھپتی کیچن کی طرف چل دی....

کھڑوس آوارہ کہی کا

کچھ کہا کیا مشی تم نے حیا نے پوچھا....

نہیں آنی میں تو کچھ نہیں کہا وہ میں دیوار سے باتیں میرا مطلب ہے خود سے باتیں کر رہی تھی

میں چینج کر لو وہ کہتی روم میں چلی گئی، جھلی کہی کی پتہ نہیں کیا ہو گا اس لڑکی کا

وہ گھر میں داخل ہوا تو افاق اُسے لاونج میں بیٹھا نوٹ بناتا نظر آیا.....

وہ وہی اُس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا اُس نے ایک نظر بھی اٹھا کر نہیں دیکھا

بوا ایک گلاس پانی دیجئے گا

یہ لے صاحب جی۔۔۔ کھانا لگاؤ؟

نہیں بھوک نہیں ہے ایک سٹرونگ سی کافی بنا دے

اسٹڈی کیسی جا رہی ہے افاق وہ محبت سے بولا

اچھی!!! ایک لفظی جواب اور پھر خاموشی

کب تک ناراض رہنا ہے یار

حیا بھابھی کو لے آئے میں ناراضگی ختم کر دو گا وہ اپنے نوٹ اٹھاتا اپنے کمرے میں چلا گیا

پیچھے وہ ہمیشہ کی طرح تنہا رہ گیا وہ تھکا سا اٹھا اور ایک نظر افاق کے بند کمرے کو دیکھا اور اپنا بکھرا وجود لے کر روم میں چلا گیا

جہاں اُس کی سبز انکھوں والی بلی کی بے پناہ یادیں تھی

چاند کی مدہم روشنی کھڑکی سے کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔۔۔

وہ کھڑکی کے پاس کھڑا باہر نظر آتے عکس کو دیکھ رہا تھا جو ہلکی سی روشنی میں ایک الگ منظر پیش کر رہے تھے،،،،،،

اُسے جدا ہوئے دس سال ہو چکے تھے۔۔۔وہ ہر روز ایک ن ئی ی اذیت سے گزرتے تھے۔

کون سی ایسی جگہ نہ تھی جہاں انہوں نے اُسے تلاش نہ کیا ہو

اُن کی ایک غلطی کی سزا وہ اپنی جدائ ی کی صورت میں دے کر چلی گ ئ ی تھی۔۔۔۔

اب تو نیند بھی انکھوں سے دور تھی۔۔کون کہہ سکتا ہے ایک یہ شخص کبھی ایسے بھی کمزور پر جائے گا

تم بھی اُس جیسی نکلی اپنے حُسن کے جال میں پھنس کر ہم دونوں کو پاگل کرتی رہی۔۔۔۔

ابھی تو اس کے ساتھ ہو اور نہ جانے کون کون ہو گا!!!!!!!

یہ الفاظ کسی تیر کی طرح اُس کے دل کو چھلنی کر جاتے تھے۔۔۔

دس سال ہو گ ئ ے تھے اُس واقعے کو مگر درد تھا کہ ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

کبھی کبھی تو وہ زندگی سے بھی بیزار ہونے لگتی تھی ، مگر شاید خدا کو ابھی اُس پر ترس نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح یہ رات بھی اُس نے خدا کے حضور سجدہ میں گزری جہاں اُسے سکون ملتا تھا۔۔۔۔

جلدی نیچے آو میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں.... موبائ‌ل سے عمر کی بے چین آواز آئ‌ی

کیوں کون سی آفات آگ‌ئ‌ی ہے وہ نیند میں خلل کی صورت میں بے زاری سے بولی

تم آرہی ہو یا میں کھڑکی کے راستہ آو تمہیں لینے

آرہی ہوں یار بندہ بارش میں تو سکون سے گھر بیٹھ جاتا ہے

اچھا جانم اب آ بھی جاو

اوکے!!! فون بند کر کے بیڈ پر اچھالا اور فریش ہونے چلی گ‌ئ‌ی

ہاں جی فرماں سرتاج کیوں میری نیند خراب کی وہ گاڑی میں بیٹھی اُس پر چڑھ ڈوری

عمر نے بنا کوئ‌ی لمحہ ضائع کیے اُسے خود میں بھیچ لیا اس اچانک افتاد پر اُس کی زبان کو بریک لگی.....

مسکان!!!! کان کے قریب سرگوشی کی اور اُس کی گردن کو ہونٹوں سے چھوا......

جانتی ہو ان دو دنوں میں کتنا مس کیا ہے تمہیں اوپر سے تم کال نا اٹھا کر الگ ظلم کرتی رہی ہوں

وہ شکوہ کرتا اُس کے بالوں میں منہ چھپنے لگا اور وہ سن ہو کر اُس کی گرفت میں بیٹھی تھی

ع۔م.... عمر پلیز مسکان کی ہلکی سی آواز آئ‌ی

عمر نے اپنی گرفت ہلکی کی اور وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئ‌ی....

تم نکاح کے بعد کچھ زیادہ فری نہیں ہو گے وہ اپنی سانس بحال کرتی بولی

جبکہ وہ اُسے گہری نظروں سے دیکھنے میں مصروف تھا

تم جانتی ہو کتنی مشکل سے گزرے ہے میں نے یہ دن

اچھا سوری تم بھی تو بنا بتائے چلے گ ئ ے تھے

اب کہاں جا رہے ہے ہم عمر ؟وہ اُسے کار سٹاٹ کرتی بولی

لونگ ڈرائیو پر اب بلکہ خاموش ورنہ میں اپنے طریقے سے چپ کروا گا......

اُس کی دھمکی پر مسکان بھی خاموشی سے باہر دیکھنے لگی

مشی اٹھ جاو نو بج گ ئ ے ہے یونی نہیں جانا تم نے حیا اُس کا بازو ہلاتی بولی

مشی چندا اٹھ بھی جاو مجھے بھی دیر ہو رہی ہے سکول جانا ہے

ج..ی جی آنی میں اٹھ وہ نیند سے بند ہوتی انکھوں سے بامشکل اٹھ کے بیٹھی

گڈ گرل میں ناشتہ لے کر آتی ہوں تم جب تک فریش ہو جاو وہ اُس کا گال تھتھپتی کمرے سے باہر نکل گ ئ ی

جبکہ مشی میڈم پھر سے نیند میں کھو گ ئ ی حیا جو اُس کے لیے ناشتہ لے کر آئ ی تھی اُس کو بیٹھ بیٹھ سوتا دیکھ کر مسکرا دی

مشی!!! جی آنی میں اٹھ گ ئ ی وہ اُس کی آواز سن کر جلدی سے بیڈ سے نیچے اتری اور مشکل سے قدم زمین پر جماتی وہ واشروم میں گھسی گ ئ ی

حیا نے اُس کے کپڑے نکالے اور پھر کمرے کی تمام چیزیں اپنے مقام پر رکھی جو مشی میڈم نے یہاں وہاں پھیلی تھی...

دس منٹ بعد وہ فریش ہو کر نکلی بلیک کلر کی شلوار قمیض میں اُس کی گوری رنگت دمک رہی تھی

اُس نے جلدی جلدی سے ناشتہ کیا اور پھر برتن اٹھا کر کیچن میں رکھے ہاتھ صاف کرتی وہ باہر آئ ی جہاں حیا چھوٹے سے لاونج میں بیٹھی اُس کا ویٹ کر رہی تھی..

چلے آنی!!! ہممم باہر ٹیکسی کھڑی ہے تم بیٹھو میں لاک کر کے آتی ہوں

اوکے!!!

پانچ منٹ بعد حیا اُس کے ساتھ آ کر بیٹھ گ‍ئی....

یونی میں تم نے لڑکوں سے دور رہنا ہے اور ان کے ساتھ کوئی شرارت نہیں کرنی فضول باتیں نہیں کرنی ورنہ مار کھاو گی مجھ سے....

اور.... آنی یار آپ مجھے بچوں کی طرح کیوں ٹریٹ کر رہی ہے میں اب بڑی ہو گ‍ئی ہوں

کوئی بڑی نہیں ہوئی بلکہ بچی ہو سمجھی تم جاو یونی آ گ‍ئی ہے گیٹ پر ٹیکسی روکی اور وہ باہر آئی اپنا دھیان رکھنا اوکے....

اوکے مائی سویٹ آنی ڈرالنگ

حیا اُس کے اندر جانے تک وہی کھڑی رہی اور جسے ہی وہ موڑی ایک چہرے کو دیکھ کر مجمند ہو گ‍ئی جسے سانس سینے میں ہی کہی اٹک گ‍ئی ہو.....

دوسری طرف اُس کا بھی یہی حال تھا.....

افاق آج تم یونی میرے ساتھ جاو گے.... اس وقت وہ دونوں ڈائی‌نگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے

مجھے کسی کے احسان کی ضرورت نہیں میں خود چلا جاو گا ڈرائیو کرنی آتی ہے کار مجھے

وہ زرا تلخی سے جواب دیتا دوبارہ اپنی پلیٹ کی طرف جھک گیا....

تم سے پوچھا نہیں بتایا ہے اور جو تم بات بات پر طنز کے تیر چلتے ہو میں خاموش ہو مجھے پہلے والا سکندر بنے پر مجبور نا کرو.....

جلدی آو میں ویٹ کر رہا ہوں باہر وہ اپنا کوٹ بازو پر ڈالتا باہر چلا گیا

افاق نے اپنا منہ نیپکین سے صاف کیا اور غصہ سے اپنا بیگ اٹھاتا باہر نکلا جاہا وہ پیچھے کسی سے فون پر بات کر رہا تھا....

افاق خاموشی سے جا کر اُس کے ساتھ بیٹھ گیا راستے میں دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی سکندر کبھی کبھی اُس پر ایک نظر ڈال لیتا جو اپنی کتابوں میں پتہ نہیں کیا تلاش کر رہا تھا.....

یونی کے گیٹ پر ڈرائیور نے گاڑی روکی وہ تیزی سے باہر نکل کر اندر چلا گیا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر سکندر کو جسے اپنی انکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا..... وہ جلدی سے کار سے باہر نکلا...

وہ یونی کے اندر داخل ہوئی تو سامنے ہی اُس کو کھڑا پایا جو بار بار گھڑی میں ٹائم دیکھتا شاید کسی کا انتظار کر رہا تھا......

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اُس تک پہنچی

تم!!!!! یہاں بھی پہنچ گئے .... وہ اُس کا راستہ روکتی بولی

افاق اُسے دیکھ کر الٹے قدموں سے واپس جانے لگا

او روکو میری بات سن کر جاو میرا پیچھا کیوں کر رہے ہو وہ مشکوک نظروں سے اُسے دیکھتی بولی

ہمم سمجھ آیا... تم جیسے لڑکے ایسے ہی کرتے جسے ہی لڑکی دیکھی نہیں اُس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا میں نے بہت سے ناول میں ایسا پڑھ ہے ..... افاق بے زرا سا کھڑا اس کی باتیں سن رہا تھا جو خود ہی سوال کرتی اور خود ہی جواب دے دیتی

پہلے دو تین دفعہ ٹکراوں ہوتا ہے لڑائی ہوتی پھر لڑکے کی راتوں کی نیند اڑنا شروع ہو جاتی ہے اُسے پھر وہ لڑکی کا راستہ روک کر اُس سے نمبر مانگتا ہے پھر.....

او ہیلو مس خیالی پلاؤ میرا ایسا کوئی ی ارداہ نہیں اب برائے مہربانی میرا راستہ چھوڑ دے بندہ کو کلاس لینے جانا ہے وہ تمیز سے دانت پیستا بولو......

ہاں تو جاو میں نے کون سا تمھیں روکا ہے اور یہ نخرے کسی اور کو دیکھنا بندر نا ہو تو .... وہ اپنا ڈوپٹہ سنبھالتی چلی گ ئی ی..

یا تو یہ لڑکی پاگل ہے یا کچھ دنوں میں مجھے پاگل کر کے چھوڑے کی وہ بڑبڑاتا اپنی کلاس کی طرف چل دیا....

اُس نے ایک نظر سامنے بُت بنے سکندر کو دیکھا اور جلدی سے ٹیکسی میں بیٹھ گ ئی ی...

بھائی ی جلدی چلیے یہاں سے وہ نقاب کرتی بولی

سکندر نے اُس یوں جلدی سے گاڑی میں بیٹھتے دیکھا تو اُس تک پہنچنے لگا جب ٹیکسی جلدی سے آگے بڑھ گ ئی ی

گاڑی سے باہر نکلو جلدی اُس نے ڈرائیور کو حکم دیا اور خود ریش ڈرائیورنگی کرتا اُن کا پیچھا کرنے لگا سکندر نے گاڑی ٹیکسی کے سامنے روکی اور جلدی سے باہر آیا....

حیا نے اُسے یوں اپنے سامنے کھڑا دیکھا تو وہ بھی جلدی سے باہر آئی ی اور ٹیکسی ڈرائیور کو اُس کا کرایہ دے کر وہی کھڑی اُسے دیکھنے لگی....

جو چہرے پر دنیا جہان کی سنجیدگی لیے اُسے تِک رہا تھا

وہ اُس کے سامنے کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا۔۔سبز انکھوں میں پہلے جو ایک خاص چمک تھی اب وہ چمک کہیں ماند پر چکی تھی۔۔۔۔

گال میں پڑنے والا ڈمپل شاید اب کسی نے دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔۔دس سال سے جس کی تلاش میں وہ دربدر بھٹکتا رہا وہ اُس کے سامنے کھڑی تھی

اس کی حالت پر سکندر کا دل کسی نے مٹھی میں لیا

دوسری طرف حیا کا بھی یہی حال تھا وہ پتھر کا مجسمہ بنی اُس دیکھے رہی تھی۔۔۔جس شخص سے وہ دن رات محبت کرتی رہی کتنی بے دردی سے اُس نے اس کا مصوم دل توڑا تھا

اشک انکھوں سے نکل کر گالوں پر پھسل رہے تھے جن کو وہ جلدی سے صاف کرتی ایک قدم پیچھے ہوئی ی ویسے ہی سکندر لمبے لمبے ڈگ بڑھتا اُس تک پہنچا۔۔۔۔۔

حی۔۔۔حیا!!!! دکھ اور خوشی کی کیفیت میں سکندر کے منہ سے الفاظ ادا نہیں ہو رہے تھے۔۔۔

دونوں کی انکھیں اشک بار تھی ایک کی انکھوں میں ندامت کے آنسو تھے جبکہ ایک کی انکھیں شکوہ کرتی ہوئی ی رو رہی تھی

سکندر نے اُس کے دائیں گال پر اپنا ہاتھ رکھا جو ٹھنڈا برف ہو رہا تھا

اس کے لمس کو انکھیں بند کیے حیا نے محسوس کیا اور پھر وہ جھک کر اُس کے قدموں میں بیٹھ گیا۔۔

ہاں وہ بدل گیا تھا اُسے نے جھکنا سکھیا لیا تھا وہ محبت کے رمز کو پہچنا گیا۔۔۔۔

حیا ایک قدم پیچھے ہوئی ی اُس نے کب چاہا تھا کہ اُس کا محبوب یوں شکست حال ملے اُسے۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو حیا میں جانتا ہوں بہت تکلیف دی ہے لیکن گزرے ان ہجر کے سالوں میں، میں خود بھی ایک پل چین سے نہیں رہے پایا۔۔۔

وہ رو رہا تھا جس کی انکھوں میں حیا نے غرور دیکھا تھا وہ انکھیں اشک بار تھی

اُس کے دل کو کچھ ہوا وہ جھکی اور اُسے اپنے سامنے کھڑا کیا....

وقت کتنا ظلم ہے نا سکندر صاحب آج ایک مغرور شہزادہ ایک عام سی لڑکی کے قدموں میں بیٹھا معافی کی بھیک مانگ رہا ہے

وہ زخمی سا مسکرائی ی

اس وقت دونوں ایک سنسان سڑک پر کھڑے تھے جہاں بڑی مشکل سے ٹریفک کا گزر ہوتا ہے....

سکندر نے کرب سے انکھیں بند کی... حیا تم جانتی نہیں ان گزرے ماہ وسال میں کس قدر اذیت میں گزرے ہے میرا ضمیر مجھے روز ملامت کرتا تھا کہ ایک پاک دامن عورت پر میں نے تہمت لگائی ی اپنے سکندر کو معاف کر دو .....

وہ اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا بولا

واہ سکندر آئے بھی ہے تو ضمیر کی پکار پر میرے گزرے سالوں کا حساب کون دے گا

بولے ہاں بولے!!! وہ اُس کے سینے پر تھپڑوں کی بارش کرتی بولی

حیا محبت کرتا ہوں میں تم سے اپنی غلطیوں کا ازلا کر دو گا تمہیں اتنی محبت دو گا کہ کوئی ی پرانی یاد ہمارے درمیان نہیں رہے گی....

یہ جھوٹ ہے سکندر آپ صرف نفرت کرنا جانتے ہے محبت نہیں...... آپ کے وہ زہریلے الفاظ ابھی بھی میری روح کو زخمی کرتے ہے

وہ اپنا چہرا صاف کرتی جانے لگی جب سکندر نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا

چلو میرا ساتھ گھر افاق بہت خوش ہو گا ... میں نے نہیں جانا وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی ہوئی ی بولی

سکندر نے دوبارہ ہاتھ پکڑ کر اُس پر گرفت مضبوط کر لی اور کھینچتا ہوا گاڑی تک لایا

اور اُس گاڑی میں بٹھا کر ڈور لاک کر لیے

چھوڑے مجھے سکندر میں نے نہیں جانا آپ کے ساتھ وہ ہاتھ پاؤں مارتی بولی

ششش چپ اب آواز نہ آئے ورنہ چلتی گاڑی سے نیچے پھینک دو گا

وہ وارن کرتا گاڑی کی سپیڈ بڑھا گیا......

اُسے دیر نہیں لگی پہلے والا سکندر بنتے ہوے

اسلام و علیکم !!!!آنٹی انکل اُس نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا.....

وعلیکم اسلام !!!!کیسا ہے ہمارا بیٹا کب آئے لاہور سے

رات کو آیا تھا آنٹی پاپا کی طبیعت اب کچھ بہتر ہے اُس نے تفیصل بتائی .....

سلمہ بیگم اُسے لیے صوفے تک آئی ی اور کیسا چل رہا ہے بزنس سلمان صاحب نے پوچھا

اللہ کا شکر ہے اُس نے یہاں وہاں نگاہ دوڑای...

جسے ڈھونڈا رہے ہو وہ سخت ناراض ہے تم سے روم میں ہے جاو مل لو.....

ان کی بات پر وہ خجل سا ہوتا مسکان کی روم کی طرف چل دیا.....

اُس نے روم کا دروازہ کھولا تو پورا کمرا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا جبکہ کے واشروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی...

تھوڑی دیر بعد وہ بالوں کو تولیہ سے لپیٹے باہر نکلی سبز رنگ کی کُرتی اور ساتھ بلیک پاجامہ پہنے وہ سادگی میں بھی عمر کا چین لوٹ رہی تھی....

وہ دھیرے دھیرے چلتا اُس کے قریب پہنچا اور پھر اُسے اپنے حصار میں لیا۔۔

جبکہ اس طرح سے وہ ڈر کے ایک دم اچھلی مگر جب جانی پہچانی خوشبو اپنے گرد محسوس ہوئی تو اُس نے نگاہیں اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔

تمہیں چین نہیں ہے جب دیکھو یہاں آ جاتے ہو۔۔۔۔

جب دل کا قرار یہاں موجود ہے تو آؤ گا نا وہ معصومیت سے بولا۔۔۔۔

ابھی وہ کوئی اور شرارت کرتا موبائل پر موصول ہونے والے میسج کو وہ بے یقینی سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

مسکان جلدی چلو سکندر کے گھر وہ اُسے حکم دیتا باہر بھاگا خوشی اُس کے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔۔

مسکان بھی جلدی سے ہاتھ چلاتی باہر آئی سلمہ بیگم نے پوچھا تو عمر نے کوئی ضروری کام کا بتا کر ٹال گیا۔۔۔۔

وہ جیسے ہی حیا کو لے کر گھر میں داخل ہوا تو مسکان ،عمر، اور افاق پہلے سے اُس کے استقبال کے لیے موجود تھے۔۔۔

وہ راستے میں ہی سب کو میسج کر چکا تھا، اتنے سالوں کے بعد اُسے دیکھ کر سب کی انکھیں نم تھی

سب سے پہلے مسکان آگے بڑھی اور زور سے اُسے گلے لگا گیا

مکھنا میں تم بہت بہت ناراض ہو ایسے کوئی روٹھا ہے اپنی جان سے دوست سے وہ بھیگی انکھوں سے بولی

حیا کی انکھیں بھی نم تھی اُس نے دوبارہ سکندر کی طرف نہیں دیکھا۔۔۔

بہت لیٹ کر دی آنے میں بھابھی ابھی تک آپ ماسی پلس تائی ی بن جاتی.... اور ہمارے چنوں منوں اس دنیا میں جلدی آ جاتے وہ بات کو مزاق کا رنگ دیتا اُس کے سر پر ہاتھ رکھا...

حیا نے افاق کو دیکھا جو مسلسل اُسے دیکھ رہا تھا.... وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اُس تک پہنچی.....

افاق!!!!! مدہم سا پکارا

مگر وہ ٹس سے مس نا ہوا بس کھڑا اُسے دیکھتا رہا

حیا نے اُس کے ماتھے سے بال سائیڈ پر کیے جیسے وہ بچپن میں کرتی تھی...

افاق وہی ہاتھ اپنے ماتھے پر لگاتا رونے لگا اس وقت کوئی ی اُسے دیکھتا تو وہ ایک بائیس سال کا مرد نہیں گیارہ سال کا مصوم بچا لگا رہا ہے.....

بھابھی کیوں گ ئی ی مجھے چھوڑ کر جانتی ہے کس قدر مس کیا ہے آپ کو...... آپ مجھے ایک دفعہ پھر یتیم کر گ ئی ی تھی

وہ روتا ہوا اُسے بتا رہا تھا...

بس چپ اتنے لمبا مرد روتا ہوا اچھا لگتا ہے کیا وہ اُس کے آنسو پونچھ کر بولی....

سب نم انکھوں سے مسکرا دیے حیا نے گھڑی کی طرف دیکھا جو دوپہر کا ایک بجا رہی تھی....

وہ مجھے مشی کو لینے جانا ہے اُس نے اپنا بیگ اٹھایا روکو میں بھی ساتھ آتا ہوں

کوئی ی ضرورت نہیں...

عمر بھائی ی آپ چلے.....

ویسے یہ مشی کون ہے؟ مسکان نے تجسس سے پوچھا

آ کر بتاتی ہوں یقینا مل کر تم بھی کانوں کو ہاتھ لگاو گی...

وہ عمر کی کار میں بیٹھ کر چلی گ ئی ی اور سکندر سرد ہوا خارج کرتا اوپر اپنے روم میں چلا گیا......

حیا عمر کے ساتھ یونی پہنچی تو مشی اُسے گیٹ پر کھڑی نظر آئی ی ....جو اپنی دوست کی بات پر ہنس کر کچھ کہہ رہی تھی... عمر نے حیا کی نظروں کی سمت میں دیکھ تو اُس وہ نیلی انکھوں والی ڈول بہت پسند آئی ی....

مشی جو کھڑی حیا کا ویٹ کر رہی تھی اُسے کسی کار سے باہر آتا دیکھ چونکی مگر بولی کچھ نہیں...۔

مشی میری جان کیسا رہا آج کا دن ؟

وہ اُس کے قریب پہنچ کر پیار سے بولی

بہت اچھا آنی.... بس میں نے اپنی ڈرائنگ کو بہت مس کیا وہ منہ بسور کر بولی.

حیا اس کی بات پر مسکرا دی...

یہ کون ہے ؟ اُس نے عمر کی طرف اشارہ کیا جو کسی سے فون پر بات کر رہا تھا....

تمہیں بتایا تھا جان کہ میری فیملی گُم ہو گ ئی ی تھی...

مشی نے اثبات میں سر ہلایا

بس آج مجھے سب دوبارہ مل گ ئی ے ...اب چلو باقی باتیں گھر میں جا کر سب سے مل کر کرنا.....

او زبردست آنی یعنی اب میری بھی ایک فیملی ہو گی چل پھر چلتے ہے وہ تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھی اور بیک ڈور کھول کر بیٹھ گ ئی ی

اس کی جلدبازی پر حیا ہنس دی....

ہیلو ڈول کیسی ہے آپ عمر پیار سے بولا

اس کے ڈول کہنے پر وہ کھکھلا کر ہنس دی ، میں ٹھیک ہو انکل ویسے میری دوست بھی مجھے ڈول کہتے ہے...

جبکہ اس کے انکل کہنے پر عمر نے خود کو شیشے میں دیکھ کہ وہ کہا سے انکل لگ رہا ہے...

حیا بھی اب مشی کے ساتھ بیٹھی عمر کے چہرے کے زاویہ دیکھ کر مسکرا رہی تھی....

ویسے انکل آپ کی شادی ہوئی ی ہے؟ اگر نہیں ہوئی ی تو ٹینشن نا لے اب میں آ گ ئی ی ہوں بس جلدی سے آپ کے لیے ایک خوبصورت سی آنٹی ڈھونڈو گی.....

ویسے بھی آپ کی عمر نکلی جا رہی ہے .... وہ پٹر پٹر بول رہی تھی جبکہ عمر ہونقوں کی طرح کبھی حیا اور کبھی اس چھوٹی پٹاکا کو دیکھتا.....

حیا نے بڑی مشکل سے اپنا ہنسی کنٹرول کی تھی .....

ویسے انکل آپ مسکراتے نہیں کوئی ی مسلہ ہے آپ کے ساتھ چلے چھوڑے میں آپ کو کل جاگنگ پر لے کر جاو گی دیکھے کتنے ڈل لگ رہے ہے آپ صبح اٹھے گے تو فریش ہو جائے گے.....

اور شاید پارک میں آپ کو کوئی ی اچھی آنٹی پسند آ جائے

بیٹھا آپ کتنے سال کی ہے؟ عمر نے ٹوپک چینج کرنے کے لیے پوچھا....

مگر شاید آج اُس کی قسمت خراب تھی

اففف انکل کسی لڑکی سے اُس کی عمر نہیں پوچھتے اُسے برا لگتا ہے اسی وجہ سے ابھی آپ کی شادی نہیں ہوئی ی

مشی نے افسوس سے کہاں

جبکہ عمر نے مدر طلب نظروں سے حیا کو دیکھا اور حیا کو بھی عمر پر ترس آ گیا....

مشی چپ کر کے بیٹھو اب تمہاری آواز نا آۓ وہ مصنوعی غصہ سے بولی....

اور وہ بھی منہ بسور کے باہر کے نظارہ دیکھنے لگی

کار جب خوبصورت سے بنگلے کے اندر داخل ہوئی ی تو مشی نے شائی تشی نظروں سے پورے بنگلے کا جائی زہ لیا

حیا کے چہرے پر پہلے جو مسکراہٹ تھی سکندر کو داخلی دروازے پر کھڑا دیکھ کر کہی غائی ب ہو گ ئی ی..

مشی حیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلا رہی تھی وہ جیسے ہی اندر داخل تو سامنے ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا

مشی اس ملو یہ میری بیسٹ دوست میری جان مسکان ہے

مشی بھاگنے کے انداز میں اُس کے گلے لگی....

کسی ہے آپ مسکان آنی آپ تو بہت خوبصورت ہے میری آنی کی طرح

آنی مجھے آپ کی بہت باتیں بتاتی تھی وہ مسکرا کر اُسے بتا رہی تھی

تم بہت کیوٹ ہو لٹل ڈول مسکان نے اُس کی ناک کھینچی

عمر مسکراتا ہوا مسکان کے ساتھ کھڑا ہو گیا جبکہ حیا سکندر کی نظروں سے بچتی اوپر افاق کے کمرے میں چلی گ ئی ی

کیونکہ وہ اُسے لاونج میں کہی نظر نہیں آیا تھا.....

ویسے لٹل ڈول یہ میری پیاری سی وائی ف ہے عمر نے مسکان کے گرد بازو پھیلایا...

اووو ویسے مسکان آنی آپ نے شادی کی کچھ جلدی نہیں کر دی وہ اُس کے کان میں سرگوشی کرتی پیچھے ہوئی ی

اس کی بات پر وہ مسکرا دی

انہیں چھوڑو لٹل ڈول تم اپنی آنی کے ہسبنڈ سے ملو...

اُس نے سکندر کو مشی کے سامنے کیا....

اسلام و علیکم اُس نے جھٹ سے سلام کیا

اُسے وہ بہت اپنا اپنا لگا....

سکندر نے ایک نظر اُسے دیکھا پھر اُس کے سر پر ہاتھ رکھا

ہمارے اس بے رونق گھر میں ولکم پرنسز

آو میں تمہیں کمرا دیکھاو جہاں میری یہ چھوٹی سی پرنسز رہے گی....وہ پیار سے بولا

وہ اُسے اپنے ساتھ لگتا کمرے کی طرف چل دیا

ویسے میں آپ کو کیا کہہ کر بلاؤ گی وہ ٹھوڑی پر انگلی رکھتی سوچتی بولی

اس طرح کرنے سے وہ اور کیوٹ لگ رہی تھی، تم مجھے بڑی کہہ لینے پرنسز

اووو یہ تو زبردست ہو گیا ٹھیک ہے پھر بڑی آج سے ہم پکے والے فرینڈ اوکے

اوکے پرنسز سکندر نے اُس کے گال پر چٹکی کاٹی

جس سے وہ کھلکھلا کر ہنس دی

اور پھر سے باتوں میں مگن ہو گ ئی ی جس سے سکندر کی بھی ہنسی کی آواز گھر میں گونجتی ...

جبکہ پیچھے کھڑے مسکان اور عمر اُن کی خوشیوں کے لیے دعا گو تھے...

ویسے جان کیا واقعی میں انکل لگتا ہوں وہ اپنا چہرا چھوتا شررات سے بولا....

مسکان دھیرے سے اُس کے قریب ہوئی ی اور اُس کے گال کو ہونٹوں سے چھوا..

بلکہ بھی نہیں ،تم تو میرے پرنس ہو .....اب تم میری نیت خراب کر رہی ہو پھیکا پلوان

عمر تم نے باز نہیں نا آنا روکو زرا وہ اُسے مارنے کے لیے دوڑی ......

بھابھی آپ کو بتا نہیں سکتا آج میں کتنا خوش ہو تھنک یو میرے پاس واپس آنے کے لیے

اس کی بات پر حیا مسکرا دی

آپ کے جانے کے بعد میں ہوسٹل چلا گیا تھا بی بی جان نے بھی بھائی ی سے تعلق ختم کر دیا اور آپ کا انتظار کرتی کرتی اس دنیا سے چلی گ ئی ی وہ افسردہ ہوا

بھائی ی بہت اکیلے ہو گ ئی ے تھے بھابھی ہر وقت اپنے آپ کو کام میں مصروف رکھتے کافی دفعہ میں نے انہیں روتے دیکھا ہے....

آپ جانتی ہے دو سالوں میں بھائی ی میں ایک اور تبدیلی آئی ی ہے

وہ نماز پڑھنا شروع ہو چکے ہے

اب اُن کی سزا ختم کر دیجئ ی ے بھابھی وہ نم انکھوں سے اُس کے ہاتھ پکڑتا بولا....

حیا تو ششدہ سی بیٹھی سکندر کے بارے میں سن رہی تھی...ایک پتھر دل موم ہو گیا اُس کے لیے سمجھنا مشکل تھا

ابھی تم آرام کرو افاق صبح ملاقات ہوتی ہے

وہ اُس کے بال سنوارتی کمرے کی لائی ٹ بند کرتی روم سے باہر چلی گ ئی ی.....

وہ بے چینی کی کیفیت میں کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا.....

گیارہ بج گ ئ‌ے تھے مگر اُس نے روم میں قدم نہیں رکھا تھا.....سکندر کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا وہ تن فن کرتا کمرے سے نکل اور سڑھیاں اترتا نیچے آیا....

عمر اور مسکان بھی یہاں روکے تھے پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا تھا....

وہ کچھ جھجھکتا ہوا مشی کے کمرے کی طرف گیا اور ہلکی سے دستک دی دو تین بار دستک دینے پر بھی جب دروازہ نا کھولا تو وہ مایوس ہو کر واپس جانے لگا....

جب کسی سے زور دار ٹکراؤں ہوا.....

اس پہلے کے وہ وجود زمین بوس ہوتا سکندر نے اُسے اپنی باہوں میں لے لیا......

اُس نے آہستہ سے انکھیں کھولی تو خود کو سکندر کے بازوں میں پایا...

کیا ہے آپ کو کیوں چوروں کی طرح پورے گھر میں گھوم رہے ہے عقل ہے کے نہیں

حیا تپ کر اُس پر چڑھ دوڑی .....

تم کمرے میں کیوں نہیں ؟

میری مرضی اور ہاتھ ہٹائے اپنے وہ اُس کی گرفت سے نکلتی ہوئی بولی....

حیا یہ اب تم اوور ہو رہی ہو چپ کر کے میرے ساتھ کمرے میں چلو ورنہ پھر انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی....

آپ کی دھمکیوں سے میں پہلے ڈرتی تھی آپ مجھے ان سے کوئی فکر نہیں پڑتا وہ مشی کے کمرے میں جانے لگی...

جب سکندر نے اُس کے گرد بازوں حائل کر کے اُسے پھر سے اپنی گرفت میں لے لیا....

سکندر پلیز چھوڑے ہمارے درمیاں ایسا کوئی رشتہ نہیں آپ نے ایسا رشتہ قائم ہی کہاں کیا ....

لیکن اگر پھر بھی آپ میرے ذات کو حاصل کرنا چاہتے ہے تو میں حاضر ہوں....

کیونکہ آپ مجھ پر حق رکھتے ہے جو آپ کبھی بھی حاصل کر سکتے ہے....وہ نم انکھوں سے اُس کی بات لوٹاتی بولی....

سکندر نے نرمی سے اپنی گرفت سے آزاد کیا....

ہم پرانی باتیں بھول نہیں سکتے حیا پیار کرتا ہوں میں تم سے وہ اُسے نظروں کے حصار میں لیا بولا....

کوشش کرو گی مگر میں اتنی جلدی آپ کے پیار کو تسلیم نہیں کر پا رہی

ہاں اگر آپ نفرت کا اظہار کرتے تو بات کچھ اور ہوتی...

وہ کہتی کمرے میں بند ہو گی جبکہ وہ کتنی ہی دیر نم انکھوں سے بند دروازے کو تکتا رہا ....

وہ خاموشی سے بیڈ پر مشی کے ساتھ جا کر لیٹ گئی اس کے لیٹے ہی اُس نے انکھیں کھولی.....

ہمم آنی ناراض ہے بڑی سے اب تو کچھ کرنا پڑے گا وہ سوچتی مسکرا کر انکھیں موند گئی.....

اُس کی انکھیں کھولی تو شدید بھوک کا احساس ہوا افاق نے گھڑی میں ٹائم دیکھا تو دو بج رہے تھے..

وہ پیروں میں سلیپر پہنتا نیچھے آیا تاکہ کچھ کھا سکے ...

کیچن کے قریب پہنچ کر وہ چونکا کیونکہ اندر سے کچھ کھٹ پٹ کی آوازیں آ رہی تھی....

وہ تیزی سے اندر داخل ہوا مگر وہ کسی لڑکی کو دیکھ کر ایک بار پھر حیران ہوا.....

جیسے ہی اُس نے چہرا موڑا افاق کو ایک اور جھٹکا لگا وہ بار بار اپنی انکھیں مَل کے اُسے دیکھنے لگا

مگر وہ کہی غائب نا ہوئی.....

تو کیا یہ مشی ہے ؟یا اللہ رحم ہم پر وہ دل میں بولا

وہ کیچن میں پانی پینے آئی تھی مگر اُسے اپنے پیچھے کسی کے ہونے کا احساس ہوا

اُس نے چہرا موڑا تو وہ انکھیں پھاڑ کر کھڑے وجود کو دیکھنے لگی..

تتتت...تم یہاں چوری کرنے آئے ہو شکل سے تو اچھے خاصے امیر لگتے ہو مگر کام ایسے ہے

توبہ توبہ کیا زمانہ آ گیا ہے......

افاق ہونقوں کی طرح اُس کی قینچی کی طرح چلتی زبان دیکھ رہا تھا....

دیکھو میں تو آج ہی اس گھر میں آئی ہوں میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں مگر.....

اووووو مسس خیالی پلاؤ اپنے بریک کہی پر بھول کے آتی ہو

اور تمہیں میں شکل سے چور لگتا ہوں وہ اپنے چہرے کی طرف اشارہ کرتا بولا

مشی گھور سے اُس کا چہرا دیکھنے لگی اور پھر بولی لگتے کیا تمہاری تو شکل ہی چوروں والی ہے وہ ہنسی...

تم!!!!! پتہ ہے بہت عقل مند ہوں میں تعریف کی ضرورت نہیں وہ شرمانے کی ایکٹنگ کرتی اُسے اور زچ کر گئی.....

لڑکی میرے صبر کا امتحان مت لو اور میں مالک ہو اس گھر سمجھی

پتہ نہیں آنی کیسے برداشت کرتی ہو گی وہ بڑبڑایا اور تن فن کرتا کیچن سے باہر چلا گیا

وہ چھ بجے اٹھی اُس کا ارادہ آج سب کو جوگنگ کروانے کا تھا....

اُس نے پہلے افاق کو اٹھایا جو سڑا ہوا منہ بنا کر اُس کے ساتھ چل رہا

پھر اُس نے انکل عمر کو اٹھایا جو بیچارا کہی سے بھی انکل نہیں لگتا تھا.....

بڑی اٹھ جائے پھر ہم جاگنگ پر جائے گے اُس نے دراوزے پر دستک دی... وہ ٹریک سوٹ پہنے سب کی استانی بنی تھی....

عمر نیند میں جبکہ افاق بےزرا سا کھڑا تھا اُس کی کاروائی ی دیکھ رہا تھا.....

تھوڑی دیر بعد سکندر ٹریک سوٹ پہنے فریش فریش سا باہر آیا

چلے بڑی وہ مسکرا کر بولا

افففف بڑی بہت ہنڈسم لگ رہے ہے آپ

آتے ہی میرے بھائ ی پر قبضہ کر لیا مس خیالی پلاؤ نے افاق نے جل کر سوچا...

وہ سڑھیاں اترتی نیچھے آئ ی بڑی آنی کے ہاتھ کا ناشتہ کریں گے وہ شررات سے اُس کی طرف جھکتی بولی

تمہاری آنی نے مجھے قتل کر دینا ہے اگر میں نے فرمائ ش کی کوئ ی.... وہ مسکرایا

آنی!!!!! مشی نے وہی کھڑے آواز دی وہ جو فجر سے اٹھی کیچن میں گھسی تھی باہر آئ ی....

بولو چندا کیا ہوا؟ وہ آلو والے پراٹھے بنا دے آج ناشتہ میں وہ سکندر کی طرف ایک انکھ دباتی بولی....

ٹھیک چندا وہ مسکرائ ی اور دوبارہ کیچن میں گھُس گ ئ ی....

چلے انکل عمر وہ شرارت سے بولی

سکندر اپنی پرنسز کو سمجھا لے میں انکل نہیں ہو وہ منہ پھولا کر باہر چلا گیا

جبکہ پیچھے سب ہنس دیے.....

یہ ہم کہاں آئے ہے پرنسز ؟ ہم تو جاگنگ کے لیے آئے تھے..

وہ تو ایک پلین تھا بڈی آپ بس خاموشی سے دیکھتے جائے....

تو محترمہ بتانا پسند کرئے گی ہماری کیوں نیند خراب کی ہے افاق اُسے دیکھتے چبا چبا کے بولا...

وہ میں نے سوچا زرا آپ کی بھی صحت اچھی ہو جائے گی آپ جائے عمر ان.. خبردار اگر انکل کہا ...

عمر نے اُس کی بات بیچ میں ہی کاٹی جس پر وہ کھکھلا کر ہنس دی...

اوکے آپ دونوں جائے ہم آدھے گھنٹے تک آتے ہے....

وہ کہتی ایک گھر کی طرف روانہ ہوئی ی ....

مشی نے ڈور بیل بجائی ی، تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا

کیا مصبت پڑ گ ئی ی تمہیں جو صبح صبح کال کی ..... آرام سے یار ثنا انکل گھر ہے

وہ اندر داخل ہوتی بولی

کیسی ہو مشی بیٹا خیریت ہے نا سب تھوڑی دیر بعد لاونج میں ثنا کے والد ناصر داخل ہوئے جو ایک ڈاکٹر تھے

جج...جی انکل سب ٹھیک ہے ان سے ملے یہ میرے بڈی ہے

اسلام وعلیکم سکندر جو پورے گھر کو دیکھ رہا تھا سلام کیا....

آپ سے مل کر خوشی ہوئی ی...

انکل آپ میری بات سنے ، ان کی آپ نے بینڈیج کرنی ہے اور ایسا لگنا چاہیے جیسے بہت سیریس اکیسڈنٹ ہوا ہے

اس کی بات پر سکندر نے حیرانی سے اُس کی طرف دیکھا جبکہ ناصر صاحب اور ثنا کا بھی یہی حال تھا.....

مگر کیوں؟؟؟؟وہ میں آپ کو بعد میں بتاو گی ایک لمبی سٹوری ہے

آپ پلیز جلدی کریں انکل .....اوکے بیٹا میں سامان لے کر آتا ہو

پھر تھوڑی دیر بعد سکندر کے بازو اور ماتھے پر بینڈیج ہو چکی تھی .....اور دیکھنے پر لگتا تھا کہ کافی سیریس اکسڈنٹ ہوا ہے....

پرفیکٹ انکل اب آنی مان جائے گی وہ خوشی سے چہق کر بولی......جس سے سکندر مسکرا دیا

اوکے انکل اللہ حافظ پھر ملاقات ہوتی ہے

چلے بڑی گھر، وہ اُسے لیے گھر سے نکلی اب انہوں نے ملک ولا جانا تھا....

میری بات سنے بڑی آپ نے ایکٹنگ کرنی ہے بہت زبردست اپنا چہرے پر درد کے تاثر لائے تاکہ آنی یقین کر سکے

وہ مسلسل اُسے ہدایت دے رہی تھی جسے وہ مسکراتا ہوا سن رہا تھا..

تھوڑی دیر بعد وہ ملک ولا داخل ہوئے

بھابھی بیگم کیا پراٹھے بنائے دل خوش کر دیا عمر ایک لقمہ لیتا بولا

ویسے عمر بھائی ی آپ کا پراٹھا مسکان نے بنایا ہے دل سے حیا شوخی سے بولی

افففف بیگم کمال ذائقہ ہے آپ کے ہاتھ میں ہم تو دیوانے ہو گ ئ ے وہ اپنے ساتھ بیٹھی مسکان کا ہاتھ چومتا شرارت سے بولا....

جبکہ سب کے سامنے ایسا کرنے سے وہ پل میں سرخ ہوئی ی افاق اور حیا چہرا جھکائے مسکرا رہے تھے....

عمر کیا کر رہے ہے سب بیٹھے وہ دانت پستے بولی، اوکے ناشتہ کے بعد بیڈروم میں آنا پھر یہی سے شروع کریں گے وہ ایک انکھ دباتا ہوا ناشتہ میں مصروف ہو گیا.....

ویسے بھابھی بیگم آپ کا مجازی خدا پتہ نہیں کہا رہے گیا آیا نہیں ابھی تک آٹھ بج رہے ہے....

کوئی ی کام ہو گا شاید آپ ناشتہ کریں ٹھنڈا ہو رہا افاق بیٹا آپ بھی لو...

نہیں بھابھی بس وہ جوس کا سیپ لیتا بولا.... حیا کی اچانک نظر گلاس ڈور سے باہر گ ئی ی جہاں سکندر 1 کے سہارے چل رہا تھا....

بازو اور ہاتھ تر پٹی بندھی تھی وہ دوڑتی اُن کے پاس پہنچی باقی سب کا بھی یہی حال تھا....

مشی مصوم سی شکل بنائے اُس کے ساتھ کھڑی تھی جبکہ وہ بھی بھرپور ایکٹنگ کر رہا تھا...

ییِ...یہ کیسے ہوا اتنی چوٹیں وہ اپنا غصہ بھولے نم انکھوں سے بولی

سکندر نے بغور اُسے دیکھا نم سبز انکھیں اور اُن میں محبت کے دیپ

جھوٹ کہتی تھی وہ کے محبت ختم ہو گ ئی ی ہے اُس کی انکھوں نے آج سارا راز کھول دیا....

کچھ نہیں آنی چھوٹا سا اکسینڈیٹ ہو گیا تھا ایک ہفتہ میں ٹھیک ہو جائے گے....

تم اسے چھوٹا سا اکیسینڈیٹ کہہ رہی ہو کتنی چوٹیں آئی ی ہے ضرور تم نے کوئی ی شرارت کی ہو گ ئی ی

افاق جو پہلے سے بھرا بیٹھا تھا اُس پر چڑھ دوڑا

بیٹا اس کی غلطی نہیں بس اچانک ہو گیا سکندر نے اُس کی حمایت کی ....

نہیں بھائی ی ضرور اس نے کچھ کیا ہے ہر وقت کی شرراتیں اچھی نہیں ہوتی بی بی

اگر بھائی ی کو کچھ ہو جاتا تو وہ غصہ سے بولا

مشی نے حیا کی طرف دیکھا تو وہ خاموش تھی یعنی وہ بھی غلط سمجھ رہی تھی ...

افاق!!!!! سکندر نے کچھ کہنا چاہا تو وہ بیچ میں بولی

بڑی میں روم میں جا رہی ہوں بعد بات کرتی ہوں وہ افاق پر ایک شکوہ سی نگاہ ڈالتی اپنے کمرے میں چلی گ ئی ی....جبکہ افاق کو وہ نیلی انکھیں بے چین کر گ ئی ی کچھ تھا اُن انکھوں میں جو اُسے ساکت کر گیا....

سکندر یہ ہوا کیسے عمر اُسے سہارا دیتا اندر لایا

سکندر اُسے وہ ساری کہانی سنائی ی جو مشی نے کہی تھی

چلو آؤ میں تمہیں کمرے میں چھوڑ دو عمر نے سہارا دے کر اُسے اٹھایا

بھابھی!!! سکندر کے لیے سوپ اوپر لے آئی یے گا.....

وہ سوپ لے کر کمرے میں آئی ی تو سکندر بیڈ پر نیم دراز تھا جبکہ عمر جا چکا تھا...

عمر بھائی ی چلے گ ئی ے وہ سوپ سائی یڈ ٹیبل پر رکھتی بولی

ہمم اُسے کوئی ی ضروری کال آ گ ئی ی تھی وہ اُسے نظروں کے حصار میں لیا بولا

حیا اُس کے پاس کھڑی پورا کمرا دیکھ رہی تھی ان سالوں میں کچھ بھی نہیں بدلا تھا بس دیوار پر سکندر اور حیا کی ولیمہ کی تصویر تھی جو بڑے سائی ز میں کمرے میں موجود خوبصورتی میں اضافہ کر رہی تھی....

مہربانی کر کے مجھے سوپ پلا دے گی ابھی ہاتھ کام نہیں کر رہا

وہ اُسے مسلسل کھڑا دیکھ کر جھجھلا کر بولا...

حیا نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر آرام سے اُس کے پاس بیٹھ کر سوپ پلانے لگی

اور وہ اُس کا ایک ایک نقش حفظ کرنے لگا

آپ پلیز ایسے نا دیکھے اُس کی مدھم سی آواز آئی ی کیسے دیکھ رہا ہو میں وہ اپنا چہرا قریب کرتا سرگوشی کر گیا....

جبکہ اُس کی سانس سینے میں کہی اٹک گ ئی ی سس...سکندر

وہ اپنا ہاتھ اُس کے سینے پر رکھتی پیچھے کرتی منمنائی ی

بولو سکندر کی جان .....

وہ مم...میں.. آپ... سس....سے.....ناراض ہوں

بولو پھر کیسے ناراضگی دور کرو تمہاری وہ اُس کا بازو اپنی گرفت میں لیتا اپنے قریب کر گیا...

تمہاری ناراضگی میری جان لینے کے درپے ہے کچھ تو رحم کر لو مجھ پر جانم

تمہیں پتہ ہے جانم تمہاری انکھیں سارے راز بتا دیتی ہے اور آج انہیں نے بتا دیا کہ تمہارے دل میں اب بھی سکندر علی بستا ہے اور میری ہر سانس میں حیا وہ مدھم بھاری لہجے میں بولتا اُس کے ہونٹ ہلکے سے چھو گیا

جبکہ اُس کے انداز پر حیا کی انکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے

سکندر نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر اپنے جذبات پر بندھ بندھتا پیچھے ہوا

تمہاری انکھوں میں آنسو مجھے بہت تکلیف دیتے ہے لیکن میں تمہارا انتظار کرو گا اپنی سانسوں کے بند ہونے تک وہ اُس کا ماتھا چومتا اپنی گرفت سے آزاد کر گیا

اور وہ بھاگ کر واشروم میں بند ہو گ ئی ی

وہ لاونج میں بیٹھا بے چینی سے اُس کا انتظار کر رہا تھا صبح سے شام ہونے کو تھی مگر وہ کمرے سے باہر نا آئی ی

ناشتہ بھی اُس نے نہیں کیا تھا اُس کی نظر بھٹک بھٹک کے بند دروازے کی طرف جا رہی تھی

تجھے کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے نہیں کھاتی کچھ تو نا کھائے دماغ نے اُسے کہا....

لیکن اُس کی انکھوں میں میری وجہ سے آنسو آئے اور وہ ہنستی مسکراتی اچھی لگتی ہے

دل نے جواز پیش کیا

وہ جھجھلا کر وہی اپنا موبائل لے کر بیٹھ گیا مگر وہ کمرے سے باہر نا نکلی

ایک ہفتہ پر لگا کر گزر گیا سکندر اور حیا میں اب بھی سب ویسا تھا بس اُس نے اپنی جاب چھوڑ دی تھی اب وہ اُس کا دھیان رکھتی تھی اُس کی ہر چیز کا خیال دل سے وہ اُسے معاف کر چکی تھی بس زبان سے قرار کرنا باقی تھا....

عمر اور مسکان کی رخصتی کی دیٹ وائی نل ہو گ ئی ی تھی دو دن بعد مایوں تھا اُس کے بعد دوسرے فنکشن.....

دونوں گھروں میں تیاریاں عروج پر تھی....

مسکان نے اُس دن کے بعد خاموشی اختیار کر لی اب وہ صرف سکندر اور حیا سے تھوڑی بہت بات کرتی تھی اس کے علاوہ وہ خاموش رہتی

وہ کب سے اٹھا اُس کا چہرا تک رہا تھا جو اُس کے بازو پر سر رکھے مصوم سی گڑیا لگ رہی تھی
بند انکھوں پر پلکیں اُسے بہکا رہی تھی دل اُس کے ہر نقش کو چومنے کا کر رہا تھا....
مگر وہ اپنے جذبات کو کنٹرول کیے بیٹھا تھا....
سکندر نے اُس کے چہرے پر پھونک ماری جس سے وہ کسمسائی ی اور پھر اُس کے سینے پر لگ کر سو گ ئی ی جبکہ اُس کی جان مشکل میں ڈال گ ئی ی
افففف تو میڈم نے نیا طریقہ تلاش کیا ہے بدلا لینے کا
جانم بندہ بشر ہو کیوں مجھے آزما رہی ہو وہ سرگوشی کرتا اُس کی کان کی لو چھوتا بولا
اپنے چہرے پر پڑتی گرم سانسوں سے اُس کی انکھ کھولی
حواس بیدار ہونے پر اُس نے دیکھ وہ جھکا اُسے پیار بڑی نظروں سے دیکھ رہا ہے.....
سسس.. سکندر!!!!!

سس.... سکندر اُس کے لب پھڑ پھڑائے جینے چھونے کی خواہش اُسے بے چین کر رہی تھی....
سکندر کی جان تمہاری یہ ادائی یں کسی دن میری جا.... اس سے پہلے وہ آگے بولتا حیا نے اپنا نازک ہاتھ اُس کے منہ پر رکھ دیا اور نفی میں سر ہلایا...

سکندر نے اُس کا ہاتھ چوما اور پھر اپنی گرفت میں لے کر اُسے بیڈ پر بیٹھایا اور خود نیچے اُس کے قدموں میں بیٹھ گیا....

کیا میں اب بھی معافی کے لائ‌ق نہیں باخدا تمہاری جدائ‌ی اب عذاب بنتی جا رہی ہے.....

بہت تھکا ہوا ہوں جانم تمہارے حصار میں پرسکون ہونا چاہتا ہو..... زرا ہم پر بھی نظر کرم کر دے

وہ نرمی سے اُس کا ہاتھ دباتا بولا جبکہ وہ انکھیں پھاڑے اُسے دیکھ رہی تھی....

اب تم ایسے دیکھو گی تو پھر مجھے آفس سے دیر ہو جائے گی وہ اُس کی سبز جھیل سی انکھیں چومتا واشروم میں چلا گیا....

جبکہ وہ اپنی دھڑکنوں کا شمار کرتی اٹھی اور اُس کے کپڑے نکل کر رکھ وہ فریش ہو کر باہر آیا تو وہ شیشے کے آگے کھڑی اپنے بال بنا رہی تھی فریش وہ دوسرے کمرے سے ہو آئ‌ی تھی....

سکندر نے پیچھے سے اُسے حصار میں لیا شام کو تیار رہنا شاپنگ پر جائے گے اور آج ڈنر بھی باہر کریں گے...

وہ اُس کی گردن اپنی ناک سے چھو کر مدھم سا بولا

مگر سکندر میں تو اپنی...

ششششش بس آج کا وقت میرا جانم اور کوئ‌ی بہانا نہیں

وہ اپنے کپڑے اٹھائے ڈرائ‌سنگ روم میں چلا گیا جبکہ وہ نیچھے ناشتہ بنا چلی گ‌ئ‌ی

وہ کیچن میں آئ‌ی تو اُس کی انکھیں حیرت سے کھولی کہ واقعی یہ اُس کا کیچن ہے

ہر جگہ چیزیں بکھری تھی سلیب پر آٹا پڑا تھا جو آٹا کم سیفد پانی زیادہ لگ رہا تھا

انڈے اپنی ناقدری پر رو رہے تھے جبکہ پیاز آدھا کاٹا تھا باقی وہی تھا....

حیا نے یہاں وہاں نگاہ دوڑائی ی تو اُسے نیچھے مشی بیٹھی نظر آئی ی جو آنسو بہا رہی تھی....

حیا تیزی سے اُس تک پہنچی ..... چندا کیا ہوا اور یہ کیا حالت بنائی ی ہے

وہ اُس کے منہ پر جگہ جگہ آٹا دیکھ کر بولی..... اس کے پوچھنے پر وہ اور تیزی سے رونے لگی

آنی...(ہچکی) وہ میں پراٹھے اور آملیٹ بنانے لگی سوچا تھا آپ کو سپرائی ز دو گی مگر مجھے بنے ہی نہیں...

افففف چندا اتنی سی بات پر تم نے رو رو کر برا حال کیا ہے حیا نے اپنا ماتھا پیٹا... چلو اٹھو فریش ہو کر آو پھر یونی بھی جانا ہے

مگر آنی!! ششششش پس چپ چلو اٹھو حیا نے اُسے کھڑا کیا اور پھر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کیچن سے باہر آئی ی....

جب وہ کسی وجود سے زور سے ٹکرائی ی افاق جو ناشتہ کا پوچھنے آنے والا تھا مشی سے ٹکرایا

افففف صبح صبح اندھے ہو گ ئی ے ہو کیا وہ جھجھلا کر اپنا سر پکڑ کے بولی.....

افاق نے اُسے دیکھا اور مسکرا دیا ویسا آج تم بہت کیوٹ لگ رہی ہے مس خیالی پلاؤ وہ اُس کے چہرے پر نگاہ ڈالتا شررات سے بولا...

مشی نے جھپب کر اُس کی طرف دیکھا آج لائی ن مارنے کے لیے کوئی ی نہیں ملا جو تم میرا ساتھ شروع ہو گ ئی ے....

اب ہٹو مجھے فریش ہونے جانا ہے لنگور کہی کا وہ بڑبڑائی ی اور سائی یڈ سے ہو کر اپنے کمرے میں چلی گ ئی ی....

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا مسکرا دیا افففف مس خیالی پلاؤ.....

اوکے آنی اب میں چلتی ہو اُس نے دو گھونٹ جوس کے لیے اور اپنی بُک اٹھاتی بولی...

چندا ناشتہ تو کر لو ٹھیک سے اور آج تم افاق کے ساتھ جاو گی ڈرائیور کو میں نے کسی کام کے لیے بھیجا ہے.....

مگر آنی!!! کچھ بھی مت بولنا بہت کام ہے چندا کل مایوں ہے مسکان کا اور افاق تم لے جانا اسے اپنے ساتھ

افاق کے ہونٹوں پر ایک خوبصورت سا تبسم بکھر جسے وہ چھپا گیا.... اور گاڑی کی کیز اٹھائے مشی کو آنے کا اشارہ کرتا باہر چلا گیا

وہ پیر پٹختی اُس کے پیچھے آئی وہ پورچ میں گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا

وہ بیک سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی مگر وہ وہی کھڑا رہا

اب یہاں کیوں کھمبا بن کر کھڑے ہو مجھے دیر ہو رہی ہے وہ باہر نکل کر جھجھلا کر بولی...افاق نے مصنوعی غصہ سے اُس کی طرف دیکھا....

مس خیالی پلاؤ تم آگے بیٹھو میں تمہارا کوئی ڈرائیور نہیں اب جلدی کرو میرے پاس ٹائم نہیں

اگر مجھے قتل کی اجازت ملے تو میں تمہیں ضرور قتل کر دو گی وہ دانت پیستی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی اور زور سے دروازہ بند کیا جس سے افاق کو اپنے کانوں میں انگلیاں گھسانی پڑی

وہ ڈرائیور کرتا مسلسل اُسے نظروں کے حصار میں لیا ہوا تھا مگر وہ انجان بنی باہر دیکھ رہی تھی

خاموشی سے تنگ آ کر افاق نے میوزک اُون کیا، راحت کی خوبصورت آواز اُسے اپنی دل کی آواز لگی

تیرا میرا ساتھ ہو تاروں کی بارات ہو،،،،

یہی دل چاہے روز تم سے ہی بات ہو،،،

دونوں کو نا بھولے کبھی ایسی ملاقات ہو،،،،

دونوں کو نا بھولے کبھی ایسی ملاقات ہو،،،،

وہ اپنے چہرے پر تپش محسوس کرتی مزید دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھ گ‌ئ‌ی گانے سے ماحول میں ایک فسوں سا پھیل گیا..

مشی نے گھبرا کر اُس بند کیا ..... یہ کیا آج کل تو لوفروں والی حرکتیں کر رہے ہو منہ توڑ دو گی اگر پھر ایسے بکواس گانے میرے سامنے سنے،،،،،

وہ غصہ سے بولی اور بک اٹھاتی گاڑی سے نکلتی یونی چلی گ‌ئ‌ی جبکہ وہ وہی بیٹھا اُسے دیکھتا رہا نیلی انکھوں والی پری وہ بھی خطرناک وہ بڑبڑاتا مسکرا اور اُس کا ڈوپٹہ اپنے منہ پر اوڑھ لیا جو وہ غصہ سے یہی بھول گ‌ئ‌ی تھی....

وہ سو رہی تھی جب اُس کا موبائل وابرئ‌ٹ ہوا اُس نے کسمسا کر انکھیں کھولی اور موبائل اٹھایا جہاں عمر کے لا تعداد میسج آئے تھے....

اُس نے لاسٹ والا میسج کھولا اور پڑھ کے پل بھر میں سرخ ہوئ‌ی....

جاناں ہماری نیند اڑا کر سو رہی ہو دو دن بعد گن گن کر بدلے لو گا اور اچھا ہے اپنی نیندیں پوری کر لو جان پھر میری شدتیں بھی برداشت کرنی ہے.....

ساتھ لو والے اور کس والے ایموجی تھے

تھوڑی دیر بعد کال آئ‌ی جسے اُس نے کانپتے ہاتھوں سے ریسو کیا..

جاناں!!!! مدھم بھاری سرگوشی نما آواز آئی ی

اپنی شکل مبارک دیکھا دے بندہ دو دن سے بے چین ہے وہ مہذب بنا.....

بیگم سو گ ئی ی کیا قسم سے یار یہاں میری جان ہلکان ہو رہی ہے اور تمہاری نیند ہی پوری نہیں ہو رہی....

لگتا ہے تم مجھ سے پیار ہی نہیں کرتی میری پھیکا پلوان بدل گ ئی ی وہ دہائی ی دیتا شرارت سے بولا...

نن.... نہیں میں نے ایسا کب کہا کرتی ہوں بہت پیار کرتی ہو آپ سے

اگر ثبوت مانگوں تو دو گی اُسے اپنے کان کے پاس کیسی کی سانسیں محسوس ہوئی ی

موبائل چوٹ کر بیڈ پر گرا.... آپ یہاں کیسے

تمہاری یاد آ رہی تھی جان اس لیے آ گیا وہ اُسے ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچتا اپنے اوپر گرا گیا

اور اب تو ثبوت بھی لینا ہے تم سے

کیسا ثبوت!!! وہ انکھیں پھاڑے اُس دیکھ کر بولی

تم مجھے کس کرو گی بیگم وہ شوخ ہوا

مگر ایسے پلیز آپ جائے

نہیں پہلے کس ورنہ میں سمجھ لو گا تم بدل گ ئی ی

آپ بہت برے ہے مرتی کیا نا کرتی اُس نے عمر کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیا اور ماتھے پر بوسا دیتی گرفت سے نکلتی واشروم میں گُھس گ ئی ی.....

افففف ہماری بیگم شرماتی بھی ہے وہ واشروم کے دروازے کے قریب پہنچ کر بولا....

جبکہ وہ اندر اپنی سانس بحال کر رہی تھی.....

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس)اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUESSION

پرسوں دیکھوں گا تمہیں جاناں وہ مسکراتی نگاہ بند دروازے پر ڈالتا کھڑکی کے راستے جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا......

وہ چار بجے کے قریب گھر آیا کیچن میں دیکھا تو وہ وہاں نہیں تھی وہ لمبے لمبے ڈگ بڑھتا اوپر کمرے میں آیا .....

جہاں وہ وائٹ کلر کی فراک پہنے حجاب کر رہی تھی

سکندر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اُس کے قریب پہنچا

جانم چلے کیا.... اُس نے حیا کا گال نرمی سے چھوا

جج...جی،،، سکندر نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور کمرے سے باہر لے آیا

حیا نے ایک نظر اپنے مجازی خدا کو دیکھا جس کی انکھوں میں اب محبت تھی صرف حیا کے لیے...

آج اُس نے سکندر کو لفظوں کی معافی دینے کا عہد کیا

سکندر نے اُس فرنٹ سیٹ پر بیٹھایا اور خود گھوم کر ڈرائیورنگی سیٹ پر آیا اور کار سٹارٹ کی.....

وہ مسلسل اُسے دیکھ رہی تھی .... جانم اب تم مجھے ایسے دیکھو گی تو میں ڈرائیو نہیں کر سکو گا... رحم کرو میرے نازک دل پر

وہ شوخ ہوا ،جبکہ حیا خجل ہو کر باہر دیکھنے لگی گاڑی ایک بڑی شاپنگ مال پر جا کر روکی

ہاتھ پکڑ کے سکندر نے اُسے باہر نکلا اور پھر اپنے بازو کے گھیر میں لیتا مال کے اندر داخل ہوا

حیا نے سٹپٹا کر یہاں وہاں دیکھا

سکندر نے اُسے بہت ساری شاپنگ کروائی ی سینڈلز، جیولیری ،بیک ڈریس ،میک اپ ہر طرح کی چیزیں لے کر دی

اس کے بعد انہیں نے اچھا سا ڈنر کیا

اب ہم کہاں جا رہے ہے سکندر گاڑی کسی اور راستہ پر دیکھ کر حیا بولی.....

ششششش بس خاموشی سے بیٹھی رہو جلد پتہ لگ جائے گا سکندر نے اُس کے ہونٹوں پر انگلی رکھی.....

گاڑی فارم ہاوس داخل ہوئی ی گارڈ سے دروازہ کھولا وہ ڈرائیور نگی سے سے نکل کر حیا تک آیا اور پھر اُسے اپنی گود میں اٹھا کر داخلی دراوزے سے اندر داخل ہوا....

حیا نے جب پورے لاونج میں نگاہ دوڑائی ی تو اُس نے حیرت سے سکندر کی طرف دیکھا

پورے لاونج کو اُس نے گلاب کے پھولوں سے سجایا تھا.... ہر طرف کنیڈلز لگی تھی جن کی روشنی ماحول میں ایک فسوں پیدا کر رہی تھی....

نیچے زمین پر اُس نے گلاب کے پھولوں سے سوری لکھا تھا...

سکندر نے آرام سے اُسے نیچھے اترا، اور پھر اُس کا ہاتھ پکڑتا لاونج کے درمیان میں لایا....

حیا حیرانگی سے پورے لاونج کو دیکھ رہی تھی، سکندر اس کی حیران نظریں دیکھ کر مسکرایا......

اور پھر گھٹنوں کے بل اُس کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنے کان پکڑ لیے...

جانم ... محبت سے پکارا

میں تم سے اپنی ہر زیادتی کی معافی مانگتا ہوں جو تکلیف میں تمہیں جانے انجانے میں دی جس سے تمہاری خوبصورت انکھوں میں آنسو آئے، اُس کے لیے معاف کر دو جانم

تم سے وعدہ کرتا ہوں کبھی تمہیں کوئی تکلیف نہیں دو گا بس ایک آخری چانس دے دو

حیا آنکھوں میں آنسو لیے اپنے ہمسفر کو دیکھ رہی تھی جس کے ہر انداز میں اُس کے لیے احترام تھا.....

یار اب کچھ بول بھی دو وہ جھنجھلایا....

جس سے وہ کھکھلا کر ہنس دی، ہمممم ہنسی تو پھنسی

وہ شرارت سے بولا اور پھر اٹھ کر اُس اپنے قریب کیا....

اور وہ اُس کے سینے لگی رونے لگی سالوں کا غم دکھ تکلیف وہ آنسوؤں کے ذریعہ وہ نکل رہی تھی

جبکہ وہ خاموشی سے اُسے اپنے حصار میں لیے اُس کی تکلیف کم کر رہا تھا......

کافی سارا رونے کے بعد اُس نے اپنا سر اٹھایا روئی روئی سبز جھیل سی انکھیں کپکپتے گلابی ہونٹ اُس مدہوش کر گئے

وہ بے اختیار جھکا اور انہیں نرمی سے چھو گیا.. اس کے لمس پر حیا شرم سے چہرا اس کے سینے میں چھپا گئی

جانم!!!! اُس نے کان کے پاس گھمبیر سرگوشی کی

کیا مجھے اجازت ہے ، وہ اُس کی کان کی لو کو چھوتا بولا...

حیا نے اُس کی انکھوں میں دیکھا جہاں جذبات کا ایک سمندر تھا وہ اثبات میں سر ہلاتی اُس کے گلے لگ گئی

سکندر نے ہونٹ اُس کے بالوں پر رکھے اور پھر اُسے گود میں اٹھاتا روم میں لایا جو ویسے ہی خوبصورتی سے سجا تھا.....

پھر آرام سے اُسے بیڈ پر بیٹھایا اور خود اُس کے پاس بیٹھ گیا

ایسے کیا دیکھ رہے ہے ؟ تمہاری انکھیں بہت خوبصورت لگتی ہے مجھے، اُس نے حیا کا حجاب اتر کر ایک طرف رکھا

اور پھر اُسے لیٹا کر اُس پر جھکا گیا، جانم آج میں بہت خوش ہوں شکریہ مجھے پر ایک دفعہ پھر اعتبار کرنے کے لیے...

وہ اُس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھوتا مخمور لہجے میں بول رہا تھا....

جبکہ وہ خاموشی سے اپنی دھڑکنوں کا شمار کر رہی تھی

اور پھر وہ اُس چھاتا گیا اور کھڑکی سے باہر چاند اس حیسن ملن پر شرما کر بادلوں میں چھپ گیا......

کھڑکی سے آتی سورج کی روشنی سے سکندر کی انکھ کھولی.....رات کے بارے میں سوچ کر بےساختہ اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی ی....

گردن گھما کر اُس نے اپنے پہلو میں دیکھا جہاں وہ ایک بازو اس کے سینے پر رکھے بے خبر سو رہی تھی....

جانم!!!! اُس کے کان میں سرگوشی کی

ہمم....وہ کسمسائی ی

اٹھنا نہیں وہ اُس کے بال کان کے پیچھے کرتا بولا... فریش ہو جاو میں ناشتہ بناتا ہوں وہ اُس کی گال پر پیار کرتا اٹھا اور واشروم میں چلا گیا....

وہ دس منٹ بعد فریش ہو کر نکلا تو وہ اب بھی سو رہی تھی

جانم اٹھ جاو گھر بھی جانا ہے ....

حیا نے مندی مندی سی ان کھیں کھول کر اُسے دیکھا جو مسکرا کر دیکھتا اُس کے اوپر جھکا ہوا تھا....

رات کی بارے میں سوچ کر وہ پلکیں جھکا گ ئ ی ....چہرا شرم سے سرخ ہو گیا تھا...

افففففف جانم اب تم صبح صبح میرا دل بے ایمان کر رہی ہوں

سکندر نے اُس کی پلکیں چھوئ ی

پلیز آپ پیچھے ہو مجھے فریش ہونا ہے وہ نظریں جھکا کر منمنائ ی

ہمممم چلو باقی کی تھکاوٹ گھر جا کر اتر لے گے وہ پیچھے ہوا تو حیا ایک جھٹکے سے اٹھتی واشروم میں بند ہو گ ئ ی

افففف میری زندگی.... وہ نیچھے ناشتہ بنانے چلا گیا.....

وہ فریش ہو کر نکلی تو ناشتہ ٹیبل پر پڑا تھا اور وہ خود کسی سے فون پر بات کر رہا تھا....جبکہ نظریں اپنی شریک حیات کی طرف تھی....

حیا نے اپنے بال سلجھے اور پھر انکھوں میں کاجل لگتی وہ اپنا ڈوپٹہ کندھوں پر پھیلا کر اُس کے ساتھ بیٹھ گ ئ ی...

سکندر نے کال بند کر کے اس کی طرف دیکھا جو اُسے دیکھ رہی تھی....

کیا دیکھ رہی ہو جانم ؟

وہ آپ غصہ تو نہیں کریں گے وہ انکھوں میں شررات سمو کے اُس دیکھ رہی تھی

سکندر اس کی انکھوں میں شرارت دیکھ چکا تھا....

ہمممم بولو وہ سنجیدہ ہوا....

وہ آپ کے بال سیفد ہو رہے ہے اور آپ مجھے سے بڑے لگتے ہے اس لیے کلر لگایا کریں وہ نچلا ہونٹ دانتوں میں دباتی بولی....

کیا بات کر رہی ہو تم ایسے کیسے ہو سکتا ہے وہ بھی بھرپور سنجیدگی ظاہر کر رہا تھا.....

سچ کہہ رہی ہو....وہ کھکھلائی ی

جانم ہم تو ابھی بھی جوان ہے لگتا ہے آپ کو پھر بتانا پڑے گا سب کچھ

ابھی مجھے دو بیٹیاں چاہیے پیاری سی

وہ کان کے قریب معنی خیزی سرگوشی کرتا اُسے شرمانے پر مجبور کر گیا....

پھر اُس نے اپنے ہاتھوں سے اُسے ناشتہ کروایا اور پھر وہ گھر کے لیے نکلے

کیونکہ آج عمر اور مسکان کی مایوں تھی اس وجہ سے گھر جا کر باقی تیاریاں بھی کرنی تھی

وہ سیفد کاٹن کا کُرتا پاجامہ پہنے خوبصورت لگ رہا تھا براؤن میں ایک خوبصورت چمک تھی ..

وہ تیار ہو کر نیچھے آیا تو مشی کے کمرے سے ہنسے کی آواز آ رہی تھی

اس کیا ہوا ہے؟

وہ دستک دے کر اندر داخل ہوا پورے کمرے میں نگاہ دوڑائی ی تو وہ تیار ہو کر صوفے پر بے ترتیب سی بیٹھی ٹوم اینڈ جیڑی دیکھ رہی تھی....

اور ساتھ کھلکھلا ہنس رہی تھی ..افففف یہ لڑکی بلکل بچی ہے

وہ سرد آہ ہوا کے سپرد کرتا اس کی طرف متوجہ ہوا....

مشی!!!!! اُس نے پکارا

کیا ہے؟؟؟ انداز پھاڑ کھانے والے تھا

جانا نہیں ہے کیا بھابھی ویٹ کر رہی ہو گی ہمارا وہ اُس کے سراپے سے نگاہیں ہٹا کر بولا.....

اس وقت وہ پیلے رنگ کے شوٹ فراک اور ساتھ گرین پاجامنہ پہنے پنک لپسٹک ہونٹوں پر لگائی ٰیں انکھوں میں ہلکا سا کاجل لگائی ٰیں....

کانوں میں چھوٹے سے جمکے پہنے اور ہاتھوں میں بھر بھر کے سبز رنگ کی چوڑیاں ڈالے وہ اُس کا چین لوٹ رہی تھی

ڈوپٹہ ایک سائیڈ پر صوفے پر رکھا تھا.....

مشی!!!!! اُس نے پھر پکارا

کیا مصیبت ہے یار میرے فیورٹ کارٹون آ رہے ہے اور کمبے کو جانے کی پڑی ہے اُس نے جھنجھلاتے ہوے ڈوپٹہ لیا

اور تن فن کرتی کمرے سے نکل گ ئ ی

یا اللہ رحم کرنا مجھ پر جنگلی بلی سے دل لگا بیٹھا ہوں....

وہ باہر آیا تو مشی منہ پھلا کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی

افاق ڈرائیورنگی سیٹ پر بیٹھا اور ایک نظر ظالم حیسنا کی طرف دیکھا اور گاڑی سٹارٹ کر دی.....

اب تم نے میری طرف دیکھ تو میں تمہارا قتل کر دو گی وہ اُس کی نظروں سے گھبراتی غصہ سے بولی...

کیوں تم چڑیل ہو کیا؟

وہ اُسے زچ کرتا پھر بولا.... جب تمہارا قتل کرو گی تو تمہیں پتہ لگ جائے گا

اور گاڑی دیکھ کر ڈرائیو کرو کیونکہ مجھے مرنے کا کوئی شوق نہیں

اگر تم مرنا چاہتے ہو تو مجھے یہاں اتر دو پھر میری طرف سے جہنم میں جاو

افففف ظالم کا غصہ قسم سے بہت کیوٹ لگ رہی ہو اُسے شاید تنگ کرنے میں مزا آ رہا تھا......

تم فلرٹ کر رہے ہو کوئی ی لڑکی دیکھی نہیں اور اپنا ٹھرکی پن شروع کر دیا اس لیے تو لڑکیاں آزادی سے زندگی نہیں گزر سکتی ..... تم!!!!! او ہیلو مسی خیالی پلاؤ کبھی بریک بھی لگا لیا کرو

ایسے ہی لڑتے لڑتے وہ عمر کے گھر پہنچے

مایوں کا فنکشن کمبین تھا جس کا انتظام لان میں کیا گیا تھا پورے لان کو گیندے کے پھولوں سے سجایا گیا تھا....

کیمنے اب بس بھی کر کتنا نہائے گا سکندر جو باہر انتظار کرتے کرتے تھک گیا تو بے چارگی سے بولا

وہ اس وقت کالے رنگ کی شلوار قمیض میں موجود تھا جو اس کے کساتی وجود پر بچ رہی تھی

عمر اور سکندر کی ڈریسنگ ایک جیسی تھی

کیا مصیبت پر گ ئی ی ہے یار میری مایوں ہے وہ بھی پہلی پہلی وہ بال رگڑتا باہر نکلا.....

سب کی پہلی پہلی ہی ہوتی ہے توں الگ نہیں... یار کیسی لگ رہی ہو گی

میری زندگی تو یہاں روک میں ساتھ والے کمرے میں دیکھ کر آتا ہوں

اوئے روک کیمنے حیا نے منع کیا ہے رخصتی تک ملنا بند توں تیار ہو

وہ اُس کا بازو کینھچتا پھر سے شیشے کے سامنے کھڑا کرتا مصنوعی غصہ سے بولا.....

توں کتنا ظالم ہے اپنے دوست کے لیے تو تھوڑی دیر اپنی بیوی نہیں سنبھال سکتا

کیا فائدہ تیرا بھابھی بیگم سے شادی کرنا کا جب میں اپنی زندگی سے مل بھی نہیں سکتا....

وہ مصنوعی آنسو انکھوں میں لائے بولا

ابے ڈرامہ کوئی ین بس کر دو دن بعد دیکھ لینا ویسے بھی صبر کا پھل میٹھا ہوتا

اس وقت میرا دل تجھے اچھی اچھی گالیاں دینے کا کر رہا ہے

سکندر میری جان میرا اگردہ میرا دل مان جانا تھوڑی دیر کے لیے بھابھی بیگم کو باہر بلالے

وہ چپالوسی پر اتر آیا.....

نہیں جی اب تو آپ شادی پر ہی دیدار کرنا وہ ہنسی دباتا بولا....

اللہ کریں تو گنجا ہو جائے بے غیرت انسان وہ غصہ سے بولا اور اپنی تیاری مکمل کرنے لگا

جبکہ سکندر اُس کا پھولا منہ دیکھ کر مشکل سے اپنی ہنسی دبانے لگا.....

آہم آہم یہ تیار تم مجھے کر رہی ہے مکھنا مگر دھیان کہی اور لگ رہا تمہارا..ہونٹوں پر مسکراہٹ انکھوں میں چمک گال سرخ اناری،، لگتا ہے ملن ہو گیا ہے پیا جی سے مسکان معنی خیزی سے بولی

افففف مسکان بدتمیزیں نا کرو مار کھا لو مجھے سے ....

ہائے آپ کا شرمانا ہم تو مر مٹے مسکان دل پر ہاتھ رکھتی شوخ ہوئی ی

تم خوش ہو مکھنا مسکان نے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے بولی

حیا نے اثبات میں سر ہلایا ....اُن کی انکھوں میں میں نے اپنے لیے بہت عزت دیکھی ہے مسکان جس نے مجھے اُن پر یقین کرنے پر مجبور کر دیا ہے

وہ دل سے بولی

سدا خوش رہو مکھنا اور مجھے جلدی سے ماسی پلس چچی بناو

وہ شرارت سے بولی جب حیا نے اُس گھورا اور پھر کھکھلا کر ہنس دی

حیا اور مسکان کا بھی ڈریس سیم تھا اس وقت وہ دونوں پیلے رنگ کے خوبصورت لہنگے میں ملبوس تھی سیم کلر کی چوڑیاں ہاتھ میں پہنے ہلکے سے میک اپ میں وہ دونوں بہت پیاری لگ رہی تھی،،،،،،

کتنی محبّت ہے تجھ سے لفظوں کے سہارے کیسے بتاؤں

محسوس کر میرے احساس کو اب گواہی کہا سے لاؤں

وہ کمرے سے اُبٹن لینے جا رہی تھی جب کسی نے اُسے اپنے حصار میں لیا اور کان کے پاس سرگوشی کی

جانم بہت خوبصورت لگ رہی ہو

وہ اُس کا چہرا اپنی طرف موڑتا ماتھے پر بوسا دیتا بولا

سکندر چھوڑے کوئی ی دیکھ لے گا ویسے بھی مجھے سلمہ آنٹی نے بلایا ہے کوئی ی کام ہے

وہ اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کرتی بولی مگر سکندر گرفت مضبوط کر گیا.....

پہلے ایک کس، پھر چھوڑا گا تمہیں

سکندر!!!!!

حیا!!!!!

پلیز نا کرے نا

پلیز دے دو صرف ایک وہ بچوں کی طرح بولا

اچھا انکھیں بند کریں

سکندر نے انکھیں بند کی تو وہ اپنی انگلی ہونٹوں سے ٹچ کرتی اُس کی گرفت ڈھیلی پڑتی بھاگ گ ئی ی...

آنا تو میرے پاس ہی ہے دیکھ لو گا جانم وہ مسکرایا

جبکہ وہ کھکھلاتی جا چکی تھی...

مسکان آنی آپ بہت پیاری لگ رہی ہے مشی اسیٹج پر رسم کرنے آئی ی

اور انکل عمر آج تو آپ بھی بہت ہنڈسم لگ رہے ہے

وہ شرارت سے بولی....

مشی میرا پہلے ہی موڈ خراب ہے مجھے سے بات نا کرو اس وقت وہ سخت بےزار ہو رہا تھا مسکان کے منہ پر گھونگھٹ دیکھ کر.....

اچھا آئے ہم ڈنس کرتے ہے وہ اُس کا ہاتھ پکڑاتی اسیٹج سے نیچھے لے آئی ی

اور ڈی جے کو اشارہ کیا سونگ لگانے کے لیے

وہ دونوں ڈانس کر رہے تھے جبکہ افاق ایک سائیڈ پر کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا....جو لڑکوں کی پروا کیے بنا ناچ رہی تھی......اس وقت وہ مشکل سے ضبط کیے کھڑا تھا

مشی آہستہ آہستہ سب کو ڈانس کے لیے لے آئی ی جب وہ افاق کی طرف آئی ی تو اُس نے ایک جھٹکے سے اُس کا ہاتھ پکڑا اور سب میں سے ہوتا وہ اندر لے آیا....

وہ اُسے کیھنچتا ہوا کمرے میں لایا اور زور سے دروازہ بند کرتا اس کی طرف موڑا

گھر میں میوزک کی آواز سے کسی نے دھیان نہیں دیا

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اُس کے قریب پہنچا اور اُس کا نازک بازو اپنی گرفت میں لیا....

کس کی آجازت سے تم ڈانس کر رہی تھی عقل ہے کہ نہیں کتنے لڑکے تھے وہاں

وہ غصہ سے پھنکارا.....

تمہیں کا تکلیف ہو رہی ہے میں جو مرضی کرو اور بازو چھوڑو میرا درد ہو رہا ہے مجھے.....

آئی ندہ سے میں تمہارے سر پر ڈوپٹہ اترتا نا دیکھو سمجھی تم وہ اُس کی بات کی پرواہ کیا بنا درشتگی سے بولا..

نہیں لو گی کیا کر لو گے اور تم کیوں مجھ پر اتنا حق جتا رہے .... تمہاری غلام نہیں میں سمجھے

افاق کا یوں حکم چلانا اُسے آگ لگا گیا

اور کس حق سے تم نے مجھے چھوا چھوڑا میرا ہاتھ وہ چیخی .....

کیونکہ محبت کرتا ہوں تم سے ڈیم اٹ عزت سمجتا ہوں تمہیں میں اپنی.....

اپنی محبت کو یوں سب کی سامنے دیکھنا مجھے منظور نہیں وہ اُس سے زیادہ سرد آواز میں بولا.....

مجھے برداشت نہیں کوئی ی تمہیں دیکھے جان لے لو گا میں اُسکی

وہ انکھیں پھاڑے اُس کا جنوں دیکھ رہی تھی ایسا نہیں ہو سکتا یہ کمبا مجھے سے محبت کرتا ہے .....

نہیں نہیں

افاق اس کے ردعمل کا منتظر تھا

جو اس کی سوچ کے برعکس ہوا وہ اُس کی باہوں میں جھول گ ئی ی

جبکہ اس عمل سے افاق کو شدید تپ چڑھی

بے چاری اظہار محبت کا صدمہ برداشت نہیں کر سکی

یا خدا مجھے صبر دے وہ دل میں بولا

اور پھر اُسے گود میں اٹھاتا بیڈ کے قریب لایا اور پھر آرام سے لیٹا دیا

وہ اُسے بیڈ پر لیٹا کر پیچھے ہوا تو حیا دروازہ کھول کر اندر آئی ی....

جو شاید اُسے ڈھونڈ رہی تھی

کیا ہوا اسے؟ وہ فکر مندی سے بولی

پتہ نہیں پوچھے اس سے خود ہی وہ بے زرا سا اٹھا اور پانی کا گلاس سائیڈ ٹیبل سے لے کر اس پر چھنٹے مارے

جس پر اُس نے کسمسا کر انکھیں کھولی

اور جیسے ہی ذہن بیدار ہوا ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گ ئی ی

کیا ہوا مشی ؟ حیا نے جھٹ سے سوال کیا

مشی نے گھور کر افاق کو دیکھا جو فل تپ ہوا تھا.....

اُس کی طرف کیا دیکھ رہی ہو ادھر دیکھو میری طرف....

حیا کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا مشی نے ایک نظر افاق کو دیکھیں اور پھر ٹیرھے میرھے منہ بنا کر وہ حیا کو بتاتا گ ئی ی.....

مشی کی بات ختم ہونے پر حیا کھکھلا کر ہنس لگی اور پھر ہنستی ہی گ ئی ی

آپ ہنس رہی ہے آنی.....اُس نے منہ پھلایا

تو میری جان تمہاری حرکتیں بھی تو ایسی ہے اظہار محبت پر کوئی ی بے ہوش ہوتا ہے

مگر آنی اس کمبے نے مجھے ڈرا دیا وہ حیا کے گرد بازو حائل کر لاڈ سے بولی

جبکہ افاق اُس کے ڈرامہ دیکھ کر بد مزا ہو رہا تھا.....

بھابھی اس سمجھ دے شادی تو میں اس سے کرو گا چاہے جو بھی ہو جائے

وہ تن فن کرتا کمرے سے باہر چلا گیا...

آنی میں اس کمبے پلس لنگور سے شادی نہیں کرو گی وہ غصہ سے بولتی واشروم میں گھس گئی......

جبکہ حیا وہی سر پکڑ کے بیٹھ کر سوچنے لگی

مایوں کا فنکشن ختم ہوا تو سب تھکے ہارے جہاں جگہ ملی وہی سو گئے.....

سکندر !!!وہ اُس کے سینے پر سر رکھ کر لیٹی تھی

ہمم جانم!!!!! وہ بند انکھوں سے بولا

سو گئے کیا؟

نہیں تو

آپ سے بات کرنی ہے....

ہم تو دل و جان سے متوجہ ہے بولے کیا بات ہے وہ شوخ ہوا......

حیا نے گھور کر اُسے دیکھ جس سے وہ ہنس دیا

اچھا اچھا سوری .... بولو جانم

میں سوچ رہی تھی کل مسکان اور عمر بھائی کی مہندی پر مشی اور افاق کی منگنی کی چھوٹی سی رسم کر دے

ہمممم خیال تو آپ کے نیک ہے کیونکہ افاق کی انکھوں میں مشی کے لیے محبت دیکھ چکا ہوں......

مگر مشی کو منائے گا کون جانم ؟

وہ آپ مجھ پر چھوڑ دے وہ ایک ادا سے بولی

ہاہاہا یہ بھی ٹھیک ہے

اچھا زرا پاس آؤ تم سے بات کرنی ہے وہ پھر سے پٹڑی سے اترا

حیا قریب ہوئی تو سکندر نے کینچھ کر اُسے خود میں سمو لیا.....

حیا نے بھی سکون سے انکھیں موند لی......

مہندی کے فنکش کا انتظام بھی لان میں کیا گیا تھا...

ہر طرف برقی قمقموں کی بہار تھی....

مسکان شرمائی گھبرائی سی عمر کے پہلو میں بیٹھی تھی ..

جو کوئی نا کوئی شوخ جملہ کہتا اُس کی دل کی دھڑکن تیز کر دیتا تھا

اس وقت وہ مہندی رنگ کے کرُتے اور سیفد شلوار میں مبلوس ہنڈسم لگ رہا تھا

جبکہ مسکان گرین اور اونج کلر کی میکسی پہنے ہاتھوں میں بھر بھر کر پیا کے نام کی مہندی لگائے اور ہلکے سے میک اپ میں بہت پیاری لگ رہی تھی.....

عمر کی ضد پر آج اُسے گھونگھٹ نہیں کروایا

چلے عمر انکل مسکان آنی کا منہ میٹھا کریں مشی جو اونج اور پرپل کلر کے گرارے میں سر پر سلیقے سے ڈوپٹہ سیٹ کیے چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی شرارت سے بولی

عمر نے گھور کر اُسے دیکھا اور پہلے خود کھایا پھر وہی سائیڈ مسکان کی طرف کی مسکان نے تھوڑا سا کھایا اور چہرا جھکا لیا....

جاناں!!!!! بندہ کمزور دل کا ہے ان اداؤں سے بہک بھی سکتا ہے کچھ خیال کریں وہ شوخ ہوا.....

مشی مسکان کے ساتھ جگہ بنا کر بیٹھ گ ئی ی اور اُس سے باتیں کرنے لگی.....

افاق کی بار بار نظر بھٹک کر مشعل کے سراپے پر ٹھہر رہی تھی

جو آج اُسے مکمل اگنور کر رہی تھی مگر اُس کی بات منانے پر وہ دل سے خوش ہوا..

پیاس کی شدت سے وہ اٹھ کر اندر آئی ی تاکہ پانی پی سکے

مگر ہاتھوں پر مہندی لگی ہونے کی وجہ سے وہ پانی نہیں پی سکتی تھی ابھی وہ کھڑی سوچ رہی تھی جب اُسے اپنے گرد مضبوط حصار محسوس ہوا.....

اور اپنی گردن پر لمس جس سے اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی ی....

جانم بندہ پہلے ہی گھائی ل ہے ایسے کیل کانٹوں سے لیس ہو کر آپ ہمارا سکون برباد کر رہی ہے

اس وقت وہ گرین کلر کا بیل بلٹم اور ساتھ شوٹ شرٹ پہنے ہلکے سے میک اپ میں وہ اُس کو بے تاب کر رہی تھی

گرین انکھیں جو سکندر کی کمزوری تھی وہ اُسے دیوانہ کر رہی تھی......

افففف نا تنگ کریں کوئی ی دیکھ لے گا وہ اُس کی گرفت میں کسمسائی ی

پیاس لگی ہے میری جان کو شوخ ہوا اور اُس کے ہونٹوں پر جھکنے لگا جب حیا نے ہاتھ اُس کے ہونٹوں پر رکھ

مجھے پانی کی پیاس لگی ہے مسٹر

سکندر بدمزا ہو کر پیچھے ہوا اور پھر فریج سے پانی نکل کر گلاس میں ڈالا اور اُسے پلانے لگا....

پھر اُس کے ماتھے پر بوسا دیا خدا تمہارے ہونٹوں پر ہنسی یوہی قائ‌م رکھے.....

وہ اُسے محبت سے دیکھتا بولا اور اُس کے گال چومتا باہر چلا گیا.....

جبکہ وہ ابھی تک اُس کی خوشبو میں کھوئ‌ی تھی....

آنی میں اُس کمبے سے منگنی نہیں کروں گی وہ منہ بسور کر بیٹھی تھی جبکہ افاق کو کمبا کہنے پر عمر اور سکندر نے بڑی مشکل سے اپنا قہقہہ روکا.....

وہ تم سے بہت پیار کرتا ہے چندا پلیز مان جاو حیا پیار سے بولی....

مگر آنی وہ مجھے انکھیں دیکھتا ہے ایک اور شکایت

چندا کچھ نہیں کہے گا

مگر آنی!!!!!مشی اب بس چپ اگر مگر کچھ نہیں تھوڑی دیر بعد رسم ہے اپنی شکل ٹھیک کر کے باہر آو...

وہ مضوعی غصہ سے بولتی سب کو لیے باہر آگ‌ئ‌ی....

اللہ کریں لنگور تمہیں دلہن کالی ملے اُس کے دانت نا ہو وہ اونچا سنے وہ ہاتھ اٹھ کر بددعا دینے لگی جب کچھ یاد آنے پر چپ ہو گ‌ئ‌ی "افف وہ تو مجھے ہی بنا ہے اللہ جی اُس کی دلہن بہت پیاری ہو.....

کیا مصبیت ہے وہ جھنجھلا کر واشروم میں گُھس گ‌ئ‌ی......

مشی نے اپنے نام کی انگھوٹی افاق کی انگلی میں ڈال دی افاق کی خوشی کا تو کوئی ی ٹھکانہ نہیں تھا

افاق نے انگھوٹی پہننے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا

ایک منٹ میری کچھ شرط ہے اُس کے بعد ہی میں یہ انگھوٹی پہنو گی وہ سب کی طرف دیکھ کر بولی

ہمم بولو چندا کیا ہوا

پہلی شرط یہ مجھے ڈانٹے کا نہیں دوسری ہر ہفتہ شوپنگ کروائے گا اور ہم ڈنر باہر کریں گے تیسری

اسے میں جو مرضی بلاؤ یہ مجھے صرف مشی کہے گا چو تھی.....

اووو ہیلو بریک لگاؤ بی بی وہ غصہ سے بولا اور ہاتھ پکڑ کے انگھوٹی اُس کی انگلی میں پہنائی ی....

وہ حیرت سے اُسے دیکھ رہی تھی جبکہ کہ سب کے ہونٹوں پر دبی ہنسی تھی......

وہ دلہن بنے عمر کی سیج پر بیٹھی گلاب کے پھولوں سے سجا کمرا ایک الگ ہی فسوں پیدا کر رہا تھا.....

آنے والے لمحوں کے بارے میں سوچ کر وہ مسلسل اپنے ریڈ لپسٹک سے سجا ہونٹ کاٹ رہی تھی...

.

ڈیپ ریڈ گرارا پہنے اور اوپر شاٹ شرٹ ڈالے جس پر خوبصورتی سے نفیس کام ہوا تھا

اُس پر ٹوٹ کے روپ آیا تھا.....

تھوڑی دیر بعد کمرے کا دراوزہ کھولا اور وہ چہرے پر مسکراہٹ لیے اندر داخل ہوا....

شروانی کے بٹن کھول کر وہ اُس کے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا

دھیر سے اسلام کیا اور پھر اُس کا سرد ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا....

جاناں!!!!! بہت خوبصورت لگ رہی ہو وہ اُس کی تھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کر چہرا اونچا کیا.....

تم سے وعدہ کرتا ہوں جاناں دنیا کی ہر چیز تمہارے قدموں میں لا کر رکھ دو گا تمہیں اتنا پیار دو گا کہ تم تنگ آ جاو گی وہ شرارت سے بولا.....

اس دل نے تمہیں دیکھتے ہی پانے کی چاہ کی تھی اور خدا نے میری دل کی آواز سن لی

وہ مدھم سرگوشی کرتا اُس کے زیور اتر رہا تھا پھر اُس نے اپنی گرفت میں لیے اور ہونٹوں پر جھک گیا

جبکہ مسکان نے سکون سے انکھیں موند لی.....

ایک سال بعد......

وہ ہسپتال کے کاریڈورا میں یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا پریشانی اُس کے چہرے پر عیاں تھی....

عمر اور مسکان بھی حیا کی زندگی کے لیے دعا گو تھے تھوڑی دیر بعد آپریشن تھیٹھر کا دروازہ کھولا اور ڈاکٹر باہر آئے.....

ڈاکٹر مائی وائف وہ بے چینی سے بولا....

وہ بلکہ ٹھیک ہے مسٹر سکندر مبارک ہو خدا نے آپ کو ایک چھوٹی سی ڈول دی ہے

وہ مسکراتے ہوئے بولے

تھوڑی دیر میں ہم انہیں روم میں شفٹ کر دے گے.....

تھینک یو ڈاکٹر وہ خوشی سے بولا...

مبارک ہو یار میں چاچو بن گیا عمر اُس کے گلے لگا جبکہ سکندر رونے لگا.....

او کیمنے بسوری شکل بنائی ی تو مار کھائے گا مجھ سے عمر نے ایک تھپڑ اُس کی کمر میں مارا......

تمہیں کہا بھی تھا جلدی چلو مگر تم تو آدمیوں کے ساتھ شرط لگا کر سوتی ہو....

افاق غصہ سے بولا

او ہیلو اگر زیادہ مجھے باتیں سنائی ی تو میں یہ انگھوٹی اتر دو گی

مشی نے اُس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا .....

دیکھ لو گا تمہیں اپنا ٹائی م آئے گا وہ دانت پیستا کمرے میں چلا گیا جہاں حیا کو رکھا تھا.....

جانے پہچانے لمس پر اُس نے کسمسا کر انکھیں کھولی تو اپنے اوپر جھکے سکندر کو دیکھا جو نم انکھوں سے مسکرا رہا تھا....

ان کی پیاری سی ڈول حیا کے ساتھ لیٹی سو رہی تھی

تھینک یو حیا مجھے اتنا پیارا گفٹ دینے کے لیے

حیا مسکرائی ی

آپ خوش ہے سکندر

بہت خوش ہوں جانم دل کر رہا ہے بھگڑے ڈالو وہ شوخ ہوا اور اُس کے ہونٹ نرمی سے چھوے....

کچھ دیر بعد روم میں افاق مشی عمر اور مسکان داخل ہوئے

مسکان کو چوتھا مہینا تھا اس لیے عمر اس کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھتا تھا...

اففففف یہ کتنی پیاری ہے آنی اُس نے جھٹ سے اُس کے گال چومے

بھائی ویسے نام کیا رکھا ہے اس ڈول کا افاق اُسے پیار سے دیکھتا بولا...

تم پیچھے ہو کمبے وہ غصہ سے بولی جبکہ وہ ڈھیٹ بنا اُسے اپنے بازو کے گھیرے میں لیے کھڑا رہا.....

عبیرہ سکندر علی وہ مسکرایا اور حیا کو دیکھا جو خوشی سے اپنے پورے خاندان کو دیکھ رہی تھی

جہاں اب صرف خوشیاں تھی غم کا دور دور تک نشان نہیں تھا

****

ختم شد